ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

دسمبر ۲۰۱۵ء

سورۂ بقرہ کے خادم جن حصطیش کو بلانے کا عمل

عجیب وغریب داستان میں جنات کی دہشت گردی

ہمزا طابع کرنے کے طریقہ

RS.25/=

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۱۲
دسمبر ۲۰۱۵ء
سالانہ زرِ تعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرِ تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِ تعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعفِ عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 01336-224455
E-mail hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر، نصر الٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔
Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

نریندر مودی اوران کے چاہنے والوں کا دعویٰ تھا کہ اگر بھاجپا کی حکومت آگئی تو ہندوستان میں اچھے دن آجائیں گے اور ہندوستان کے باشندوں کو ہوش ربا مہنگائی سے بھی نجات ملے گی اور انہیں راحت وسکون بھی میسر آئیں گے لیکن جوں جوں وقت گزر رہا ہے اس ملک کے باشندے سکون وراحت سے بھی محروم ہوتے جارہے ہیں اور دن بہ دن وہ ہوش ربا گرانی کی دلدل میں بھی دھنستے جارہے ہیں۔ مہنگائی کا یہ عالم ہے کہ بس خدا کی پناہ دالیں ڈھائی سو روپے کلو بک رہی ہیں، سبزیوں کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں انسان کے خون کے سوا ہر چیز مہنگی ہے، عجیب نفسانفسی کا عالم ہے، ہر طرف وحشتیں بکھری ہوئی ہیں، ہر جانب الزام تراشیوں اور تبرے بازیوں کا بازار گرم ہے۔ جو نریندر مودی سوا سو کروڑ لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے کی باتیں کیا کرتے تھے وہ ایک طویل عرصہ سے دوران ظلم وستم اور درمیان اثم عدوان ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنے ہوئے تھے انہوں نے بھی بالآخر اپنی چونچ کھولی اوران کے لبوں پر بھی لفظوں کی صورت میں وہی زہریلے کیڑے رینگتے نظر آئے جس طرح کے زہریلے کیڑے تو گڑیا اور امت شاہ جیسے بدنام زمانہ فرقہ پرست نیتاؤں کے ہونٹوں پر اونچ نیچ کھیلتے دکھائی دیتے ہیں۔ نریندر مودی اداکاری کرنے میں کامیاب ہیں لیکن اداکاری تو پھر اداکاری ہی ہے، اداکاری کب تک انسان کا ساتھ دے سکتی ہے۔ بہار کے الیکشن کے دوران اداکاری کا بھانڈا پھوٹ گیا اور بلی پوری طرح تھیلی سے باہر آگئی اور اس ملک کے تمام ہوش مندوں کو اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ نریندر مودی کو اس ملک کی بقا اور ترقی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے وہ تو اکثریت کی نظروں میں اپنی ذات کو پاپولر بنانے کے لئے ایک خاص قسم کا "گجرات ماڈل" پورے ملک میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ بہار الیکشن کے دوران انہوں نے جس زبان کا استعمال کیا ہے وہ پورے ملک کو شرمندہ کرنے والی ہے، ملک کے وزیراعظم کی اس طرح کی گفتگو کہ جس سے صاف طور پر جانب داری کی بو آتی ہو قطعاً زیبا نہیں دیتی۔ وزیراعظم کی کرسی کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں ان تقاضوں کو نظرانداز کر کے اپنے نظریئے کو ملک کے عوام پر تھوپنا اس بات کی علامت ہے کہ نریندر مودی کتنے بھی قابل سہی ان میں وزارت عظمیٰ سنبھالنے کی اہلیت نہیں ہے۔

نریندر مودی کے وزیراعظم بننے کے بعد لوگ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ اچھے دن کب آئیں گے، مہنگائی سے نجات کب ملے گی، تفرقے بازی سے چھٹکارا کیوں کر نصیب ہوگا، یہ وہ سوالات تھے جو ہر فرد کے ذہن میں سر ابھار رہے تھے کیوں کہ عوام نریندر مودی کے خوشنما وعدوں اور فلک بوس نعروں کی وجہ سے زبردست قسم کی خوش فہمیوں میں مبتلا ہوگئے اور انہیں یقین ہوگیا تھا کہ اس ملک کے دن بدلنے والے ہیں پھر نریندر مودی اس ملک کے تمام باشندوں کو جس میں سوئے اتفاق سے مسلمان بھی شامل ہیں، ایسی خوشیاں عطا کریں گے کہ بھی لوگ پچھلی تمام سرکاروں کو بھول جائیں گے اور ان کے بخشے ہوئے زخم بھی مندمل ہوجائیں گے، لیکن نریندر مودی کی سرکار نے عوام کا ذہن اچھے دنوں کے انتظار سے ہٹانے کے لئے کچھ کرتب بازیاں شروع کردیں۔ گھر واپسی، لو جہاد، سوریہ نمسکار، یوگا، گائے ماتا، یکساں سول کوڈ جیسے سلگتے ہوئے مسائل ان ہی کرتب بازیوں کی ایک کڑی ہیں، سیاسی تاش کے یہ پتے اس لئے پھینکے گئے تاکہ لوگ اسی گندے کھیل میں الجھ کر رہ جائیں اور کسی کو اچھے دنوں کا انتظار ہی نہ رہے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ کانگریس کے دور اقتدار میں جس قدر مہنگائی تھی اس سے کئی گنا مہنگائی اس بھاجپا کے دور اقتدار میں بڑھ چکی ہے جو اس ملک کو ترقی دینے کی وعدے کر رہی تھی۔

وزیراعظم کا حال یہ ہے کہ وہ ساری دنیا میں گھوم رہے ہیں، ساری دنیا کی خبریں لا رہے ہیں اور انہیں اپنے اس ملک کی پرواہ نہیں ہے جہاں فرقہ پرستی کے ناگ نے لوگوں کو اس طرح ڈسنا شروع کردیا ہے کہ دیکھنے والوں کی روحیں بھی کانپنے لگی ہیں اور انہیں اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ ہمارے ملک کی قدریں رفتہ رفتہ نیست ونابود ہورہی ہیں اور اس انسانیت اور اخوت کا کھلے عام ملیامیٹ کیا جارہا ہے جو اس ملک کا طرۂ امتیاز تھی۔ دادری سانحہ نے ہندوستان کی گردن پوری دنیا میں جھکادی ہے اور پوری دنیا نے ان لوگوں پر تھوتھو کی ہے جس نے ایک غلط فہمی کی بنیاد پر ایک انسان کو سفاکانہ بے دردی کے ساتھ قتل کیا تھا۔ نریندر مودی کی تفریحات صرف اپنی ذات کو اچھالنے کے لئے اور اپنی ٹانگوں میں دو بانس باندھ کر اپنے قد کو اونچا کرنے کے لئے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''جو شخص ادائیگی کی نیت سے قرض لیتا ہے تو خداتعالیٰ اس کا قرض ادا کرادیتا ہے اور قیامت میں اس کے قرض خواہ کو بھی راضی کردیتا ہے، لیکن جو شخص دینے کی نیت نہیں رکھتا تو قیامت میں اس کی نیکیاں اس کے قرض خواہ کو دلوائی جائیں گی۔''

عالم

☆ عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ عالم اگرچہ حقیر حالت میں ہو اسے ذلیل نہ سمجھو۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ خاموشی عالم کے لئے باعث زینت ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ عالم وہی ہے، جس کا اپنے علم پر عمل ہو۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ جس کا ظاہر اور باطن ایک ہے وہی عالم ہے۔
(امام غزالیؒ)

☆ جو خود کو پہچانتا ہے وہی عالم ہے۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆ تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو، کیوں کہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے۔

☆ ظالم کے لئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ''اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا دروازہ بند کردیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی۔؟''
فرمایا: جدھر سے اس کی موت آئے گی۔

☆ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس لئے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف گھیر لائے۔ (نہج البلاغہ سے انتخاب)

مشعل راہ

☆ وہ چیز کبھی آزمائش میں نہیں آتی کہ جس کی خواہش نہ کی گئی ہو اور نہ وہ چیز جس کو بالکل ترک کردیا گیا ہو۔

☆ کسی کا عیب تلاش کرنے والے کی مثال اس مکھی کی جیسی ہے جو سارا خوبصورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر ہی بیٹھتی ہے۔

☆ جن جسموں پر خواہشات کی حکمرانی ہو وہ گناہوں کی قید سے کبھی آزاد نہیں ہوسکتے۔

☆ بچپن کی اچھی یادیں بڑھاپے کے لئے ایک دلچسپ مشغلہ ہیں۔

☆ جب تمہارے دل میں کسی کے لئے نفرت پیدا ہونے لگے تو

اس کی اچھائیاں یاد کرنے لگو۔

☆ محبت ایسا دریا ہے کہ بارش روٹھ بھی جائے تو پانی کم نہیں ہوتا۔

☆ جہاں روٹی مزدور کی تنخواہ سے مہنگی ہوجائے وہاں دو چیزیں سستی ہوجاتیں۔ (۱) عورت کی عزت (۲) مرد کی غیرت۔

☆ حکمت ایک ایسا درخت ہے جو دل سے اُگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے۔

☆ زمانہ کے ساتھ چلنا ایک بات ہے مگر کوشش کرو کہ خود اس قابل ہوجاؤ کہ زمانہ تمہارے ساتھ چلنے میں فخر محسوس کرے۔

مہکتی کلیاں

☆ جس طرح شبنم کے قطرے مرجھائے ہوئے پھول کو تازگی دیتے ہیں، اسی طرح اچھے الفاظ مایوس دلوں کو روشنی عطا کرتے ہیں۔

☆ اپنے آپ کو دانا سمجھنے والو اس بات کا بھی اندازہ لگاؤ کہ تم میں کیا کیا دانائیاں ہیں۔

☆ بحث ومباحثہ ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے، اس سے اکثر سردمہری اور غلط فہمی بڑھتی ہے، ممکن ہے کہ تم اپنے دوست سے جیت جاؤ مگر ساتھ ہی اپنے دوست کو کھو بھی دوگے۔

☆ غریب کی دعوت کو ممکن حد تک قبول کرنا چاہئے۔

☆ ہمیشہ انہیں نظر انداز مت کرو، جو تمہاری پرواہ کرتے ہیں ورنہ ایک دن تمہیں احساس ہوگا کہ پتھر جمع کرتے کرتے تم نے ہیرا گنوادیا ہے۔

☆ خزاں کے گرتے پتوں کو حقیر مت سمجھنا، کیوں کہ ان ہی پتوں کے گرنے سے بہار آتی ہے۔

☆ نصیحت کی بات چاہے کڑوی ہو اس کو قبول کرنا چاہئے۔

زندگی

☆ جو لوگ زندگی کو مقدس فریضہ سمجھ کر گزارتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☆ بے مقصد زندگی اس کشتی کی مانند ہے جو کھلے سمندر میں ہو اور جس کے پتوار نہ ہوں۔

☆ زندگی ایک اکھاڑا ہے جس میں کسی کو ہار اور کسی کی جیت ہوتی ہے۔

☆ کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی کا انجام اس کے آغاز جیسا ہو۔

☆ زندگی کے ہر قدم پر پھول بکھیرتے جاؤ کسی دن باغ لگا ہوا پاؤ گے۔

☆ زندگی ایک سگریٹ ہے جو ہر گھڑی راکھ میں تبدیل ہورہی ہے۔

☆ اگر ہمیشہ زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنی زندگی قوم کے لئے وقف کردو۔

اقوال زرّیں

☆ غصے کے وقت انسان کے اخلاق کا صحیح پتہ چلتا ہے۔

☆ جب بہت غصے میں ہوں تب کوئی فیصلہ مت کیجئے گا، جب بہت خوش ہوں تب کوئی وعدہ مت کیجئے گا۔

☆ ادھوری باتیں اور ادھورے جملے سن کر اپنی مرضی کی داستانیں تخلیق کرنے والے لوگ ہمیشہ دکھ ہی اٹھاتے ہیں۔

☆ جب دل میں ثواب کا شوق اور عذاب کا خوف جمع ہو جاتا ہے تو جنت اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔

☆ کتنے نادان ہیں وہ لوگ جو اس خیال سے گناہ کرتے ہیں کہ بڑھاپے میں تلافی کرلیں گے، بھلا ٹیڑھے درخت کو کون سیدھا کرسکتا ہے۔

☆ یہ نہ سوچو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو فوراً قبول کیوں نہیں کرتا، یہ شکر کرو کہ تمہارے گناہوں کی سزا فوراً نہیں دیتا۔

☆ لفظ انسان کے غلام ہوتے ہیں مگر صرف بولنے سے پہلے تک!! بولنے کے بعد انسان اپنے لفظ کا غلام بن جاتا ہے۔

☆ چھوٹی چھوٹی باتیں دل میں رکھنے سے بڑے بڑے رشتے کمزور ہوجاتے ہیں۔

☆ کشتی بھی نہیں بدلی دریا بھی نہیں بدلا ہم ڈوبنے والوں کا جذبہ بھی نہیں بدلا۔

☆ ہے شوق سفر ایسا اک عمر ہوئی ہم نے منزل بھی نہیں پائی اور رستہ بھی نہیں بدلا۔

☆ غریب پر احسان کرو کیوں کہ غریب ہونے میں وقت نہیں لگتا۔

☆ غلام قوم کے معیار بھی عجیب ہوتے ہیں، شریف کو بے وقوف، مکار کو چالاک، قاتل کو بہادر اور مال دار کو بڑا آدمی سمجھتے ہیں۔

☆ امام کو ہرگز تنہا مت چھوڑنا کہ اس طرح وہ منافقین خوش ہوں گے جو نیست ونابود ہونے والے ہیں اور یہی خونخوار امریکا اور مخالفین اسلام چاہتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ سوچ سمجھ کر کام کریں تاکہ منافقوں کے ہاتھ ہماری کوئی کمزوری نہیں لگنی چاہئے۔

موتی مالا

☆ کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ بیماری کے ڈر سے خوراک تو چھوڑ دیتے ہیں، مگر افسوس صد افسوس کہ وہ آخرت کے ڈر سے گناہوں کو نہیں چھوڑتے۔

☆ دوستی کسی سے سوچ سمجھ کر کریں، کیوں کہ دوستی کرنے میں ایک پل لگتا ہے اور نبھانے میں پوری زندگی لگتی ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخیل شخص فقیروں کی سی زندگی بسر کرے گا اور عاقبت میں امیروں کا سا عذاب بھگتے گا۔

☆ عبادت ایسے کرو کہ روح کو لطف آئے جو عبادت دنیا میں مزہ نہ دے گی وہ عاقبت میں کیا جزا دے گی۔

☆ دنیا عاقل کی موت اور جاہل کی زندگی پر ہمیشہ آنسو بہاتی ہے۔

☆ علم وہ ہے جو تمہیں عمل پر آمادہ کرے۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا عذاب دوزخ سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مومن کی معراج نماز ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔

☆ اللہ سے محبت کرنے والوں کا وہ مقام ہے جو ملائکہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

☆ عارف ہے جو ''راہ عشق'' میں اللہ کے سوا کچھ نہ دیکھے۔

☆ حاجت روائی کے لئے ''سورۂ فاتحہ'' کثرت سے پڑھا کریں۔

حاجت مند

حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں ایک امیر شخص نے پانچ سو دینار کا نذرانہ پیش کیا، آپؒ نے فرمایا۔ ''ان پانچ سو دیناروں کے سوا تمہارے پاس اور کچھ ہے۔''

اس نے جواب دیا۔ ''بہت کچھ۔''

آپؒ نے فرمایا۔ ''اس کے ہوتے ہوئے بھی تمہیں اور کسی چیز کی حاجت ہے۔''

اس نے کہا، ''ہاں۔''

آپ نے فرمایا۔ ''ان دیناروں کو بھی لے جاؤ کیوں کہ مجھ سے زیادہ تم ان کے مستحق ہو، اس لئے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں اور مجھے کسی چیز کی حاجت بھی نہیں، جب کہ تمہارے پاس سب کچھ ہے اور پھر بھی تمہیں حاجت ہے۔

قابل محبت

☆ محبت ان سے کرو جن کا اخلاق اچھا ہو۔

☆ محبت ان سے کرو جو والدین کے فرمانبردار ہوں۔
☆ محبت ان سے کرو جو راست گو ہوں۔
☆ محبت ان سے کرو جو صاحب ایمان ہوں۔
☆ محبت ان سے کرو جو نماز پڑھتے ہوں۔
☆ محبت ان سے کرو جو پڑوسی کا حق نبھاتے ہوں۔
☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے احکام بجالاتے ہوں۔
☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے فرائض کے پابند ہوں۔

عورت

☆ عورت کی عزت شریف طبیعت والے لوگ کرتے ہیں۔
☆ جو پاک دامن عورت پر تہمت لگائے اس کو سلام نہ کرو۔
☆ ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت نیک عورت ہے۔
☆ خوب صورت عورت ایک لعل ہے اور نیک عورت ایک خزانہ۔
☆ عورت کی گود انسانوں کا پہلا مکتب ہے۔
☆ عورت سے بات کرتے وقت وہ سنو جو عورت کی آنکھیں کہتی ہیں۔

دعا

☆ اللہ ہمارا رب ہے جو ہماری دعائیں قبول کرتا ہے، اسے پکارنے کے لئے چیخنا چلانا ضروری نہیں، اسے دل میں، روح میں محسوس کیا جاتا ہے اور وہ ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ ہماری زندگی میں شامل ہے۔
☆ نفرت کی شدت اس کا قہر اور محبت کی انتہا اس کی نرمی اور شفقت کی دلیل ہے کہ وہ ہمارے گناہ فراخ دلی سے معاف کردیتا ہے۔
☆ دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے، دعا ایک صدا اور فریاد ہے، اضطراب کے پردوں کو چیرتی ہوئی دھڑکن جب الفاظ کا روپ دھارتی ہے تو دعا کہلاتی ہے۔
شب تاریک کی تنہائیوں میں آنکھ سے نکلنے والا آنسو بھی دعا ہے۔
کوئی حرج نہیں اگر ذرا نظریں جھکالیں اور اپنے گریبان میں جھانکیں۔
☆ ہماری دعائیں اب تو محض تکلف بن کر رہ گئی ہیں، ہمیں دعا نہیں رسم دعا یاد رہ جاتی ہے۔ ہم دعائیں مانگتے نہیں بلکہ پڑھتے ہیں لیکن پھر گلہ کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ انسان اپنے برے اعمال کی سزا سے بچ سکتا ہے اور تقدیر رحم کھا سکتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ دعائیں مانگی جائیں نہ کہ پڑھی جائیں۔

بزرگوں نے فرمایا

☆ زبان درست ہو جائے تو دل بھی درست ہو جاتا ہے۔
☆ اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھنا حماقت کی پہلی سیڑھی ہے۔
☆ اگر خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں میں خوشیاں بانٹو۔
☆ آگ جلانا جانتی ہے، بجھانا نہیں۔
☆ جس دن تمہارا وفادار دوست تمہیں چھوڑ کر چلا جائے تو سمجھ لو کہ وہ دن تمہارے لئے آدھی قیامت کے برابر ہے۔

منتخب اشعار

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئی صبح وشام پیدا کر

☆

میرے عزیزو میرے درد کے سمندر میں
بس ایک لمحے کی خاطر اتر کے دیکھو تو

☆

جس قدر میں نے مٹائے تیرے یادوں کے نقوش
دل بیتاب نے اتنا ہی تجھے یاد کیا

☆

تم سمندر ہو تو اس بات کی تہہ تک اترو
ہوگیا خشک مرے خوابوں کا دریا کیسے

☆

تم میرے لئے اب کوئی الزام نہ ڈھونڈو
چاہا تھا تمہیں اک یہی الزام بہت ہے

☆

اک لمحہ کے لئے چاند کی خواہش کی تھی
عمر بھر سر پہ میرے قہر کا سورج چمکا

****

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

مرتب: محمد عارف

عام اجازت والے اعمال

علماء وصلحاء میں عزت پانے کے لئے

جو شخص روزانہ سوتے وقت اسم ''یَا کَرِیْمُ'' کو پڑھتے پڑھتے سوجایا کریگا، اللہ تعالیٰ اس کو علماء وصلحاء میں عزت عطا فرمائے گا۔

حصول اولاد

جو کوئی سوۂ مریم روزانہ اولاد کی نیت سے پڑھے گا اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

مراقبہ ترقی عشق الٰہی

دوزانو بیٹھ کر سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ جب اھدنا الصراط المستقیم پر پہنچیں تو بار بار تکرار کریں۔ جب بے خودی طاری ہوجائے تو دل کی طرف متوجہ ہوکر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں۔ جب ہوش آئے تو صراط الذین سے والضالین تک سورت پوری کریں۔ اس مراقبہ سے عشقِ الٰہی میں ترقی ہوگی۔ اور دل پر انوار وتجلیات کی بارش ہوگی۔

ہر مراد پوری ہو

جو کوئی سورۂ مریم روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے، تو اس کی ہر مراد پوری ہوگی۔

مخالفین کی زبان بند ہو

لا الٰہ الا اللّٰہُ بزبانش عصاءِ مُوسٰی کلیم اللہ محمد رسول اللہ بحق یا رحمن یا رحیم صم بکم عمی فھم لا یرجعون

تین تین مرتبہ پڑھیں۔ ہر بار اپنے اوپر دم کرلیں اور مخالف کی زبان بندی کا خیال رکھیں۔

دشمن پر رعب وہیبت قائم کرنے کے لئے

یَا قَاہِرُ ذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یَا قَاہِرُ

اس دعا کو روزانہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھیں۔ دشمنوں پر رعب ودبدبہ قائم ہوگا اور ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

دشمنوں سے حفاظت

نیز ہر نماز کے بعد سات مرتبہ'' یَا حَفِیْظُ ''پڑھیں۔ دشمنوں پر رعب دبدبہ قائم ہوگا اور ان کے شر سے محظور ہے گا۔

ملازمت برقرار رکھنے کے لئے

اگر ایسے حالات ہوجائیں کہ ملازمت سے برطرف کئے جانے کا ڈر ہو تو گیارہ رات یہ وظیفہ پڑھ کر دعا کریں: ''یَا مُذِلُّ'' گیارہ سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھنا۔ اول وآخر درود شریف (۱۱) مرتبہ۔

لڑکی کی رشتہ نہ آتا ہو یا آتا ہو مگر پسند نہ آتا ہو

رَبِّ اِنِّی لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (قصص: ۲۴)

اگر آپ کی لڑکی کے لئے رشتہ نہ آتا ہو یا آتا ہو مگر پسند نہ آتا ہو تو آپ (۱۱۲) مرتبہ اس آیت کو پڑھیں اور تین دفعہ سورۃ الضحیٰ کو پڑھیں اور یہ عمل ہر مہینہ کے شروع میں (۱۱) دن تک پڑھیں اور تین مہینے تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اچھا رشتہ نصیب ہوگا۔

برے رشتے سے بچنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ اِمْرَاۃٍ تُشَیِّبُنِی قَبْلَ الْمُشَیَّبِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَلَدٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ مَالٍ

يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بوڑھا کردے بڑھاپے سے پہلے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی اولاد سے جو میرے لئے وبال ہو اور تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے مال سے جو مجھ پر عذاب کا سبب بنے۔ (مجمع الزوائد:۱۰/۱۸۳)

خواتین کے لئے خاص

مولانا نوید احمد حقانی صاحب مدظلہ

برے شوہر، سسرال سے بچنے کا طریقہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَكْرٍ عَيْنَاهُ تَرَيَانِيْ وَ قَلْبُهٗ يَرْعَالِيْ اِنْ رَاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَّاٰى سَيِّئَةً اَذَاعَهَا.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ایسے مکار دوست سے (برے شوہر) سے جس کی آنکھیں مجھ کو دیکھیں اور اس کا دل میری ٹوہ میں لگا رہے (یعنی میرے عیب ڈھونڈنے کی ہر وقت فکر سوار ہو)۔ اگر کوئی نیکی دیکھے تو اس کو چھپالے اور برائی دیکھے تو اس کو پھیلاتا رہے۔ (جامع صغیر:۵۹)

برے شوہر، سسرال سے بچنے کا دوسرا طریقہ

اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ بِذُنُوْبِيْ مَنْ لَا يَخَافُكَ فِيَّ وَلَا يَرْحَمُنِيْ ترجمہ: اے اللہ! مجھ پر میرے گناہوں کی وجہ سے کوئی ایسا شوہر یا سسر مسلط مت نہ فرما جو میرے بارے میں آپ سے نہ ڈرے اور نہ مجھ پر ترس کھائے (یعنی ظالم شوہر یا سسرال سے میری حفاظت فرما)

شادی کے بعد کی دعا

شادی ہونے کے بعد اس کو پڑھنے سے میاں بیوی کے درمیان محبت والفت پیدا ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ زَوْجَيْنِ كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ زَوْجِيْ كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

ترجمہ: اے اللہ! میرے اور میرے شوہر کے دلوں میں محبت اور الفت بھر دے اور ہمارے دلوں کو ایسا ملادے جیسے آپ نے محمد ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دلوں کو ملادیا تھا۔ اے اللہ میرے اور شوہر کے دلوں کو ایسا ملادے جیسے آپ نے حضرت محمد ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دلوں کو ملادیا تھا۔

شوہر کو مہربان کرنے کے لئے وظیفہ

جس کا شوہر ناراض ہو، اس آیت کو شیرنی پر پڑھ کر کھلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہوجائے مگر واضح رہے کہ ناجائز محل میں ہرگز اس کا اثر نہ ہوگا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ، وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ، وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ.

خاوند کے غصہ کو ختم کرنے کا وظیفہ

جس عورت کے خاوند کو بہت غصہ آتا ہو، وہ جب بھی شوہر کو پینے کے لئے پانی دے، تو اس میں ۲۰ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کر کے پلادے۔ انشاء اللہ خاوند کا ناجائز غصہ بالکل ختم ہوجائے گا۔

برائے حب وموافقت زوجین

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. (سورة الرُّوم)

شوہر کو مہربان کرنے کے لئے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ، وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ.

جس کا شوہر ناراض ہو، اس آیت کو شیرنی پر پڑھ کر کھلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہوجائے گا۔ مگر واضح رہے کہ ناجائز محل میں ہرگز اس کا اثر نہ ہوگا۔

نوٹ: آیت کی ترتیب مصنف نے ایسی ہی لکھی ہے۔

یا عادل

اس اسم کا ذاکر انصاف پسند ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عادل ہے کیوں کہ اس کا ہر کام عدل وانصاف پر مبنی ہے۔ اس کے کسی بھی حکم میں ناانصافی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے حکم میں ظلم یا زیادتی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات اور افعال ظلم سے پاک ہیں اس لئے اللہ کی جانب سے ظلم اور زیادتی کے بارے میں سوچنا بھی کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل میں صادق ہونے کی بنیاد پر انسان کو یہ ترغیب دی ہے کہ جب تجھے عدل وانصاف کی ذمہ داری سونپی جائے تو، تو بھی عدل وانصاف کرنے اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہونے دے، کیوں کہ اس زمین پر جس نے تجھے اپنی خلافت، خلعت فاخرہ سے نوازا ہے اور خلیفہ ہونے کے سبب اگر تمہارے ذمہ یہ کام لگایا ہے تو تمہیں اپنی بساط پر یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ انصاف کی میزان تیرے ہاتھ میں ہو تو کسی طرف بھی اس کو نہ جھکائے بلکہ حق کا ساتھ دے اور باطل کے خلاف اپنا فیصلہ دے۔ اگر چہ انصاف کرنا انسان کے لئے انتہائی مشکل ہے، اس لئے کہ بعض تکالیف جو انسان دوسرے انسان کو پہنچاتا ہے ان کی شدت ناپنے کا کوئی بھی آلہ نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے انصاف کرنے میں دقت تو پیش آسکتی ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس سے ڈرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے تو وہ یقیناً انصاف کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے۔ پس یہ جاننے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عادل ہے اور انسان کو اس نے اپنا خلیفہ ہونے کے سبب اس منصب پر سرفراز کیا ہے تو انسان کو عدل وانصاف کرنے میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہئے۔ احکام خداوندی کی پابندی کرے اور یہ یقین کرلے کہ جو فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے وہ عین انصاف پر مبنی ہے اور اس سے اچھا فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا۔

یہ اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۱۰۴ ہیں، اس کے موکل کا نام فرزائیل ہے جو چار ماتحت لیکن سردار فرشتوں کا حاکم ہے اور ہر سردار فرشتے کے پاس ۱۰۴ صفیں ہیں جن میں سے ہر صف میں ۱۰۴ فرشتے ہیں۔

طبیعت میں انصاف پسندی پیدا ہو جانا

انصاف پسندی ایک بہت بڑی صفت ہے۔ اکثر اوقات لوگوں سے اپنے گھریلو اور بیرونی معاملات میں انصاف نہیں ہو سکتا، وہ گنہ گار ہوتے رہتے ہیں اور اس بے انصافی کے عمل کے بعد ان کے اندر پشیمانی کا احساس جاگنے لگتا ہے اور وہ اپنے ضمیر کے بوجھ تلے دب کر خود کو بیحد پریشان محسوس کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اگر وہ چاہیں کہ ان کے اندر انصاف پسندی کا عنصر شامل ہو جائے اور ان کی طبیعت میں عدل ان کا جزو بن جائے تو وہ اس اسم مبارک کو ۱۰۴۰ مرتبہ مع اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ ۱۰۴ دن پڑھے اور پڑھنے کے بعد دو نفل اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کے ادا کرے۔ انشاء اللہ طبیعت میں عدل اور انصاف پیدا ہونا شروع ہو جائے گا اور وہ ہر مسئلہ میں انصاف سے کام لینے کی کوشش کرے گا۔

مثالی جج بننے کا عمل

منصف یا جج کے عہدے کے فرائض بہت مشکل ہیں۔ اگر کوئی شخص انصاف کی جگہ پر بیٹھ کر انصاف نہ کرے تو یوم حساب اس سے سختی سے باز پرس ہوگی۔ اس لئے جج صاحبان کو مثالی جج بننے کے لئے اس اسم پاک کو روزانہ ایک تسبیح اول وآخر ۷ مرتبہ درود شریف کے ساتھ بعد نماز فجر پڑھ کر کرسی انصاف پر بیٹھنا چاہئے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ بصیرت عطا فرمائے گا کہ وہ ہر مقدمے کا فیصلہ انصاف پر کرے گا اور ایسے جج کی عزت اور شہرت میں اضافہ تو ضرور ہوگا مگر سب سے بڑی فضیلت اسے آخرت میں میسر ہوگی کہ اسے بنی اسرائیل کے انبیاء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

اپیل میں کامیابی کا عمل

اگر کوئی شخص مقدمہ ہار گیا ہو اور اس کو یقین ہو کہ اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوا اور وہ دادرسی چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ اپیل کرنے سے پہلے تین دن اس اسم مبارک کو اول وآخر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی کے ساتھ ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد اپیل دائر کرے۔ اپیل دائر

کرنے کے بعد فیصلہ ہونے تک اس اسم پاک کو گیارہ مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ روزانہ پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ اپیل میں کامیابی ہوگی۔

دوسروں کو مسخر کرنا اور تابع دار رکھنا

اس اسم پاک کی خصوصیت ہے کہ اس کا عامل جن لوگوں سے بھی تعلق رکھتا ہے وہ اس کے تابع چلتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم پاک کو روزانہ ۳۱۳ مرتبہ نماز فجر کے بعد ۱۱ مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ روزانہ پڑھے تو گھر والے اور جن سے ان کا تعلق ہو وہ مسخر رہیں گے۔

پیر فضل شاہ ؒ کا عمل

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے تابع فرمان رہیں اور وہ شخص یہ بھی جانتا ہو کہ وہ کسی سے ظلم نہیں کرتا تو اسے چاہئے کہ جمعہ کی شب میں ایک روٹی کے ۲۰ ٹکڑے کرے اور ہر ٹکڑے پر یا عادل لکھ کر خود کھالے اور کھالینے کے بعد ایک تسبیح یا عادل اول وآخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے اور پانچ شب جمعہ یہ عمل کرے تو تمام وہ لوگ جو ان سے منسلک ہیں یا جہاں بھی وہ جائے جو لوگ وہاں پر موجود ہوں وہ اس کی بات مانیں گے اور تابع فرمان رہیں گے۔

ظالم کے لئے بددعا کا عمل

بددعا اگرچہ اچھا فعل نہیں ہے اور بددعا ہرگز نہیں دینی چاہئے لیکن اگر حالات ایسے پیدا ہو گئے ہوں کہ ظالم کا ظلم بڑھتا چلا جا رہا ہو اور مظلوم کے لئے انصاف کرنے والا کوئی نہ ہو اور مظلوم کو یہ خطرہ ہو کہ اگر ظلم اسی طرح بڑھتا رہا تو اس کی جان ومال اور عزت کو خطرہ ہے تو وہ یہ عمل کر سکتا ہے۔ ظالم کا نام بمع اس کی والدہ کا نام اور اس میں اس اسم پاک کے اعداد شامل کرے اور ۲۱ دن تک مسلسل پڑھے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ظالم کے لئے بددعا کرے تو ایسے ظالم کو اسی دنیا میں اس کے ظلم کی سزا مل کر رہے گی اور مظلوم کی دادرسی ہوگی۔

حاکم کے لئے سب سے اعلیٰ وظیفہ

اگر کوئی حاکم یا افسر یا کوئی ایسا شخص جس کے ماتحت ہزاروں افراد ہوں اور وہ چاہتا ہو کہ وہ تمام ماتحت اس کے ساتھ محبت سے پیش آئیں تو اسے چاہئے کہ سب سے پہلے تو وہ ان لوگوں کے لئے جو بھی فیصلہ کرے عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ اس کے بعد اس اسم پاک کو روزانہ مغرب کے بعد ۴۰ دن تک اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۳۱۳ مرتبہ پڑھے اور پھر روزانہ ۵ مرتبہ پڑھتا رہے تو پڑھنے والے سے ہر کام عدل وانصاف پر مبنی انجام پذیر ہوگا۔ اللہ جل شانہ اسے عدل کرنے کی بے پناہ توفیق عطا فرمائیں گے اور اس کے ماتحت تمام افراد مسخر ہوں گے اور کبھی اس کے خلاف کچھ غلط نہ کریں گے۔

عادل کا عمل اور نقش

جو شخص اس اسم پاک کا عامل بننا چاہے کہ وہ دوسروں کو اس کا تعویذ دے سکے یا پڑھنے کی اجازت دے سکے تو اسے چاہئے کہ اس اسم پاک کو روزانہ ۷۰۰۰ مرتبہ اول وآخر ۳۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۰۰ دن تک بلاناغہ پڑھے وہ اس کا عامل بن جائے گا لیکن چلہ مکمل ہونے کے بعد روزانہ ایک تسبیح بمع اول وآخر تین مرتبہ درود پاک اس پر لازم ہے۔ اس کے بعد جس کو بھی وہ یہ اسم پڑھنے کے لئے دے گا یا اس کا نقش کسی سائل کو دے گا تو انشاءاللہ العزیز اس کو کامیابی ہوگی۔

کام میں آسانی کا عمل

کسی شخص کو اگر بے پناہ مشکلات آرہی ہوں اور اسے اپنا کام رکتا ہوا نظر آتا ہو تو وہ پانچ تسبیح روزانہ اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود پاک اسم مبارک یا مصور کی پڑھے اور پڑھنے کے بعد سجدے میں جاکر ۲۱ مرتبہ یا مصور پڑھنے کے بعد اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ یقیناً اس کے مشکل کام میں آسانی ہوجائے گی۔ پیر فضل شاہؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی پیشانی پر شہادت کی انگلی سے اس اسم پاک کو لکھ لے تو جس سے بھی ملے وہ اس کا دوست ہو جائے گا، ہر شخص یوں لگے جیسے اسی کا کام کرنے کے لئے اس کا منتظر تھا۔

صاحب ثروت اور دولت مند بننے کے لئے

جو شخص دنیاوی دولت کے حصول کا خواہاں ہو اور دنیاوی دولت

اس کی ضرورت بھی ہو اور دنیاوی اسباب بہ ظاہر اس کے خلاف جا رہے ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کے ہاں صاحب دولت وثروت بننے کی نیت کرے اور اسم پاک یا عزیز کو ۴۰ دن تک ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے تو اس پر حصول دولت کی راہیں کھل جائیں گی اور وہ مالا مال ہو جائے گا۔ یہ یاد رہے کہ دولت کا حصول اسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے مانگا جاتا ہے۔ جب انسان اپنی تمام دنیاوی کوششوں سے ہار جائے یا اس کی کوئی بھی کوشش کارگر نہ ہو اور دنیاوی دولت اس کے لئے ضرورت بن جائے، یہ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اس اسم کے ذاکر کو اللہ تعالیٰ سے صرف یہ دعا کرنی چاہئے کہ اسے اللہ تعالیٰ جل شانہ پاک وطاہر رزق عطا فرمائے۔ اسے یہ شرط نہیں لگانی چاہئے کہ اسے فلاں جگہ سے یا فلاں وسیلے سے رزق مل جائے، یہ اللہ تعالیٰ کو راستہ دکھانے والی بات ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے۔ بس انسان کو اپنی حاجت طلب کرنی چاہئے اور اس کے حصول کا ذریعہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے، اسم پاک یا عزیز کی ایک اور برکت یہ بھی ہے کہ جو شخص اس کو چاندی کی انگوٹھی پر لکھوا کر اپنے داہنے ہاتھ میں پہنے تو وہ ہمیشہ غالب اور صاحب عشرت رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص ۱۰ دنوں میں اسم پاک یا عزیز کو ۱۰ ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کی ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔

تسخیر دنیا کا عمل

اسم پاک یا مہیمن میں دنیا کو تسخیر کرنے کی بڑی قوت پائی جاتی ہے۔ پیر فضل شاہؒ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اس اسم کی تاثیر دیکھنی ہو تو ۴۰ دن بلا ناغہ اس اسم پاک کو ۳۱۳ مرتبہ اول وآخر سات مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے تو وہ دیکھے گا کہ دشمن دوست ہو جائیں گے۔ ظالم اس کے سامنے ایسی ہیبت اور ظلم کی صلاحیت کھو دے گا، ہر ملنے والا اس شخص سے محبت کرے گا اور اس کی بات مانے گا۔ اس اسم کے عامل کو چاہئے کہ وہ دنیاوی عہدوں سے گریز کرے کیوں کہ یہ عہدے ناپائیدار ہیں اور اس اسم کی بہ دولت اسے جو عہدہ ملا ہے وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

دمہ سے خلاصی کا عمل

جس شخص کو دمے کا مرض لاحق ہو وہ بعد نماز فجر یا فتاح کا ایک نقش لکھے اور اس نقش کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہوئے ۶۸۷ مرتبہ یا فتاح کا ورد کرے، اول وآخر سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر وہیں بیٹھے بیٹھے اس نقش کو پانی میں ڈالے اور اس کا سارا پانی تین گھونٹ میں پی لے۔ اس عمل کو ۴۱ دن تک کرے اور کلونجی کا استعمال کرے۔ انشاء اللہ اس کا مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆☆

ادارہ خدمت خلق دیو بند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض و مقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیو بند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)
IFSC CODE No. ICIC0000191
ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdeoband.in

اعلان کنندہ : (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیو بند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

پیپل کے درخت کا مسئلہ

سوال از: فہیم الدین قاسمی ——— راج گڑھ

مسلمانوں کے محلہ میں انوار ابن عبدالشکور مرحوم کے گھر کے سامنے ایک پیپل کا درخت ہے جو تقریباً پچاس ساٹھ سال قدیم ہے، لیکن اب درخت کا سوکھنا یا ہٹانا بہت ضروری ہے کیوں کہ اس درخت کی پہلے غیر مسلم پوجا کیا کرتے تھے اور پھر اس کے تنے کے پاس بت کی شکل کا پتھر رکھنے کی کوشش کی گئی، لیکن بفضل خداوندی یہ کوشش ناکام ہوگئی اور پھر اس کے بعد اس کے اردگرد ایک چبوترہ بنانے کی کوشش کی گئی لیکن اس کی بھی مسلم قوم نے قانونی کارروائی کر کے اس کو ختم کر دیا۔ چبوترہ بنا کر وہ شیطانی اڈہ بنانا چاہتے تھے، بحمد اللہ ختم ہوا۔

اب اس کے بعد یہ لوگ (غیر مسلم) ایک شخص کو تیار کر کے چائنیز چیزوں کی دکان لگائی، تمام کے تمام شریر لڑکے وہاں آتے ہیں اور غلط حرکتیں کرتے ہیں۔ تو اس پر مسلمانوں نے قانونی کارروائی کی تو کامیاب نہ ہوسکے۔

(نوٹ) لہٰذا حضرت والا سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس پیپل کے درخت کے سوکھنے یا ہٹنے کی جو بھی بہترین شکل ممکن ہے، اس کی جانب رہنمائی فرمائیں، خواہ کچھ تدبیر کر کے ہو یا تعویذات کے ذریعہ یا پھر کچھ عملیات سے ہو، صرف یہ ہٹ جائے۔ حضرت کا سایہ ہم پر تادیر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ حضرت والا سے یونہی استقامت کے ساتھ قوم وملت کی خدمات عالیہ لیتا رہے۔

جواب

ملت اسلامیہ اس وقت بہت نازک مراحل سے گزر رہی ہے، ایک طرف یہودیوں اور زہریلی سوچ رکھنے والے کافروں کی جماعت جو مسلمانوں کو اور دین اسلام کو بدنام کرنے کی مختلف سازشیں رچ رہی ہیں اور مسلمانوں کو قصوروار ثابت کرنے کے لئے ہزاروں قسم کے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ جیش محمدی، لشکر طیبہ، داعش جیسے فرقے ان سازشوں کی ایک کڑی ہیں۔ یہ فرقے یہودیوں پر مشتمل ہیں، ان فرقوں نے اُن مسلمانوں کو ورغلانے کی بھی بھرپور کوشش کی جو جذباتی قسم کے ہوتے ہیں اور جنہیں اسلام کی اصل خوبیوں کی خبر نہیں ہوتی، ان فرقوں کی فریب خوردگی اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ہوتی ہے، یہودیوں اور عیسائیوں کو اس بات کا خطرہ ہے کہ دین اسلام اپنے محاسن کی وجہ سے ساری دنیا کا واحد مذہب نہ بن جائے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا وہ تسلط جو جھوٹ اور فریب کی بنیادوں پر اس وقت ساری دنیا پر قائم ہے اور ہم بلاشرکت غیرے پوری دنیا پر راج کر رہے ہیں، جس جھوٹ کو رائج کرنا چاہتے ہیں وہ جھوٹ رائج ہوتا ہے اور جس فریب کو پھیلانا چاہتے ہیں وہ فریب ساری دنیا میں پھیلتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دولت کی انتہاؤں کی وجہ سے میڈیا اور خبر رساں ادارے ان کے غلام ہیں اور یہودی اور عیسائی جو جھوٹ گھڑتے ہیں اسے دنیا میں پھیلاتے ہیں اور حد یہ ہے کہ مسلمان بھی اور مسلمانوں کے رہنما بھی اس جھوٹ اور فریب کے طوفان میں تنکے، بے جان کی طرح بہہ جاتے ہیں۔ اسامہ بن لادن کی بات ہو یا صدام حسین کی۔ اس بارے میں کتنے جھوٹ گھڑے گئے اور کتنے ہی

معتمد قسم کے مسلمانوں نے اپنی زبان سے ان مکاریوں کی اور عیاریوں کی تائید کی۔ یہ تائید کہیں بک جانے کی وجہ سے ہوتی ہے کہیں کسی لالچ کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی کسی خوف کی وجہ سے ہوتی ہے اور اکثر و بیشتر بے وقوفی اور عاقبت نااندیشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

دوسری طرف مسلمانوں کی بے عملی اور ان کا جمود و تعطل ان ناکامیوں اور رسوائیوں کی وجہ بنا ہوا ہے جس سے آج کل پورا عالم اسلام دوچار ہے۔ مسلمانوں میں قیادت مفقود ہو کر رہ گئی ہے اور اگر برائے نام قیادت موجود بھی ہے تو اس کا حال یہ ہے کہ وہ اہل اقتدار سے خوف زدہ ہے یا پھر اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئی ہوئی ہے، اس قیادت کو صرف وہ کھلونے عزیز ہیں جو اس کو حکومت کی طرف سے عطا ہوتے ہیں اسے نہ ملت اسلامیہ کی پرواہ ہے اور نہ دین اسلام کا غم۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں مسلمانوں کو اپنے اپنے علاقوں میں ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا چاہئے تاکہ دشمن رائی کا پربت بنانے میں کامیاب نہ ہو۔

پیپل اور املی کے درخت پر بالعموم جنات کا قبضہ ہوتا ہے اس لئے ان درختوں کو کاٹنے سے پہلے خوب غور وخوض کر لینا چاہئے اور معتبر قسم کے عاملین سے روحانی مدد لینی چاہئے۔

۷ جمعرات تک درج ذیل نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اس کو پانی میں خوب گھول کر درخت کی جڑوں میں ڈالنا چاہئے اس کے بعد اگر اس درخت کو کاٹ دیں تو جنات کی کارروائی سے دن رات محفوظ رہیں گے اور اس عمل سے درخت خود بھی سوکھ کر گر سکتا ہے۔ اس عمل کو صبر و ضبط کے ساتھ کریں اور اللہ کی رحمت کا انتظار کریں، جلد بازی ہمیشہ نقصان دہ ہوتی ہے اور جلد بازی کے نتائج ہمیشہ خراب ہوتے ہیں اور اذیت ناک بھی ہوتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣٧١	٣٨٥	٣٨٢	٣٧٨
٣٨٣	٣٧٧	٣٧٢	٣٨٤
٣٧٦	٣٨٠	٣٨٧	٣٧٣
٣٨٦	٣٧٤	٣٧٥	٣٨١

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس مقصد میں کامیابی عطا کرے اور کسی بھی طرح کے فتنے میں مبتلا نہ ہونے دیں۔

آپ نے ہماری خدمات کے سلسلہ میں جو تعریفی کلمات اپنے قلم سے ادا کئے ہیں ان کی ہم قدر کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے حسن ظن کو قائم رکھے اور ہمیں واقعتاً ایسا ہی بنا دے جیسا آپ سمجھتے ہیں۔

میں بھی بیمار رہوں

سوال از: (نام مخفی)

خدائے رب العزت کا احسان ہے کہ اس نے آپ حضرت کو روحانی رہبر بنا کر گمراہوں میں پڑنے والے لوگوں کے لئے رہنمائی کی ہے، خدا سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ جیسے حضرت کا سایہ ہم سب پر قائم بنائے رکھے اور آپ کے علمی سمندر کو اور وسعت بخشے آمین۔

اس ناچیز کا خط آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" میں پڑھ کر دل فرط مسرت سے جھوم اٹھا۔ محترم بزرگ آپ نے اس ناچیز کے خط کو ہزاروں خطوط میں سے چن کر اپنے رسالے میں جگہ دے کر قابل عزت بخشی، اس کے لئے میں آپ کی ممنون و مشکور ہوں۔

حضرت میں کئی سالوں سے پریشان تھی، آپ نے تشخیص کی تھی کہ سحر اور اثرات ہے، آپ کے بتائے ہوئے طریقہ علاج سے الحمد للہ کافی فائدہ ہوا اور مجھ پر کوئی حالت نیند میں کوئی چیز بری پریشان کرتی تھی، اس کیفیت میں کمی واقع ہو گی۔ دوران علاج رکاوٹ بہت آئی تھی، مگر آپ نے جو ذکر چالیس دن کا پڑھنے کو بتائے تھے اسے بہت مشکل سے پورا کیا اب کچھ کمی واقع ہے مگر رکاوٹوں کا سلسلہ جوں کا توں برقرار ہے۔ حضرت اس قدر پریشانیاں اور رکاوٹیں زندگی میں حائل ہیں کہ میں بتا نہیں سکتی۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی نہیں کر سکتی، ہر ترقی و کامرانی کے کاموں میں رکاوٹ ہے جہاں کئی عاملین سے رجوع ہوتی ہوں یا تو ان کی نیت میں فتور آ جاتا ہے یا رکاوٹ آتی ہے یا پھر وہ میرے مسئلے کے آگے ہار جاتے ہیں، کوئی چیز بھی لگتا ہے کہ دوران غنودگی نیند میں مجھے ہلا کر اٹھا دیتی ہے! پھر محسوس ہوتا ہے کہ میرے جسم کے اندر سے بات چیت کی آواز محسوس ہوتی ہے اور میں ہڑبڑا کر اٹھ جاتی ہوں۔

ہمیشہ پریشان حال خواب نظر آتے ہیں، کبھی کوئی دشمن وار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، کبھی خواب میں سانپ دکھائی دیتے ہیں اور تمن

سال سے ہر آئے دن خواب میں نئے نئے گھر دکھائی دیتے ہیں جن میں ویرانیت محسوس ہوتی ہے، ہر کام جو میں کرنا چاہتی ہوں خواب میں اس کام کے متعلق معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ ناکام ہونے والا ہے کیوں کہ خواب میں کچھ دن پہلے میرے پیر بیکار ہوجاتے ہیں، کچھ عاملین کا کہنا ہے کہ نرسوں کے اثرات ہیں اور وہ دشمنوں نے بھیجے ہیں اور ہر ہر طریقہ سے گندہ جادو کروایا ہے اس لئے تم ہمیشہ کمزوری بھی محسوس کرتی ہو اور تمہاری ہر ترقی رکی ہوئی ہے۔ حضرت مجھے ان کی بات پر اس لئے بھی یقین کرنا پڑا کہ وہ عالم ہے اور عامل بھی۔ انہوں نے نام پوچھ کر میرے ہر مرض کی تصدیق کی ہے، جو کہ درست تھی مگر وہ میرے مرض سے ہار گئے، دوسرے عامل صاحب نے بھی یہی بتایا تھا کہ وہ نرسوں کے اثرات تم پر حاوی ہو چکے ہیں اور وہ تمہیں رہتے ہیں اور جو عامل علاج کرتا ہے اس کے کام میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

حضرت میں کیا کروں کیا دنیا میں میرا علاج نہ ہوگا مگر اللہ نے تو ہر چیز کی دوا رکھی ہے۔ پرائیویٹ اسکول سروس بھی کرتی ہوں حد سے زیادہ محنت کر کے بھی ناقدری کا شکار رہتی ہوں، اس پر یہ ستم کہ دشمنوں نے جینا محال کر دیا ہے، ظاہر بھی، باطن بھی۔ میں نے کئی خط میں آپ سے اس کے علاوہ مرض کی تکلیف بیان کی ہے۔ اس لے مختصر مسائل وتکلیف ظاہر کی ہے، جانتی ہوں کہ میرا خط مسائل کا دفتر ہے اور طویل خط سے آپ کو وقت ہوتا ہے مگر میں کیا کروں۔ میرا دنیا میں کوئی خیر خواہ سوائے آپ کے نہیں اس لئے ہر بات لکھنا ضروری سمجھی۔ حضرت میرے مرض کی تصدیق کیجئے کہ کیا مرض ہے اور کیوں ہے اور یہ نرسو کسے کہتے ہیں۔

حضرت مجھے میری ہر پریشانی اور مرض سے چھٹکارہ کے لئے کوئی زبردست روحانی علاج تجویز کیجئے اور ساتھ ہی کوئی ایسا زودا ثر تعویذ بھی کہ اس سے ہر جادو کٹ جائے، نرسو کے اثرات بھی اور میری رکاوٹ بھی ختم ہو، لوگ میری محنت کی قدر کریں، ساتھ ہی دعاؤں کی درخواست ہے۔ خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

ساتھ ہی جوابی لفافہ بھیج رہی ہوں، ہو سکے تو طلسماتی دنیا میں جلد از جلد شائع کر دیں یا پھر جوابی خط لکھ کر پوسٹ کر دیجئے۔

جواب

اللہ تعالیٰ بے شک غفور رحیم ہے۔ اس لئے یہ بات کیسے ممکن ہے کہ وہ کوئی مرض تو پیدا کردے اور اس کا علاج پیدا نہ کرے، اس نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مرض سے نجات حاصل نہیں کر پاتے تو اس کی وجوہات کچھ اور ہوتی ہیں۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ مریض کسی اچھے معالج کے پاس نہیں پہنچ پاتے اس لئے اس کی تندرستی بحال نہیں ہوتی، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریض خود ذمہ داری سے اپنا علاج نہیں کرتا، وقت پر دوا نہیں کھاتا، اس لئے بیماری اس کو لگی رہتی ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوا چلتی رہتی ہے اور دوا کے ساتھ بد پرہیزی بھی جاری رہتی ہے، اس لئے بھی مرض سے نجات نہیں ملتی۔ بے شک اللہ نے ہر مرض کا علاج اور ہر مصیبت کا مداوا پیدا کیا ہے، ہمیں سنجیدگی کے ساتھ اچھے معالج تک پہنچنا چاہئے اور سنجیدگی کے ساتھ اپنا علاج کرانا چاہئے اور دوران علاج اس مالک پر بھروسہ رکھنا چاہئے کہ جس پر بھروسہ کرنے والے کو کبھی مایوسی نہیں ہوتی اور اس پر بھروسہ کئے بغیر کسی آفت سے چھٹکارا بھی نصیب نہیں ہوگا۔ آپ آسیبی اثرات میں مبتلا ہیں۔

آپ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں، اس نقش کو موم جامہ کر کے کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

پینے کے یہ نقش ۲۱ عدد بنائیں اور ایک نقش کا پانی بوتل میں ڈال کر اس کا پانی تین روز تک دن میں دو بار پیا کریں، صبح شام یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

۱۹۵	۱۹۰	۱۹۸
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۲
۱۹۱	۱۹۹	۱۹۳

سرسوں کے تیل پر ۴۰ مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کرلیں اور رات کو سوتے وقت یہ تیل اپنی پیشانی پر ملا کریں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے

نجات ملے گی اور تندرستی بحال ہو جائے گی۔ ایام حیض کے اوقات میں تعویذ کا پانی نہیں پینا چاہئے، البتہ گلے کے تعویذ کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ اس کو بدستور گلے میں ڈالے رکھیں اور کسی بھی حالت میں نہ اُتاریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو مکمل صحت عطا کرے۔

آپ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اس وظیفہ کی پابندی سے ہزاروں مسائل حل ہوں گے اور ہزاروں مشکلوں سے نجات ملے گی اور لوگوں کے دلوں میں اپنی عزت اور مقبولیت بھی پیدا ہوگی، یہ عجیب وغریب وظیفہ ہے۔ جب آپ اس کی پابندی کریں گی تو اپنی آنکھوں سے آپ قدرت کے کرشمات دیکھیں گی۔

یہ کیا مرض ہے؟

سوال از: (ایضاً)

حضرت میں آپ کے رسالہ ''طلسماتی دنیا'' کی کئی سوالوں سے قاری ہوں اور آپ کی پرانی مریض بھی ہوں۔ آپ کے بتائے ہوئے تمام علاج الحمدللہ پراثر ہے اور میں اکثر آپ کی کتاب طلسماتی دنیا میں چھاپے گئے نقوش کو استعمال کرتی رہتی ہوں۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے والد صاحب کچھ سالوں سے نہایت جسمانی کمزور ہو چکے ہیں، کچھ سالوں سے انہیں کھانے میں ہر چیز تیز ہی تیز محسوس ہوتی ہے اور کھانا برائے نام ہی چند لقمے کھا لیتے ہیں جس وجہ سے حالت بھی گر چکی ہے، اکثر گھبراہٹ بھی محسوس ہوتی ہے، معاشی مسئلہ بھی درپیش ہے، گھر میں خیر وبرکت نہیں، ہمیشہ اداسی وویرانیت دکھائی دیتی ہے، گھر میں دیگر لوگوں سے ہمارے اور والد صاحب کے تعلقات نہیں ہیں، بیٹوں اور ان کی بہوؤں کی طرف سے آئے دن سازشیں جاری رہتی ہیں، یہ لوگ جادو ٹونا کروانے میں بھی ماہر ہیں، بیٹوں نے بھی کئی لاکھ روپے دھوکہ سے والدین سے لے چکے ہیں، کچھ پراپرٹی پر قبضہ کر چکے ہیں اور جو ہمارا آسرا ہے اس کے لئے سازشیں کر رہے ہیں۔ حضرت خدا نے آپ کو روحانی علم کی بادشاہت عطا کی ہے، آپ اپنے علم کی روشنی میں دیکھئے کہ مسئلہ کیا ہے۔ میرے والد صاحب کو کیا مرض ہے اور علاج کیا ہے اور گھر میں سکون اور خیر وبرکت کے لئے اور دشمنوں کے ہر علم اور سازش کو توڑنے کے لئے بھی کوئی علاج یا تعویذ عطا کر دیں۔

حضرت میرا دنیا میں سوائے والد صاحب کے کوئی خیر خواہ نہیں ان کی تکلیف سے میں ہمیشہ پریشان رہتی ہوں۔ میرے والد صاحب نیک نیت اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، کبھی لڑائی کا ساتھ نہ دیا مگر اولادوں کی طرف سے تکالیفوں سے سخت پریشان رہتے ہیں، حل کے ساتھ دعا بھی فرمادیں، خدا آپ کا سایہ ہمیشہ ہم مصیبت زدہ لوگوں پر سلامت رکھے آمین۔

جواب

بہتر ہوتا اگر آپ اپنے والد کو کسی مقامی عامل کو دکھاتیں، کیوں کہ اندازہ یہ ہوتا ہے کہ ان پر کرنی کرتوت کے اثرات ہیں اور کرنی کرتوت کا علاج ڈاکٹر یا اطباء نہیں کر سکتے، کرنی کرتوت کے اثرات بد سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی عامل سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

جب تک آپ انہیں کسی عامل کو نہ دکھا سکیں تب تک خود ہی ان مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کریں، انشاء اللہ ان طریقوں پر عمل کرنے سے بھی آپ کے والد کو سکون نصیب ہوگا۔ کلی طور پر نہ سہی تو جزوی طور پر وہ کرنی کرتوت کے اثرات سے انشاء اللہ چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔

سب سے پہلے بیری کے ۴۰ پتے لیں، ہر پتے پر ایک مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر دم کریں، پھر ان پتوں کو پانی میں ڈال کر پانی کو گرم کر لیں اور اس پانی سے والد کو غسل کرا دیں، غسل کا پانی اگر نالی میں نہ جائے تو بہتر ہے، پھر ان پتوں کو اس بیری کے پیڑ کی جڑ میں دبا دیں، جس درخت سے یہ پتے توڑے ہیں۔ غسل کے بعد یہ تعویذ ان کے گلے میں ڈال دیں۔ اس تعویذ کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر لیں۔

تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

یہ نقش ۴۰ عدد لکھیں اور روزانہ ایک نقش آدھے گھنٹے پانی میں گھولنے کے بعد عصر اور مغرب کے درمیان پی لیا کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۶	۲۷۹	۲۸۴
۲۸۱	۲۸۳	۲۸۵
۲۸۲	۲۸۷	۲۸۰

رات کو سوتے وقت روزانہ دو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی اور اگر خدانہ کرے طبیعت میں فرق نہ پڑے اور تندرستی بحال نہ ہو تو پھر کسی عامل سے رابطہ کریں اور باقاعدگی کے ساتھ روحانی علاج کریں۔ ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کے والد کو صحت کاملہ کی دولت سے سرفراز کرے۔

طرح طرح کی تکلیفیں

سوال از: (نام مخفی)

معتبر خدا ترس بزرگ میں بہت پریشان ہوں، کچھ سالوں سے عجیب طرح کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے دوچار ہوں۔ جسمانی و دماغی تھکن کا ہر وقت احساس ہوتا ہے، ہاتھوں پیروں میں تکلیف ہے، آنکھوں کی بینائی بھی کم ہوگئی ہے، سر میں ہر دو تین دن میں درد شروع ہوتا ہے، سنائی بھی کم دے رہا ہے، زبان میں تکلیف ہوگئی ہے، یادداشت کمزور تر ہوتی جارہی ہے، بے چینی رہتی ہے، نیند نہیں آتی ہے اور سر میں کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے، دبلا پن ہے، ہر کام میں جو روزگار کے تعلق سے یا رکے ہوئے امتحان کے پیپر کے تعلق سے بھی ہر کام ناکام رہتا ہے، ہونٹ و جبڑے پر ہمیشہ گانٹھیں نکلتی ہیں، ہمیشہ سردی کا احساس رہتا ہے، پریشان ہوں کوئی روزگار نہیں نہ کوئی اسباب جہاں بھی لوگ کام دینے کا کہتے ہیں کچھ دن بعد وہ جگہ دوسرے شخص کو دیدی جاتی ہے، میں انجینئرنگ کا طالب علم تھا باوجود کوشش کے ناکام ہورہا تھا اس لئے پڑھائی چھوڑ دی، ہمیشہ غلیظ وڈراؤنے خواب پڑھتے ہیں اور صبح غسل کی حاجت ہوتی ہے اگر کبھی نیند آبھی گئی تو لگتا ہے کہ کسی نے پیر پکڑ کر ہلا دیئے ہیں، ڈر کر اٹھ جاتا ہوں۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ خط طویل تر ہو گیا مگر مجبوری میں پورا مرض لکھنا پڑا۔ خدا کے لئے میرے خط کو "طلسماتی دنیا" میں شائع کریں، آپ کا ہمیشہ شکر گزار رہوں گا۔ یہ پہلا خط ہے، بڑی امید وآس سے لکھ رہا ہوں کہ آپ ضرور اس کو شائع کریں گے۔ ساتھ ہی جوابی لفافہ بھی بھیج رہا ہوں خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ نیک بزرگ کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رہے آمین۔

جواب

انسان ہر خزاں کے بعد بہار ہے، ہر رات کے بعد سحر ہے اور ہر مصیبت کے بعد راحت سے دوچار ہوتا ہے۔ مشکلات کے بعد آسانیوں کا میسر آنا یقینی ہے، انسان کو کسی بھی حالت میں اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں، صاحب ایمان لوگ برے سے برے حالات میں بھی امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے۔ روزانہ صبح شام آپ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں، جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد ایک تسبیح درود شریف کی پڑھنے کا معمول بنائیں، اپنے کمرے میں جہاں آپ سوتے ہیں سامنے کی دیوار پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طغریٰ لگالیں اور صبح کو بستر چھوڑنے سے پہلے اس طغرے کو دیکھ کر کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔

ان دونوں تعویذوں کو موم جامہ کرکے اپنے گلے میں ڈالیں۔

یہ نقش کالے کپڑے میں پیک ہوگا۔

۷۸۶

کشتگان	خنجر	تسلیم را	ہرزمان
خنجر	تسلیم را	ہرزمان	ازغیب
تسلیم را	ہرزمان	ازغیب	جان
ہرزمان	ازغیب	جان	دیگراست

یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کریں۔

۷۸۶

۱۰۵	۱۱۸	۱۱۵	۱۱۲
۱۱۶	۱۱۱	۱۰۶	۱۱۷
۱۱۰	۱۱۳	۱۲۰	۱۰۷
۱۱۹	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۴

ان نقوش کی برکتوں سے آپ صحت یاب بھی ہوجائیں گے اور آپ کے راستے کی تمام رکاوٹیں انشاء اللہ ختم ہوجائیں گی، اگر چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کا معمول رکھیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور زندگی کا ہر دکھ سکھ میں تبدیل ہوجائے گا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو تندرستی عطا کرے اور تمام ناکامیوں سے نجات دے۔

اولاد سے محرومی

سوال از: محمد جمال الدین رفاقتی ———— ہبلی

عرض حال یہ ہے کہ میں محمد جمال الدین رفاقتی ولد محمد ضمیر الدین مرحوم والدہ بانو بی بی اور ہماری بیوی کا نام زیب النساء بنت زیتون بی بی۔

ہماری شادی کے ۲۵ سال ہوگئے ہیں لیکن اب تک اولاد کی دولت سے محروم ہوں، ڈاکٹر، حکیم، جنگلی دواسب کچھ کیا اور بیوی کو دوبار ڈاکٹری علاج بھی کرایا لیکن میں اپنا ڈاکٹر سے چیک کرا کر رپورٹ میں کیڑے کی کمی بتائی گئی ہے جب کہ میں بھی حکیم صاحب کی بہت دوا کھا چکا ہوں لیکن اولاد سے محروم ہوں۔

حضرت صاحب سے گزارش ہے کہ میں آج دس سال سے ماہنامہ طلسماتی دنیا اور خصوصی نمبرات، حاضرات نمبر، امراض جسمانی نمبر، خاص نمبر، صنم خانہ عملیات نمبر، حاضرات نمبر جو سو سے زیادہ کتابیں میرے پاس ہیں، زیادہ پڑھا ہوں اور تعویذات بھی اور چراغ روشن کرنا، جھاڑ پھونک بھی کرتا ہوں، لیکن حضرت سے گزارش ہے کہ تعویذات اور جھاڑ پھونک میں تاثیر اور کامیابی نہیں ملتی ہے اور میں خود بھی کافی پریشان رہتا ہوں اور طرح طرح کے مرض میں پڑا رہتا ہوں اور میں خود ہر وقت اور میری بیوی بھی ڈاکٹری علاج سے پریشان رہتے ہیں۔

لہٰذا حضرت مولانا صاحب سے بہت ہی ادب واحترام سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرت آپ مجھے تعویذات اور عمل کی دنیا میں آپ اپنا شاگرد بنا لیجئے مجھ کو تاکہ میں آپ کا شکر گزار بنا رہوں اور حضرت سے گزارش ہے کہ میرے ساتھ کوئی آسیب یا پھر سحر کا معاملہ ہے تو نگاہ کرم فرمائیں اور میں اور میری بیوی میں ہر وقت جھگڑا ہوتے رہتا ہے۔

ضروری عرض یہ ہے کہ ہماری شادی سے پہلے سسرال والے شیخ سدو کی نیاز، فاتحہ دیتے تھے لیکن ہماری شادی کے بعد ہم نے سب بند کروا دیا اور محلہ میں مسجد بنوائی اور سب لوگوں کو روزہ نماز شروع کروا دیا۔

حضرت قبلہ سے گزارش ہے کہ آپ ہماری رہنمائی فرمائیں میں ایک بہت ہی غریب انسان ہوں، بہت ہی پریشان رہتا ہوں میں ایک مجبور آدمی ہوں جب میں آپ کی بہت ساری کتابیں پڑھتا ہوں تو بہت خوش ہوتا ہوں۔ حضرت سے گزارش ہے میں اس خط کا جواب اور رہنمائی کا انتظار کروں گا۔

جواب

عورت کے بچہ نہ ہونے کی ۲۲ وجوہات ہوتی ہیں اور سب سے بڑی وجہ عورت کا بانجھ پن ہوتا ہے، لیکن روحانی علاج کرنے سے بچہ پیدا ہوجاتا ہے، البتہ اگر مرد میں کمی ہو اور اس کے مادۂ منویہ میں جرثوموں کی کمی ہو تو حمل ٹھہرنے میں مشکل ہوتی ہے لیکن ناممکن پھر بھی نہیں ہوتا اگر مرد باقاعدگی کے ساتھ کسی طبیب سے اپنا علاج کرائے تو مادۂ منویہ میں کثافت پیدا ہوجاتے ہیں اور عورت کے رحم میں حمل قرار پاجاتا ہے۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آپ نے اپنا علاج سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ نہیں کیا ہے، اولاد کی خواہش ابھی بھی پوری ہوسکتی ہے، آپ کسی مستند حکیم سے رابطہ کریں اور ان کے دیئے ہوئے علاج کو پابندی کے ساتھ کریں اور خالق کائنات کی قدرتوں پر مکمل بھروسہ رکھیں۔

طبی علاج کے ساتھ یہ روحانی طریقہ بھی ایک بار کریں، ایک انار لائیں اور اس کے چار ٹکڑے اس طرح چاقو سے کریں کہ ٹکڑے ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، پھر ایک پاؤ بھنے ہوئے چنے لا کر ان کو اپنے سامنے رکھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کریں، ہر مبین پر رک کر انار پر دم کردیں اور سورۂ یٰسین پھر شروع سے پڑھتے رہیں، پہلی بار پہلی مبین تک پڑھیں اور انار پر دم کردیں، دوسرے بار دوسرے مبین تک پڑھیں اور انار پر دم کردیں، تیسری بار شروع سے پڑھیں اور تیسرے مبین تک پڑھیں اور انار پر دم کردیں۔ اسی طرح ساتوں مبین تک پڑھ کر انار پر دم کردیں، آٹھویں بار سورۂ یٰسین سے شروع آخر تک پڑھیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر انار پر دم کردیں۔ اسی رات بیوی کے ساتھ مباشرت کریں، مباشرت کے بعد دونوں میاں بیوی انار کا ایک ایک ٹکڑا کھالیں، اگلے دن غسل

جنابت کے بعد دونوں میاں بیوی ایک ایک ٹکڑا پھر کھالیں اور چنے کمسن بچوں میں تقسیم کردیں، انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے تین ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

تعویذ اور روحانی عملیات کرنے سے پہلے کسی معتبر عامل سے اجازت لینی ضروری ہے۔ یاد رکھیں کہ کتابیں پڑھنے سے کوئی عالم نہیں بنتا، عالم تب ہی بنتا ہے کہ طالب علم بن کر کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا ہو، کوئی بھی لائن ہو اس لائن پر چلنے سے پہلے اس لائن کے ماہرین کے سامنے سر جھکانا ازبسکہ ضروری ہے، پھر استاد کی اجازت ہی سے روحانی سفر تہہ کرنا چاہئے۔

ہمارے یہاں شاگرد بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا نام والدین کا نام، پہچان پتر، اپنا مکمل پتہ، فون نمبر، چار فوٹو اور ہاشمی روحانی مرکز کے نام ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ بھجوائیں، اس کے بعد آپ کی انٹری شاگردوں کے رجسٹر میں ہوگی اور آپ کی رہنمائی کی جائے گی۔ لاریب آپ بندشوں کا شکار ہیں اور اسی لئے آپ کی زندگی میں بہت سی الجھنیں اور بہت سی مشکلیں آپ کے ساتھ قدم بہ قدم چل رہی ہیں، ان سب سے نجات پانے کے لئے روزانہ گھر میں سورۂ بقرہ، سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل کی تلاوت کیا کریں۔

بیوی سے محبت کرنا اور اس کے نخرے برداشت کرنا سنت رسولؐ ہے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نظروں میں آپ لائق احترام بنیں تو آپ کو اپنی بیوی سے محبت کرنی چاہئے اور اس کی خطاؤں کو درگزر کرنا چاہئے۔ عورت کمزور ہوتی ہے، سہارے کی محتاج ہوتی ہے، عورت میں عقل کی بھی کمی ہوتی ہے اس لئے اس سے بار بار غلطیاں سرزد ہوتی ہے مرد کو صبر وضبط کرتے ہوئے زندگی کے ازدواجی نشیب وفراز کو جھیلنا چاہئے اور بیوی کی شکایتیں دوسروں سے نہیں کرنی چاہئیں۔ اچھی عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنی شوہر کے لئے باعث تسکین بنے اور اچھے مرد کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کی نادانیوں کو نظر انداز کرے، اچھی بیوی کے ساتھ زندگی گزارنا کمال نہیں ہے، بری عورت کے ساتھ نباہ کرنا کمال ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا مؤثر ذریعہ ہے۔ اللہ آپ کو صبر وضبط دے اور ازدواجی زندگی کی راہوں میں بردباری اور استقامت عطا کرے۔

مختلف سوال

سوال از: عبدالمجید مجددی ــــــــــ بھوپال

میرا نام عبدالمجید ہے، میرے نام کے کل عدد کتنے ہیں، مجید کے کتنے عدد ہیں اور عبدالمجید کے کل کتنے عدد ہیں، میرے نام کا ستارہ کیا ہے، نام کا موکل کیا ہے، میرے نام کا اسم اعظم کیا ہے۔ براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب شائع کریں، نوازش وکرم ہوگا۔

جواب

آپ کے نام کے کل اعداد ۱۶۴ ہیں، مجید کے اعداد ۵۶ اور عبد کے اعداد ۷۶ ہیں۔ جب عبدالمجید ملا کر لکھیں گے تو اس میں الف لام کے ۳۱ اعداد بھی شامل ہوں گے، اس طرح مجموعی نام کے اعداد ۱۶۴ بنیں گے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے اور مرکب عدد ۱۱ ہے۔

آپ کا اسم اعظم ''یاواسع'' ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد اگر آپ ''یاواسع'' ۱۳۷ مرتبہ پڑھیں گے تو انشاء اللہ آہستہ آہستہ آپ کی زندگی میں سنہرے انقلاب آئیں گے اور آپ سکون اور راحت سے سرفراز ہوں گے۔ انسان کی تقدیر کا ستارہ اس کی تاریخ پیدائش یا وقت پیدائش سے نکالا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تاریخ پیدائش کا ذکر نہیں کیا ہے اس لئے صحیح طور پر آپ کے ستارے کی نشاندہی کرنا مشکل ہے۔ قیاسی طور پر آپ کا ستارہ مریخ ہے، یہ ستارہ اگرچہ بہت طاقتور ستارہ ہے لیکن یہ ستارہ اپنے حامل کی زندگی میں بار بار طرح طرح کے بھونچال پیدا کرتا ہے لیکن اس کی پکڑ بہت مضبوط ہوتی ہے، یہ اگر برج حمل سے وابستہ ہو تو زندگی کو قوی تر بناتا ہے اور اپنے متعلق شخص کو ناقابل تسخیر قوت عطا کرتا ہے اور جب یہ ستارہ برج عقرب سے وابستہ ہوتا ہے تو اپنے متعلق کی زندگی میں برے انقلابات پیدا کرتا ہے اور مشکلوں اور الجھنوں سے دوچار کرتا ہے، اگر متعلقہ شخص وقتاً فوقتاً گوشت کی بوٹیاں دریا میں بطور صدقہ ڈالتا ہے تو زندگی میں ایک طرح کا سکون برقرار رہتا ہے اور ستارے کی نحوستیں ختم ہوجاتی ہیں۔ آپ کے نام کا موکل اودائیل ہے۔ اگر آپ روزانہ ۱۶۴ مرتبہ اس کا ورد کریں تو یہ موکل غائبانہ آپ کی مدد کرتا رہے گا، لیکن یہ بات یاد رکھیں موکلین حقیقی ہوں یا قیاسی اللہ کے حکم اور اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے۔ اس لئے اپنے رب کو راضی رکھنا ہر حال

میں ضروری ہے۔

آپ کو اپنی تاریخ پیدائش بھی لکھنی چاہئے۔ تاریخ پیدائش کے پردہ میں انسان کی اصلیت چھپی ہوتی ہے، پیدائش ہی انسان کی زندگی کے اچھے برے حالات کی آئینہ دار ہوتی ہے، تاریخ پیدائش ہی انسان کی کتاب تقدیر کی تمہید ہے جو انسان اس فلسفے کو سمجھ لیتا ہے وہ از راہ تدبیر ان طوفانوں سے خود کو بچا لیتا ہے جو تقدیر کی وجہ سے انسان کی زندگی میں سر اُبھارتے ہیں۔

کشف والہام کے لئے

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــ بھوپال

یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ کے فوائد وفضائل کیا ہیں، اسکے ورد کرنے سے کیا کشف حاصل ہوتا ہے، برائے کرم وضاحت کے ساتھ طلسماتی دنیا میں جواب سے نوازیں، نوازش ہوگی۔

جواب

یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْب ان کے مجموعی اعداد کے برابر روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں، ان کا باطن آئینے کی طرح صاف وشفاف ہو جاتا ہے اور انہیں کشف والہام کی دولت عطا ہوتی ہے، ہر مومن، بشرطیکہ وہ مومن ہو، پیدائشی مسلمان نہ ہو اس کی نظر بہت گہری ہوتی ہے اور منجانب اللہ اس کو فراست وحکمت کی دولتیں میسر ہوتی ہیں۔ جب کوئی مسلمان اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ گناہوں اور خطاؤں سے خود کو محفوظ رکھتا ہے تو اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے اور اس کے اندر ایسی خفیہ صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اس کو دور اندیش بنا دیتی ہیں اور خدا کی مدد سے اس کے باطنی جوہر کھلنے اور مچلنے لگتے ہیں جو اس کو تدبر اور تفکر کی معراج عطا ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ حدیث رسولؐ میں فرمایا گیا ہے۔ اِتَّقُوْا بِفِرَاسَتِ الْمومنْ فانه ینظر بنور اللّٰه. مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

ہمارے تمام اولیاء اور اکابرین دولت فراست سے بہرہ ور تھے اور اسی لئے وہ دور سے ہی ہر چیز کا ادارک کرلیا کرتے تھے، یہ ان کا باطنی کمال تھا اور باطنی کمالات تقوے اور پرہیزگاری کے بغیر کسی کو نصیب نہیں ہوتے۔ صغائر وکبائر سے مکمل اجتناب کے ساتھ ساتھ اگر مذکورہ وظیفہ کو ان کے اعداد کے مطابق پابندی کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنائیں تو انشاء اللہ باطن میں ایک نور پیدا ہوگا اور کشف والہام دل کے منور ہونے کے بعد موسلا دھار بارش کی طرح برسیں گے اور انسان ان کمالات سے بہرہ ور ہوگا جو مومن کی شان ہوتے ہیں اور جن کی موجودگی اللہ کی رضا کی سند عطا ہونے کا سبب بنتی ہے۔

مذکورہ اسماء الٰہی کے مجموعی اعداد ۲۱۵۲ بنتے ہیں چالیس دن تک روزانہ ۲۱۵۲ مرتبہ ان اسماء الٰہی کا ورد کریں۔ ۴۰ دن کے بعد صرف دو سو مرتبہ روزانہ پڑھ لینا چاہئے، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ مخفی علوم کی دولت سے سرفراز ہوگا کہ جسے کہتے ہیں کشف اور الہام، اس کی بارشیں قلب پر ہونے لگیں گی، لیکن اس وظیفہ کا ورد کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے خود کو بچانا ضروری ہے اور خاص طور پر ان گناہوں سے خود کو محفوظ رکھنا چاہئے جو زبان سے متعلق ہوتے ہیں، جیسے غیبت، جھوٹ، الزام تراشی، بہتان اور تہمت وغیرہ۔ زبان کے گناہ باطن میں میل پیدا کرتے ہیں اور اس میل سے روح کی لطافت مجروح ہو جاتی ہے۔

مٹی اور کپڑا سونگھنے کا عمل

سوال از: مولوی علی احمد مفتاحی ـــــ قاسم پورہ (دھوبیا اِلی، مئو)

سلام مسنون اور آداب مقرون کے بعد خدمت عالیہ میں عرض یہ ہے کہ احقر آپ کا شاگرد ہے۔ میرائی نمبر 323/06 ہے۔ ایک سوال پیش خدمت ہے اس سے پہلے بھی دوبارہ یہ سوال پوچھ چکا ہوں، ایک بار زبانی طور پر اور ایک بار بذریعہ خط لیکن ابھی تک جواب سے محروم ہوں، امید ہے کہ چند سطروں میں ہی سہی جواب عنایت فرمائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ مریض کا ناخن دیکھنے، پہنا ہوا کپڑا سونگھنے، گھر کی مٹی سونگھنے، تعویذ سونگھنے پر جو موکل کان میں معلومات فراہم کرتا ہے اس کو تابع کرنے کا کیا طریقہ ہے اور کیا پرہیز ہے؟ نیز اجازت بھی مرحمت فرمائیں۔

۲۴ ستمبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات عرفہ کے دن نقش مخمس کی زکوۃ مکمل ہو جائیگی، گویا شاگردی والا کتابچہ مکمل ہو جائے گا تو کیا اب مجھے خدمت خلق بذریعہ روحانی علاج کی اجازت ہے؟

کیا مندرجہ بالا موکل مریض کا فوٹو دیکھنے اور مریض اور اس کی

ماں کے نام سے بھی معلومات فراہم کرتا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کا سایۂ عاطفت ہمارے اوپر صحت وعافیت کے ساتھ باقی رکھے، آمین۔

جواب

"یاسلام" کی زکوٰۃ اکر ادا کریں، زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے اس اسم الٰہی کی زکوٰۃ اصغر الصغائر، پھر زکوٰۃ اصغر، پھر زکوٰۃ صغیر ادا کریں، اس کے بعد زکوٰۃ کبیر، پھر اس کے بعد زکوٰۃ اکبر، پھر زکوٰۃ اکبرالکبائر ادا کریں، جب آپ ان زکوتوں سے فارغ ہوجائیں تو "یاسلام" کے مؤکل کو تابع کرنے کے لئے روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ "یاسلام" پڑھیں۔ چالیس راتوں میں سوالاکھ کی تعداد پوری ہوگی، اس دوران پرہیز جمالی اور جلالی دونوں جاری رکھیں، جگہ اور وقت شروع سے آخر تک ایک ہی رکھیں اس میں تبدیلی نہ کریں۔

پرہیز جمالی اور جلالی یہ ہیں۔

ہر طرح کا گوشت، انڈا، مچھلی، کچی پیاز، لہسن، مباشرت، دہی، مٹھائی، میوہ۔ سرسوں اور تلوں کا تیل استعمال کرسکتے ہیں، ہر وقت باوضو رہیں، ہر وقت پاک لباس میں رہیں، جھوٹ، غیبت اور الزام تراشی سے کلیتاً محفوظ رہیں، اپنی آنکھوں کی مکمل حفاظت کریں، یہ پرہیز جمالی کی تفصیل ہے، پرہیز جلالی کی تفصیل یہ ہے۔

مولی، ہینگ، عنبر، چھوارہ تمام خشک میوے سے مکمل پرہیز کریں، حقہ، بیڑی سگریٹ، تمباکو خوری بھی نہ کریں، کسی بھی تیل کا استعمال نہ کریں، صرف تلوں کا تیل استعمال کرسکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ تیل کسی نمازی تیلی کے ہاتھوں سے نکلا ہوا ہو۔ غسل روزانہ کریں، دوران چلہ عمل کے دوران بغیر سلا ہوا کپڑا پہنیں احرام کی طرح، دوران چلہ حجامت نہ بنوائیں، ناخن نہ کٹوائیں، کوشش اس بات کی کریں کہ روٹی خود پکائیں، چولہا جلاتے وقت صرف نیم یا کیکر کی لکڑی کا استعمال کریں، گیس کے چولہے کا استعمال کرسکتے ہیں، کھانا پکانے کی مشقت میں کسی اور سے مدد نہ لیں، خاص طور پر کسی عورت کی مدد نہ لیں۔ دوران عمل اگر وضو ٹوٹ جائے تو حصار سے باہر نہ نکلیں، حصار کے اندر مٹی کا بڑا ڈھیلا جو آدمی اینٹ کے برابر ہو رکھ لیں، اگر وضو ٹوٹ جائے تو تیمم کرلیں۔ جس ستارے کے اوقات میں عمل کی شروعات ہو اس ستارے کی بخورات حصار کے اندر جلالیں، بخور صرف عمل کے شروع میں جلانی ہے۔ عمل کے شروع میں دیکھ لیں کہ کونسے ستارے کی ساعت ہے۔

بخورات کی تفصیل یہ ہے۔

شمس: عود، صندل سرخ، زعفران، گل نار، پھلوں، مشک۔

قمر: لوبان، کافور، صندل سفید، عود۔

مریخ: سندروس، رائی، دار چینی، سرخ مرچ، افیون، رال۔

عطارد: مصطگی، گوگل، چنبیلی کی جڑ، سرخ صندل، چھلکا بادام۔

مشتری: حب الغار، صندل سرخ، عود، عنبر، سمندر کا جھاگ (سوکھا ہوا)

زہرہ: چنبیلی کے پھول سوکھے ہوئے گلاب کی پتیاں سوکھی ہوئی، خشک، عود، رائی، سیاہ، رال، کالی مرچ، کلونجی، تیزپات۔

جس ستارے کی ساعت میں عمل شروع کریں، اس ستارے سے متعلق خوشبو کپڑوں میں لگالیں۔

خوشبو کی تفصیل یہ ہے۔

شمس: عطرِ مشک

مریخ: تمام تر خوشبوئیں

مشتری: عطرِ چنبیلی

زحل: عطرِ خس

قمر: کیوڑہ، عطرِ سنترہ

عطارد: عطرِ مجموعہ

چلے کے دوران۔ رجال الغیب کا خیال رکھیں، دوران پڑھائی رجال الغیب آپ کے روبرو نہیں ہونے چاہئیں کیوں کہ رجال الغیب اگر آپ کے سامنے ہوئے تو رجعت کا خطرہ رہے گا اور عمل ناکام ہوجائے گا۔

چالیس راتوں کا چلہ ہونے کے بعد روزانہ چار سو مرتبہ "سورۂ الم نشرح" پڑھا کریں، لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد سورۂ الم نشرح ۷ مرتبہ اور "یاسلام" نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ مؤکل آپ کے کانوں میں جواب دینے کی ذمہ داری نبھائیں گے۔ مٹی اور کپڑا سونگھتے وقت دھیان دیں مؤکل کا تصور رکھیں۔ "یاسلام" کے مؤکل کا نام "یاحموا کیل" ہے۔

روزانہ دوران چلہ ۲۱ مرتبہ "یاحموا کیل" پڑھ کر پھر "یاسلام" ۳۱۲۵

مرتبہ پڑھا کریں، کپڑا یا مٹی سونگھتے وقت صرف ایک بار یہ پڑھیں، یـا حمـوا کیـل بـحق یاسلام. انشاءاللہ کان میں آواز آئے گی۔ مکان یا کپڑے پر کس طرح کے اثرات ہیں، ورنہ ذہن میں ایک بات جم جائے گی اور شرح صدر ہوگا۔ انشاءاللہ جواب موصول ہونے میں کبھی خطا نہیں ہوگی۔ ''یاسلام'' کی زکوٰۃ اس طرح ادا ہوگی۔

پہلا چلہ ــــ ۴۰ دن تک ــــ یاسلام ــــ روزانہ ۳۳ دن پڑھیں ــــ زکوٰۃ اصغر الصغائر۔

دوسرا چلہ ــــ ۴۰ دن تک ــــ یاسلام ــــ روزانہ ۶۶ مرتبہ پڑھیں ــــ زکوٰۃ صغائر۔

تیسرا چلہ ــــ ۴۰ دن تک ــــ یاسلام ــــ روزانہ ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں ــــ زکوٰۃ صغیر ادا ہوگی۔

چوتھا چلہ ــــ ۴۰ دن تک ــــ یاسلام ــــ روزانہ ۵۲۴ مرتبہ پڑھیں ــــ زکوٰۃ کبیر ادا ہوگی۔ پانچواں چلہ ــــ ۴۰ دن تک ــــ یاسلام ــــ روزانہ ۲۰۲۴ مرتبہ پڑھیں ــــ زکوٰۃ اکبر ادا ہوگی۔ چھٹا چلہ ــــ ۴۰ دن تک ــــ یاسلام ــــ روزانہ ۸۳۸۴ مرتبہ پڑھیں ــــ زکوٰۃ کبائر ادا ہوگی۔ ساتواں چلہ ــــ ۴۰ دن تک ــــ یاسلام ــــ روزانہ ۳۳۵۳۶ مرتبہ پڑھیں، زکوٰۃ اکبرِ کبائر ادا ہوگی۔

تمام چلوں کے دوران زبان سے متعلق جتنے گناہ ہوں ان کو بالکل ترک کردیں اور ''یاسلام'' اکبر کبائر زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ''یاسلام'' کے مؤکل حمواکیل کو تابع کرنے کے لئے ایک چلہ شروع کریں اور روزانہ گیارہ مرتبہ درود شریف، پھر گیارہ مرتبہ یاحمواکیل پڑھنے کے بعد ۳۱۲۵ مرتبہ ''یاسلام'' پڑھیں۔ انشاءاللہ مؤکل تابع ہوجائے گا۔ تقدیر اگر ساتھ دے تو وہ روبرو حاضر ہوکر اطاعت کرے گا ورنہ آپ کے کان میں ہر بات کا جواب دے گا۔ اس کے بعد سورۂ الم نشرح کی زکوٰۃ ادا کریں، ان دونوں کی چلہ کشی کے بعد آپ کو شرح صدر کی دولت حاصل ہوگی اور ذہن میں کشف والہام کے ذریعہ نشاندہی ہوگی اور آپ ہمیشہ مریضوں کے سامنے سرخرو رہیں گے۔ دعا ہے کہ رب العالمین آپ کی محنت کو ٹھکانے لگائیں اور آپ کو اپنے مقصد میں بھرپور کامیابی عطا کرے اور آپ خدمت خلق کی ذمہ داریاں ادا کرتے رہیں۔

رجال الغیب کا نقشہ دیا جارہا ہے۔ دوران چلہ اس کو پیش نظر رکھیں۔ نقشہ یہ ہے۔

مذکورہ بالا قمری تاریخوں میں رجال الغیب ان سمتوں میں رہتے ہیں، عمل شروع کرتے وقت روزانہ دیکھ لیا کریں کہ رجال الغیب آج کس سمت میں ہے، یہ بات یاد رکھیں مغرب کے وقت قمری تاریخ بدل جاتی ہے۔

عمل شروع کرنے سے پہلے رجال الغیب سے متعلق عزیمت ایک بار پڑھ لیا کریں۔

عزیمت یہ ہے۔

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رِجَالُ الْغَیْب. السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَیُّھَا الْاَرْوَاحُ الْمُقَدَّسَۃُ اَغِیْثُوْنِیْ بِقُوَّۃِ اُنْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَۃِ اَجِیْبُوْنِیْ بِدَعْوَۃِ یَا نُقَبَاءِ یَا نَجَاءِ یَا رُقَبَاءِ یَا بَدْلَاءِ یَا اَوْتَادِ الْاَرْضِ اَوْتَادُ اَرْبَعَۃُ یَا اِمَا کَانُ یَا قَطْبُ یَا فَرْدَ یَا اَمْنَاہُ اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَۃِ وَاُنْظُرْنِیْ بِنَظْرَۃِ وَارْحَمُوْنِیْ وَحَصِّلُوْا مُرَادِیْ وَمَقْصُوْدِیْ وَقُوْمُوْا عَلٰی قَضَاءِ الْحَوَاجِیْ عِنْدَنَا نَبِیِّنَا محمد صلیّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اللہ تعالیٰ فِی الدنیا وَالْاٰخِرَۃِ.

ہماری مرتب کردہ تحفۃ العالمین کا مطالعہ کریں اور آہستہ آہستہ خدمت خلق شروع کریں۔ تحفۃ العالمین کے مطالعہ کرنے سے آپ کو نقش بنانے آجائیں گے اور آپ عزیمتوں سے بھی روشناس ہوجائیں گے۔ عزیمتیں اس لائن کی کڑیاں ہیں ان کو سمجھنا اور صحیح موقعوں پر ان کا صحیح

استعمال کرنا ہر عامل کے لئے ضروری ہے۔

بکس میں پیسے

سوال از: ولی ــــــــــــ گجرات

ایک دو بہت کے گھر میں لوبان کی خوشبو آتی تھی، پھر ایک دن گھر والوں نے دیکھا کہ گھر میں ایک بڑا بکس ہے جس پر بیٹھتے بھی ہیں اور کبھی اس میں سامان بھی رکھتے ہیں وہ بکس پورا پیسوں سے بھرا ہوا ہے، ایسا کئی جگہ ہوتا ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ ان پیسوں کو کرنا چاہئے جن ہمیں کیا میسر دینا چاہتے ہیں، اس کا جواب روحانی ڈاک میں دیں۔

جواب

لوبان کی خوشبو کا آنا اس بات کی علامت ہے کہ گھر میں نیک جنات ہیں اور وہ خوشبو کے ذریعہ یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب مکان سے خوش ہیں، خوشی کی وجہ سے عبادت الٰہی بھی ہوسکتی ہے اور اللہ کے بندوں کی خدمت بھی۔ ویسے عام طور پر جنات خدمت خلق سے متاثر ہوتے ہیں اور خدمت خلق کرنے والوں کی غائبانہ مدد بھی کرتے ہیں، بکس میں جو پیسے آتے ہیں ان کو غریب لوگوں میں تقسیم کرنا چاہئے، اگر اس کا ۳۳ فیصد اپنے اوپر بھی خرچ کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن سارے پیسے اپنی ہی ذات پر خرچ کرنا مناسب نہیں ہے۔

اپنے دوست سے تاکید کردیں کہ جنات کے ذریعہ آئی ہوئی رقم تقسیم کردینے میں فائدہ ہے لیکن اس کا چرچا زیادہ نہیں کرنا چاہئے، اگر چرچا نہیں کرے گا تو آئندہ بھی مدد ہوگی۔ اگر اس بات کا چرچا کریں گے تو پھر مدد آنی بند ہوجائے گی اور کوئی نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم

معاشی پریشانیوں کا ہجوم

سوال از: نعیم الدین ــــــــــــ رائچور

میں آج کل ذہنی طور پر بہت پریشان ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میری اقتصادی حالات بہت برے ہیں اگر میں یہ کہوں کہ میں پیسے پیسے سے محتاج ہوں تو غلط نہیں ہوگا۔ اب تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میری زندگی میں سکون اور راحت کا دور کبھی نہیں آئے گا۔ میں روزگار کے لئے جہاں بھی جاتا ہوں وہیں مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، گھر والے بھی مجھ سے بیزار سے دکھائی دیتے ہیں، بیوی بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتی، میرے دو بچے ہیں، ایک لڑکا اور ایک لڑکی، ان دونوں کی ضروریات بھی میں پوری نہیں کرپاتا، میرے والد تو وفات پاچکے ہیں، والدہ ساتھ رہتی ہیں، وہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ میں وقت پر ان کا علاج بھی نہیں کرپاتا، کبھی کبھی من یہ چاہتا ہے کہ خودکشی کرلوں اور ان مصائب سے اسی طرح نجات حاصل کرلوں، لیکن سچ یہ ہے کہ خودکشی کرنے کا بھی حوصلہ نہیں ہے، آپ میرے لئے دعا کریں اور کوئی راستہ بتائیں، کوئی ایسا روحانی فارمولہ دیں جس کی بہ دولت مجھے دست غیب حاصل ہوجائے۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر افسوس ہوا، آپ کے جو حالات ہیں وہ واقعتا تکلیف دہ ہیں لیکن ایک مسلمان جب خودکشی کی باتیں کرتا ہے تو دکھ ہوتا ہے۔ حالات کتنے بھی ابتر ہوں انسان کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے اور ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہئے اور یہ یقین بھی رکھنا چاہئے کہ خدا کے گھر دیر تو ہوسکتی ہے لیکن اندھیر ہرگز نہیں ہوسکتی۔ دوران جدوجہد یہ غور وفکر بھی کرتے رہنا چاہئے کہ آخر ہم سے ایسی کونسی غلطی سرزد ہوگئی ہے، جس کی وجہ سے اللہ کی رحمتیں ہم سے روٹھ گئی ہیں اگر اس طرح کی دعائیں بھی کرتے رہیں کہ اللہ جو گناہ ہمیں یاد نہیں ان کو بھی معاف کردے اور جو خطائیں ہم کرکے بھول گئے ہیں اپنے فضل وکرم سے تو ان کو بھی معاف کردے اور ہمارا ڈانواڈول سفینہ ساحل مراد تک پہنچادے، یقین کریں کہ جس دن رحمت خداوندی کو جوش آگیا اسی دن آپ کی کشتی پار ہوجائے گی اور آپ خود کفیل ہوکر اپنے گھر والوں کی نظروں میں سرخرو ہوجائیں گے۔ ہم بھی دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو تمام مصائب ومسائل سے حتمی طور پر نجات عطا کرے آمین۔

روحانی ڈاک کے کالم میں شریک ہونے کے لئے خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں اور جواب کا انتظار کریں۔
منیجر

سورۂ بقرہ کے خادم جن حَصُطِیُش کو بلانے کا عمل

سورۂ بقرہ کے خادم جن حِصُطِیش کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں، عمل کرنے سے تین دن پہلے روزانہ عصر کے بعد دھونی دے دیا کریں، نوچندی جمعرات سے اس عمل کی شروعات کریں۔ پہلے دن عشاء کی نماز کے بعد دو نفل بہ نیت توبہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اپنے اوپر خشیت طاری کرکے اللہ سے اپنے تمام گناہوں اور خطاؤں کی معافی طلب کریں۔

اس کے فوراً بعد پھر دو رکعت نماز نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھیں، اس کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام اہل بیت کو پہنچادیں۔ اس کے بعد اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ اپنے مقصد میں کامیابی عطا کرے۔ عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۷ مرتبہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں، اول و آخر درود شریف پڑھ لیں اور عمل کے ختم پر تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں۔

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اقسمت علیکم یا حصطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورئہ بقرہ بحق کٓھٰیٰعٓصٓ وبحق حٰمٓعٓسٓقٓ وبحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یا بدوح یابدوح یابدوح.

اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن کریں اور اس دوران پرہیز جلالی کریں، ۴۰ ویں دن انشاء اللہ سورۂ بقرہ کا خادم جن حاضر ہوگا، وہ آتے ہی سلام کرے گا، آپ جواب دیں، پھر وہ عامل سے عہد و پیمان کرے گا، اس سے پوچھیں کہ جب میں تمہیں بلانا چاہوں تو اس کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ وہ جواب میں کچھ عرض کرے گا اس کو ذہن نشین کرلیں۔

خادم جن کے طابع ہونے کے بعد سورۂ بقرہ روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا عامل کے لئے ضروری ہوگا۔ اگر ناغہ ہوگئی تو عمل کی تاثیر ختم ہوجائے گی۔ سورۂ بقرہ کی خادم جن سے غلط قسم کے سوالات نہیں کرنے چاہئیں، اگر یہ ناراض ہوجاتا ہے تو پھر عامل کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ جائز امور میں یہ خادم بڑے سے بڑے کام انجام دے گا اور دور دراز شہروں کی صحیح خبریں لاکر دے گا۔

☆☆☆☆☆

آخری قسط

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

دنیا بھر کی سعادتیں حاصل کرنے کے لئے

دنیا بھر کی سعادتیں حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر فریم میں چسپاں کر کے گھر کی مغربی دیوار پر لگادیں، اس کے بعد قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ گھر کی نحوستیں ختم ہوں گی، مصائب ومسائل سے نجات ملے گی اور گھر کے سبھی افراد ناگہانی اور تکلیف دہ امراض سے محفوظ ہوجائیں گے جو بیمار ہوں گے انہیں شفانصیب ہوگی۔ اس نقش کا لکھنے والا پنج وقتہ نمازی ہواور گناہ کبیرہ سے محفوظ ہو۔
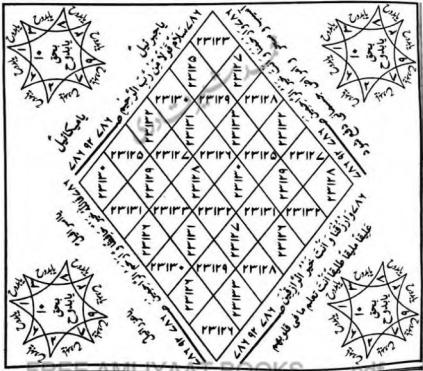
اشکالِ سبعہ کا نقش

اشکالِ سبعہ کا نقش انسان کی ہر مراد پوری کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے ہر طرح کے مسائل سے نجات ملتی ہے۔ عزت وتوقیر حاصل ہوتی ہے اور انسان کو وہ سب کچھ عطا ہو جاتا ہے جس کی وہ ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے جمعرات کے دن اپنے سیدھے بازو پر باندھیں یا اپنے گلے میں ڈالیں یا ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گھر میں لٹکا دیں۔ اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں بھی کر سکتے ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

	ق	ھ	اااا	ᴎ	م	ااا	
ااا		ق	ھ	اااا	ᴎ	م	ااا
م	ااا		ق	ھ	اااا	ᴎ	م
ᴎ	م	ااا		ق	ھ	اااا	ᴎ
اااا	ᴎ	م	ااا		ق	ھ	اااا
ھ	اااا	ᴎ	م	ااا		ق	ھ
ق	ھ	اااا	ᴎ	م	ااا		ق
	ق	ھ	اااا	ᴎ	م	ااا	

ہر مرض سے شفا

مرض کیسا بھی ہو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر مریض کو پلائیں۔ روزانہ ایک پلیٹ عصر اور مغرب کے درمیان پلائیں، لگاتار اکیس دن تک اور یہی نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

اللہ اللہ اللہ ۷۸۶ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ (دونوں جانب)

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

ہیا ہیا ہیا ہیا ہیا ہیا

بانجھ پن کا علاج

اگر کسی عورت کو بانجھ پن کی شکایت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ جب عورت ایام حیض سے فارغ ہو جائے تو اس کے گلے میں یہ نقش

لال کپڑے میں کر کے ڈال دیں اور سات نقش پینے والے اس کو اس طرح پلائیں کہ ایک نقش گلاس میں گھول کر روزانہ اس کا پانی نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد لگا تار سات دن تک پلائیں، انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ پلانے والے تعویذ تین ماہ تک اسی طرح پلاتے رہیں، یعنی ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد ہر ماہ سات دن تک نقش کا پانی دن میں دو بار پلائیں۔ گلے کا نقش وہی رہے گا جو پہلی بار ڈالا گیا تھا، انشاء اللہ تین ماہ کے اندر حمل قرار پائے گا۔ گلے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

پینے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳	۱۰۸	۱۱۵
۱۱۴	۱۱۲	۱۱۰
۱۰۹	۱۱۶	۱۱۱

نرینہ اولاد کے لئے

اگر کسی عورت کے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اور اس کو لڑکے کی خواہش ہو تو ایام حیض کے بعد سات لونگ ثابت لیں، ہر ایک لونگ پر ایک بار سورۂ یٰسین اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھ کر دم کر دیں اور اس لونگ کو خالی کیپسول میں رکھ کر عورت کو کھلائیں۔ لونگ عصر اور مغرب کے درمیان کھلائیں۔ سات لونگیں سات دن تک لگا تار کھلائیں، اس عمل کو حمل ٹھہرنے کے بعد ایک دو ماہ کے اندر اندر بھی کر سکتے ہیں اور ایام حیض کے بعد حمل قرار پانے سے پہلے بھی کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا اور سلامت رہے گا۔

پیغام نکاح

اگر کسی لڑکی کے پیغام نہ آتے ہوں تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالنا چاہئے۔ نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر لینا چاہئے اور لڑکی کو یہ ہدایت کرنی چاہئے کہ وہ نقش گلے میں ڈالنے کے بعد لگا تار سات دن تک سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کرے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۲	۹۹۸۲۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۱۵
۹۹۸۲۸	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۱	۹۹۸۲۶
۹۹۸۱۷	۹۹۸۳۱	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۰
۹۹۸۲۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۱۸	۹۹۸۳۰

ردِّ سحر کے لئے

کسی بھی طرح کے جادو کو کاٹنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے دس عدد لکھے جائیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے، اس کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرلیں اور نو نقش اس طرح مریض کو پلائیں کہ ایک نقش کا پانی تین دن تک مریض کو پلائیں، کسی کانچ کی بوتل میں نقش ڈال لیں اور اس کو تین دن تک اس طرح پلائیں صبح ناشتے کے بعد، شام کو عصر کے بعد۔ رات کو عشاء کے بعد۔ تین دن کے بعد نقش بدل دیں۔ نو نقش اس حساب سے ۲۷ دن تک پلائے جائیں گے۔ انشاء اللہ جادو سے نجات مل جائے گی اور مریض صحت یاب ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲۵۹۴	۲۵۹۷	۱
۲۵۹۶	۲	۷	۲۵۹۵
۳	۲۵۹۹	۲۵۹۲	۶
۲۵۹۳	۵	۴	۲۵۹۸

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شَرِّ مَا خَلَقَ و ذراءَ و بَراءَ
من شرِّ مَا یَنْزِلُ من السَّماءِ ومن شرِّ ما یَعْرُجُ فیْھَا
و مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِق
اِلَّا طَارِقاً یطرُقُ بخَیْر یَارَحْمٰنُ

جادو کو توڑنے والا اکسیری عمل

یہ عمل عجیب وغریب عمل ہے اور جادو کو توڑنے کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں کچی زمین پر کھڑا کیا جائے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سات مرتبہ معوذتین پڑھی جائے معوذتین پڑھ کر کسی پاک لکڑی یا چھڑی پر دم کرلے اور مریض کے سر کی طرف اُس چھڑ یا لکڑی مریض کے بدن سے چھوکر پیروں کی طرف لائیں، پھر اس چھری یا لکڑی سے مریض کے دونوں پیروں کے نیچے کی مٹی کھرچ لیں اور اس مٹی کو آگ میں ڈال دیں اور چھڑی کسی دیار میں پھینک دیں۔ مندرجہ ذیل نقش کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جادو سے نجات مل جائے گی، اس کے بعد معوذتین سات مرتبہ مریض خود پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرتا رہے یا کوئی دوسرا پڑھ کر مریض کے سینے پر دم کرتا رہے۔ عمل آسان ہے لیکن اس کے فوائد اتنے ہیں کہ ان کو بیان کرنا مشکل ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۲۱۶۹ / ۱۳۲۳	۲۱۷۲ / ۱۳۲۷	۱۲۷۵ / ۱۳۳۰	۲۱۶۱ / ۱۳۱۶
۲۱۷۴ / ۱۳۲۹	۲۱۶۲ / ۱۳۱۷	۲۱۶۸ / ۱۳۲۲	۲۱۷۳ / ۱۳۲۸
۲۱۶۳ / ۱۳۱۸	۲۱۷۷ / ۱۳۳۲	۲۱۷۰ / ۱۳۲۵	۲۱۶۷ / ۱۳۲۱
۲۱۷۱ / ۱۳۱۲۶	۲۱۶۶ / ۱۳۲۰	۲۱۶۴ / ۱۳۱۹	۲۱۷۶ / ۱۳۳۱

یا حیُّ حین حیُّ فی دَیمُومۃِ و بقائہ یا حیّ

برائے ادائے قرض

عشاء کی نماز کے بعد "یاوہاب" چودہ سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ شریف پڑھیں، پھر سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں: یاوھاب ھَب لِیْ مِنْ نِّعْمِۃِ الدُّنیا وَالآخرۃ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّاب چند ماہ تک اس عمل کو جاری رکھیں، کتنا بھی قرض ہوگا، انشاء اللہ ادا ہوجائے گا۔

ردِ سحر کے لئے

اگر کوئی شخص سفلی یا جناتی جادو میں مبتلا ہو تو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے، یہ نقش اتوار کے دن گلے میں ڈالیں، اسی دن سے بالترتیب یہ نقش پانی میں گھول کر پیتے رہیں۔ اگر سحر نہ اترے تو اگلے ہفتے اس عمل کو دہرائیں، نقش وہی رہے گا۔

گلے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۶	۱۰۶۰	۱۰۶۳	۱۰۴۹
۱۰۶۲	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۱
۱۰۵۱	۱۰۶۵	۱۰۵۸	۱۰۵۴
۱۰۵۹	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۴

اتوار کے دن یہ نقش پئیں۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

پیر کے دن یہ نقش پئیں۔

۷۸۶

۲۰۷	۲۰۲	۲۰۹
۲۰۸	۲۰۶	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۰	۲۰۵

منگل کے دن یہ نقش پئیں۔

۷۸۶

۱۶۵	۱۶۰	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۴	۱۶۲
۱۶۱	۱۶۸	۱۶۳

بدھ کے دن یہ نقش پئیں۔

۷۸۶

۲۳۷	۲۳۲	۲۳۹
۲۳۸	۲۳۶	۲۳۴
۲۳۳	۲۴۰	۲۳۵

جمعرات کے دن یہ نقش پئیں۔

۷۸۶

۱۳۳	۱۲۷	۱۳۵
۱۳۴	۱۳۲	۱۲۹
۱۲۸	۱۳۶	۱۳۱

جمعہ کے دن یہ نقش پئیں۔

۷۸۶

۲۲۱	۲۱۶	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

سنیچر کے دن یہ نقش پئیں۔

۷۸۶

۱۹۹	۱۹۴	۲۰۱
۲۰۰	۱۹۸	۱۹۶
۱۹۵	۲۰۲	۱۹۷

لوحِ فتح

جو شخص اس لوح کو اپنے پاس رکھے گا وہ جملہ مقاصد میں انشاء اللہ کامیاب رہے گا، اس لوح کو زعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں۔ انشاء اللہ فتوحات ہوں گی، مرادیں بھی پوری ہوں گی اور عزت و مقبولیت بھی نصیب ہوگی۔

۷۸۶

جبرائیل

حمعسق عزرائیل | اسرافیل کھیعص

افتح ابواب فتحك يا مفتح الابواب	۳۱۱۰	۱۲۳۲	نصر من الله وفتح قريب
۱۲۳۱	۱۳۰۳	۱۶۳۰	۳۱۱۱
۱۳۰۴	۱۲۳۴	۳۱۰۸	۱۶۲۹
ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين	۱۶۲۸	۱۳۰۵	انا فتحنا لك فتحا مبينا

میکائیل

و كفىٰ باللّٰه شهيداً محمد رَسول الله

صلى اللّٰه عليه وسلم

گھر کی نحوست

اگر کوئی شخص یہ محسوس کرتا ہو کہ اس گھر میں نحوستیں بکھری ہوئی ہیں اور اس گھر میں خیر و برکت بھی نہیں ہے، رزق کی بھی تنگی ہے اور خیر و برکت میں کمی کے ساتھ اس گھر کے افراد ہر وقت باہمی نااتفاقی کا شکار رہتے ہوں تو ایسے شخص کو یہ نقش لکھ کر اپنے گھر میں چپکا دینا چاہئے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے مذکورہ مشکلات دور ہو جائیں گی۔

نقش یہ ہے۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
ما شاء   اللہ   ماشاء
لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم
و صلی اللّٰہ علی محمد و آلہ و اصحابہ وسلم

نقش اخلاص

سورۂ اخلاص کا نقش ہر مسئلے میں کام آتا ہے اور انسان کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔ لیکن یہ نقش اس وقت زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے جب اس نقش کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ سورۂ اخلاص چالیس مرتبہ پڑھی جائے اور مندرجہ ذیل نقش کو نوے مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر ان کو روز کے روز کسی دریا میں ڈال دیا جائے۔ اس نقش کو لکھنے سے پہلے اپنا حصار کر لیں، حصار کے لئے ایک مرتبہ آیت الکرسی، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل پڑھ لیں اور اپنے اوپر دم کر لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

اولاد کی نافرمانی

اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو تو روزانہ "یاشھیدُ" سو مرتبہ پڑھ کر اپنی اولاد پر دم کر دیا کریں اور "یاشھیدُ" کا نقش بنا کر کالے کپڑے میں پیک کر کے ان کے گلے میں ڈالیں، نیز "یاشھیدُ" کا نقش لگا تار اکیس دن تک پلائیں، انشاء اللہ اولاد فرماں بردار ہو جائے گی۔

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۵	۸۵	۸۷	۷۲
۸۰	۷۹	۷۷	۸۳
۷۶	۸۲	۸۱	۸۰
۸۸	۷۳	۷۴	۸۴

پینے کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۷	۱۰۲	۱۱۰
۱۰۹	۱۰۶	۱۰۴
۱۰۳	۱۱۱	۱۰۵

سورۂ اخلاص کے خادم جن کو بلانے کا عمل

سورۂ اخلاص کے خادم جن کا نام "بِیْطِیْش" ہے، جب اس کو بلانے کا ارادہ کریں تو مکمل تنہائی والی کوئی جگہ مقرر کرلیں، نوچندی جمعرات سے اس عمل کی شروعات کریں، اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہوئے دو رکعت نفل برائے توبہ اور دو رکعت نفل برائے قضاءِ حاجات پڑھیں، دونوں مرتبہ نماز کا ثواب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کو پہنچائیں۔ اس کے بعد سورۂ اخلاص کو مکمل یکسوئی کے ساتھ روزانہ عشاء کے بعد پڑھنا شروع کریں، نفلیں صرف پہلے دن پڑھنی ہیں، پہلے دن یہ دعا کرنی ہے کہ سورۂ اخلاص کا خام جن "بِیْطِیْش" حاضر ہوجائے، اس کے بعد صرف نیت ہی کافی ہے۔ سورۂ اخلاص کے اعداد ۱۰۰۲ ہیں، اس تعداد کو سات دن میں پوری کریں یا گیارہ دن میں پوری کریں۔ اگر سات دن میں پوری کریں تو روزانہ ۱۴۳ مرتبہ پڑھیں۔ آخری دن ۱۴۴ مرتبہ پڑھیں۔ اگر گیارہ دن میں پوری کریں تو روزانہ ۹۱ مرتبہ اور آخر دن ۹۲ مرتبہ پڑھیں۔ بہتر یہ ہے کہ عمل سات دن کا کریں کیوں کہ دورانِ عمل پرہیز جلالی کرنا ہے۔ دن کم ہوں گے تو پرہیز میں زحمت نہیں ہوگی۔ روزانہ عمل کی تعداد پوری ہونے کے بعد عمل حاضری تین مرتبہ پڑھا کریں۔

عمل حاضری یہ ہے: اقسمت علیکم یا بِیْطِیْش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۂ اخلاص و بحق کٓھٰیٰعٓصٓ و بحق حٰمٓعٓسٓقٓ و بحق سلیمان ابن دائود علیہ السلام و بحق یابدوح یابدوح یابدوح حاضر شو۔

الحمدللہ "مفتاح الارواح" کا قسط وار جو سلسلہ جنوری ۲۰۱۱ء کے شمارے سے شروع ہوا تھا آج پانچ سال میں اختتام پذیر ہوا۔ انشاءاللہ جنوری فروری ۲۰۱۶ء کے شمارے سے "عکسِ سلیمانی" کا سلسلہ قسط وار شروع کیا جائے گا، قارئین اس سلسلہ کو بھی پسند فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ (ح-ع)

آخری قسط

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

جنگ خیبر کے بعد اور بھی بے شمار واقعات ایسے پیش آئے جو قابل ذکر ہیں، مثلاً باغ فدک کا واقعہ جو ایک جنگ کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک ہو گیا تھا اور بالآخر یہ باغ مسلمانوں کا ترکہ قرار پایا اور اس کی آمدنی اسلام کے لئے وقف ہو گئی۔ اس اصول کے تحت کہ پیغمبروں کا کوئی ترکہ نہیں ہوتا اور وہ جو کچھ بھی چھوڑ آتے ہیں وہ ان کی اولاد میں تقسیم ہونے کے بجائے کل مسلمانوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس ترکہ سے دین پیغمبر کو تقویت پہنچائی جاتی ہے۔ اس اصول کے تحت باغ فدک کی کل آمدنی دین اسلام اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دی گئی۔

دین اسلام کی شان میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق مختلف ممالک کے مختلف بادشاہوں کے نام اسلام کی دعوت دینے کا سلسلہ شروع ہوا اور بادشاہوں کو خطوط روانہ کئے گئے، یہ خطوط عہد نبوت کے ساتھ روانہ ہوئے اور ان خطوط کے بعد دین اسلام کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا اور رفتہ رفتہ وہ آواز جو مکہ سے شروع ہوئی تھی ایک عالم گیر آواز بن گئی اور دین اسلام کی روشنی چہار دانگ عالم میں پھیل گئی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلام کی دعوت دینے کا سلسلہ جب خطوط کے ذریعہ شروع کیا گیا تو سب سے پہلا خط حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو لکھا گیا، اس خط کی عبارت یہ تھی۔

"خدا کے نام سے جو بڑا مہربان ہے اور نہایت رحم کرنے والا ہے، یہ خط پیغمبر خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسلمانان حبشہ کے نام ہے، اما بعد۔

میں تمہارے سامنے خدا کی حمد وثنا کرتا ہوں جو برحق معبود ہے اور تمام عیوب ونقائص سے پاک صاف ہے۔ لوگوں کے دلوں کی بات جاننے والا ہے، وہ سبھی کے ظاہر وباطن کا علم رکھتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں عیسیٰ خدا کی مخلوق ہیں اور جس طرح خدا نے آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے حوا کو بغیر ماں کے پیدا کیا تھا اسی طرح اس نے عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ اے حبشہ کے بادشاہ! میں تمہیں خدا وحدہٗ لاشریک کی طرف بلاتا ہوں تاکہ تم اس کے مطیع بن جاؤ، تم میری پیروی کرو اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لاؤ بے شک میں اللہ کا پیغمبر ہوں، میں تمہیں اور تمہاری فوج کو دین اسلام کی دعوت دیتا ہوں، میں اس خط کے ذریعہ تمہیں اپنی رسالت سے آگاہ کرتا ہوں، میں نے تمہیں دعوت دے کر اپنا فرض ادا کر دیا ہے، تم اس دعوت کو قبول کرو اور سلام ہو ہر اس شخص پر جو راہ راست پر چلنے کے لئے تیار ہو۔

"محمد رسول اللہ"

جب نجاشی نے یہ خط پڑھا تو اس کا دل نور اسلام سے منور ہو گیا اور اس نے کہا کہ اگر میرے لئے ممکن ہوتا تو میں سفر کی تیاری کرتا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاتا، اس کے بعد اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد عمرو ابن امیہ کو تنہائی میں لے جا کر یہ کہا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے پیغمبر وہی پیغمبر ہیں جن کا عیسائیوں اور یہودیوں کو انتظار ہے کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے پیغمبر اسلام کے آنے کی جو خبر دی تھی وہ بعینہ اس بشارت کی مانند ہے جو موسیٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی تھی۔

اس کے بعد نجاشی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا جواب ان الفاظ میں لکھا۔

خدا کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا

ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی کا
یہ عریضہ پیش ہے۔ اے اللہ کے نبیؐ! آپ پر اللہ کی رحمت
اور برکت ہو وہ خدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے
مجھے حق کی رہنمائی عطا کی۔ الخ

اوراس طرح دعوت اسلام کا سلسلہ شروع ہوا جو نتیجہ خیز ثابت ہوا، دعوت اسلام کے نتیجے میں کچھ یہودیوں نے مخالفتیں بھی کیں، کچھ برسرپیکار بھی ہوئے لیکن مجموعی طور پر اسلام کی روشنی دنیا میں پھیلتی گئی اور وہ پاکیزہ آواز جو مکہ اور مدینہ سے شروع ہوئی تھی عالم کے چپے چپے پر پھیل گئی اور دین اسلام پوری دنیا کا دین بن گیا۔

بعد میں جنگ موتہ کا واقعہ پیش آیا۔ یہ جنگ اس وقت ہوئی جب رومیوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قاصد کو بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا تھا، اس جنگ کا سہرا بھی مسلمانوں کے سر بندھا اور رومیوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کے بعد کچھ دنوں کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا اور جس مکہ سے آپ کو گردن جھکا کر نکلنا پڑا تھا اور اللہ کے حکم پر مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی تھی اسی مکہ میں آپ فاتحانہ شان سے داخل ہوئے، اس موقعہ پر ابوسفیان جیسے ضدی لوگوں کو بھی ہتھیار ڈالنے پڑے، خانۂ کعبہ میں کھلے عام اذان ہوئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو ایک لاٹھی کے ذریعہ توڑنا شروع کیا۔ آپ کی زبان پر یہ آیت تھی۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا. حق آگیا اور باطل چلا گیا اور باطل تو ایک نہ ایک دن جانے ہی والا تھا۔ آپ اس آیت کو پڑھتے رہے اور بتوں کو توڑتے رہے اور اس طرح اللہ کا وہ گھر جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھی بتوں کی گندگی سے پاک ہو گیا۔

اس وقت مکہ کے لوگ بہت ڈرے ہوئے تھے وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ آج ہماری خیر نہیں لیکن حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا کہ آج کے دن کسی کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی، تم سب آزاد ہو، اللہ تمہاری خطاؤں کو معاف کرے اور اللہ بہت مہربان ہے، خطاؤں کو معاف کرنا اس کی صفت ہے، لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اہل مکہ رحمۃ للعالمین کے رحم و کرم کے قائل ہو گئے، اپنے سب سے بڑے حریف ابوسفیان کو عزت دینے کے لئے آپ نے یہ اعلان بھی کیا جو مجرم ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے گا ہم اس کو امان عطا کریں گے اور کوئی باز پرس اس سے نہیں کریں گے۔ یہ سن کر ابوسفیان اور اس کی بیوی ہندہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محسن انسانیت ماننے پر مجبور ہو گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت کے ساتھ مکہ مکرمہ میں نئی زندگی کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد جنگ حنین ہوئی، مباہلہ کا واقعہ پیش آیا۔ مسلمانوں کو ان تمام مراحل سے گزرنا پڑا لیکن مسلمان ہر آفت اور ہر مصیبت پر ثابت قدم رہے اور دین اسلام کی بہاریں دنیا کے گلستانوں کا مقدر بن گئیں، حق کا نور پھیلتا رہا اور سعادتیں ساری دنیا میں مسلمانوں کی معرفت تقسیم ہوتی رہیں۔ اس کے بعد اُس حج کی تاریخیں آگئیں جو حج ''حجۃ الوداع'' کہلاتا ہے۔

ایک رات وہ بھی تھی جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے غمگین دل کے ساتھ چھپتے چھپاتے ہجرت کرنی پڑی تھی، اللہ کے حکم پر اپنے وطن کو خیر آباد کہنا پڑا تھا، اس کے بعد سے اپنی عمر کے آخر تک آپ نے تین مرتبہ مکہ جانے کا قصد فرمایا۔

پہلی بار جب آپ نے مکہ جانے کا قصد فرمایا تو قریش نے زبردست مزاحمت کی اور بالآخر صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا، لیکن آپ مکہ نہ پہنچ سکے اور آپ کے حج کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ دوسری بار جب آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے اور آپ نے بتوں کو توڑ کر خانۂ کعبہ پر اسلام کا جھنڈا لہرا دیا اس وقت حج کی تاریخیں نہیں تھیں اس لئے آپ حج نہ کر سکے اور مدینہ واپس ہو گئے۔

ہجرت کے دسویں سال جب آپ حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اس وقت آپ نے حج ادا فرمایا اور آپ کے ساتھ تقریباً ایک لاکھ ۲۴ ہزار مسلمانوں نے حج کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے ۹ ذی الحجہ کی صبح کو میدان عرفات میں مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

> اے لوگو! میرے لائے ہوئے دین میں عورتوں کے مردوں پر اور مردوں کے عورتوں پر کچھ حقوق ہیں، جن کا ادا کرنا ضروری ہے، عورتوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے سوا کسی کو اپنے نزدیک نہ آنے دیں اور خود کو

گناہ اور بدکاری سے آلودہ نہ کریں، مردوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو خوراک اور پوشاک مہیا کریں اور عورتوں کو خدا کی امانت سمجھیں اور ان کی عزت کریں۔

خدا نے تمام انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور سبھی کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور یاد رکھو تم میں کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے تم سب ایک آدم کی اولاد ہو اور اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا تم میں سے ہر شخص اللہ کے نزدیک معزز اور مکرم ہے، جس کا تقویٰ بڑھا ہوا ہے۔ جو لوگ آج میری باتیں سن رہے ہیں وہ انہیں دوسروں تک پہنچادیں، کیوں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ تم سب سے پھر میری ملاقات نہ ہوسکے۔

حج کے ارکان مکمل کرنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کے لئے روانہ ہورہے تھے اس وقت جبرائیل علیہ السلام انہیں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کردیا اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کرلیا۔

اس موقع پر صحابہ کرام سے مخاطب ہوکر آپ نے یہ فرمایا۔

اس وقت جو قرائن موجود ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ میرا وقت موعود قریب ہے اور میں جلد ہی تم سے رخصت ہوکر اپنے خدا کی بارگاہ میں پہنچ جاؤں گا۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ قیامت کے دن میں اور تم موجود ہیں گے اس وقت تم خدا سے کیا کہو گے؟

تب لوگوں نے بیک آواز ہوکر یہ کہا۔ ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ دین کی ذمہ داری نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کی۔ آپ نے ہماری رہنمائی کا فریضہ پوری ذمہ داری سے ادا کیا اور ہمیں گمراہ ہونے سے محفوظ رکھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ کیا تم یہ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔

سب صحابہؓ نے بیک آواز کہا، بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! قیامت کے دن تم سب میرے سامنے آؤ گے اور دیکھنا یہ ہوگا کہ تم ان دو قیمتی امانتوں کے ساتھ کیا سلوک کروگے جو میں تمہارے درمیان چھوڑ کر جارہا ہوں۔

حاضرین میں سے کسی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ وہ قیمتی امانتیں کیا ہیں؟

تب آپ نے وضاحت کی، سب سے بڑی امانت تو اللہ کی وہ کتاب ہے جو مجھ پر نازل ہوئی، دوسری امانت میرا طریقہ کار اور میری سنتیں ہیں، میں تم لوگوں سے یقین کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اگر تم نے ان دونوں امانتوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھا تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے گی۔

تاریخ گواہ ہے کہ، اس وقت مختلف مقامات سے آئے ہوئے صحابہ رو رہے تھے، انہیں یقین ہوگیا تھا کہ اس عظیم ہستی سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوسکے گی۔ روتے ہوئے اور بلکتے ہوئے دور دراز سے آئے صحابہ کرامؓ نے اپنے محبوب رحمۃ للعالمین کو الوداع کہا اور آپ کا قافلہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

مدینہ پہنچنے کے بعد آپ پر قرآن حکیم کی آخری سورت "سورہ نصر" نازل ہوئی اور اس سورت کا نزول اس بات کا الارم تھا کہ اب وقت موعود قریب ہے۔ اس سورت میں رب العالمین نے یہ اشارہ دیدیا تھا کہ دین مکمل ہوگیا اور دین کی تبلیغ کی جو ذمہ داری آپ کو سونپی گئی تھیں وہ بھی مکمل ہوگئیں اور اب وقت رخصت قریب ہے۔ آپ اپنے رب کے اس اشارے کو سمجھ گئے اور آپ نے سفر آخرت کی تیاری شروع کردی۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ سفر آخرت کی تیاری ہی میں گزر رہا تھا، لیکن رب العالمین کے اشارے کے بعد آپ نے ہر چیز سے اپنی توجہ ہٹالی اور اپنے رب سے ملاقات کے لئے بے تاب ہوگئے۔

ماہ صفر کے آخری بدھ سے آپ کی علالت کا دور شروع ہوا جب ایک دن حضرت فاطمہؓ آپ کی مزاج پرسی کے لئے آئیں تو آپ نے ان سے فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال قرآن حکیم کا دور رمضان المبارک میں مجھ سے ایک بار کیا کرتے تھے، اس سال انہوں نے قرآن حکیم کا دور دو بار کیا تھا، اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اب تم لوگوں سے

رخصت ہونے والا ہوں، یہ سن کر حضرت فاطمہؓ رونے لگیں، انہیں تسلی دینے کے لئے آپؐ نے یہ فرمایا کہ میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملوگی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ بشارت دی ہے کہ جنت میں تم عورتوں کی سردار بنوگی، یہ سن کر حضرت فاطمہؓ مسکرانے لگیں۔

چند دنوں کے بعد قرآن حکیم کی آخری آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ وہ آیت یہ ہے۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔

آپؐ کی طبیعت دن بہ دن گرتی رہی، صحابہ کرام کو بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ ہدایت کا یہ آفتاب اب غروب ہونے والا ہے، لیکن صحابہ کرام صبر وضبط کا پہاڑ بنے رہے اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت آپؐ کی خدمت میں گزارتے رہے، ان کے دل روتے تھے، آنکھیں اشک بار رہتی تھی، ایک عجیب طرح کے اضطراب کا وہ شکار رہتے تھے، لیکن تعلیمات اسلام کا تقاضہ تھا کہ صبر وضبط کرو اس لئے وہ صبر وضبط کا پیکر بنے رہے۔ بالآخر ۱۲ ربیع الاول بروز پیر کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمالیا اور اپنی نصیحتوں کا ایک قیمتی سرمایہ آپؐ نے قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ روضۂ اقدس کی برکتوں کو باقی رکھے اور مسلمانوں کو اس علمی اثاثہ کی قدر کرنے کی اور اس سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے، جو قیامت تک ہماری رہنمائی کرتا رہے گا، صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

مذمت سوال

بھیک مانگنے کی جس قدر مذمت اسلام میں کی گئی ہے، شاید ہی کسی مذہب میں کی گئی ہو، کچھ کم ڈیڑھ سو روایتیں سوال کی مذمت میں حدیث شریف کی مختلف کتابوں سے نقل کی گئیں ہیں۔ سوال کے انسداد کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر مہتم بالشان تصور فرماتے تھے، جس طرح آپؐ توحید اور نماز پنج گانہ کی تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔ اسی طرح لوگوں کو سوال سے باز رکھنے میں ہمت عالی معروف رکھتے تھے۔ چنانچہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ ہم آٹھ نو یا سات آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے ہم سے فرمایا۔ "کیا تم خدا کے رسولؐ سے بیعت نہیں کرتے۔" ہم نے فوراً ہاتھ بڑھایا، مگر چونکہ ہم چند ہی روز پہلے بیعت کر چکے تھے، ہم نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو ابھی بیعت کر چکے ہیں، اب آپؐ ہم سے کس بات پر بیعت لیتے ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اس بات پر خدا کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور احکام الٰہی بجالاؤ اور پھر آہستہ سے ارشاد فرمایا۔" وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا" یعنی لوگوں سے کچھ نہ مانگو۔

اس روایت کے بعد عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد لوگوں میں سے جنہوں نے بیعت کی تھی، بعض لوگوں کو دیکھا کہ اگر ان کے ہاتھ سے سواری کی حالت میں کوڑا گر جاتا تھا تو اس خیال سے کہ یہ کہیں سوال میں داخل نہ ہو کسی راہ چلتے ہوئے سے بلکہ کوڑا خود اٹھالیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بیعت مذکورہ کا اصل مقصد خاص کر سوال کرنے کی برائی ان کے ذہن نشین کرتی تھی اور جن باتوں کی تصریح پہلی بیعت میں فرما چکے تھے، ان کی تکرار اس موقع پر صرف بطور یاد دہانی کے تھی نہ کہ اصل مقصود، نیز بیعت کرنے والوں کا بعد بیعت کے سوال سے اس قدر بچنا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بیعت کا اصل مقصد صرف سوال کرنے کی ممانعت تھی اور بس۔

اسلام کے نزدیک اچھا مومن وہ ہے جو صرف اللہ سے سوال کرے اور لوگوں کے آگے اپنا ہاتھ پھیلانے سے حتی الامکان احتیاط برتے

☆☆☆☆☆

قسط نمبر ۴

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

ارشاد خداوندی ہے۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ○ (سورہ ذاریات:۴۸)

یعنی ہم نے زمین کو فرش کے طور پر بچھایا، پس ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے حیوان کے رہنے بسنے کے لئے زمین کو فرش کی طرح کیسا بنایا، کیوں کہ حیوان کی رہائش کے لئے ایک آرام دہ رہائش گاہ کی لابدی ضرورت تھی، پھراس کے ساتھ غذائی انتظام بھی کچھ کم ضروری نہ تھا۔ اس لئے ساری زمین میں حیوان کے لئے غذائی روئیدگی کی صلاحیت بھی پیدا فرمائی۔ آگے بڑھ کر اس کے لئے ایسے گھر کی حاجت بھی درپیش تھی جو اس کو سردی اور گرمی کی صعوبتوں سے امن دے سکے اور اگر یہ مرجائے تو اس کے لئے ایسی قبر کا انتظام بھی ضروری تھا جو اس کی لاش کی بو اور عفونت کو نہ اڑنے دے۔ بس حیوان کی ان ساری ضرورتوں کا حل صرف ایک زمین کا وجود ہے۔

فرمان الٰہی ہے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا○ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا○

(سورۃ المرسلات:۲۵،۲۶)

یعنی کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی زندوں کو اور مردوں کو۔

اس آیت کی تفسیر میں مذکورہ قول بھی ہے اور دوسرے اقوال بھی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے زمین کے راستوں کو مخلوق کے چلنے پھرنے کے سہل بنایا تاکہ وہ ان پر چل کر اپنے اپنے مقاصد پورے کریں اور زمین کی ساخت کچھ ایسی مناسب رکھی کہ ہر قسم کا حیوان اس پر بہ آسانی زندگی بسر کرسکے اور کھیتی باڑی کا کام بھی خوش اسلوبی سے چلایا جاسکے۔ غرض اس طرح زمین پر رہنا بسنا، چلنا پھرنا بالکل آرام دہ ہوگیا اور اسی حقیقت کی طرف اس آیت کریمہ سے اشارہ ہے۔

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا○ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا○ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ○

اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس پر قائم کردیا تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے۔

اب اللہ کے بندے زمین پر اپنے مقاصد کے لئے اِدھر اُدھر بہ سہولت پھرتے ہیں۔ اس پر بہ آرام بیٹھتے اٹھتے اور سکون لینے کے لئے سوتے بھی ہیں اور اپنے اپنے کام کاج کرتے پھرتے ہیں، اگر زمین کو قرار نہ ہوتا بلکہ یہ حرکت میں رہتی تو نہ تو کاشت کاری کا کام اس پر چلتا اور نہ قسم کے پیشے اس پر کئے جاسکتے۔ زندگی ناخوشگوار اور بدمزہ ہوجاتی، زمین بھی ہلتی رہتی اور اس پر بسنے والے بھی لرزاں رہتے، اس پریشانی کا زلزلوں کے حالات سے اندازہ لگایئے جو کبھی مخلوق پر ان کو ڈرانے اور خوف زدہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ظلم اور بدکاری سے باز آجائیں۔ لہٰذا زمین کے برقرار رکھنے میں خداوند قدوس کی بڑی بڑی حکمتیں مضمر ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے زمین کی طبیعت میں ایک خاص مقدار میں یبوست اور خشکی پیدا فرمائی اگر یہ زیادہ خشک ہوجاتی تو ٹھوس پتھر بن جاتی اور اس پر نہ تو کاشت کی کوئی سبیل نکلتی اور نہ حیوانات کی زندگی کی کوئی صورت ممکن تھی اور نہ اس پر گھر اور مکانات بن سکتے تھے، اس لئے زمین کو قدرت نے ایسا نرم بنایا کہ مذکورہ اغراض بہ سہولت پوری ہوسکیں، ساتھ ساتھ یہ حکمت بھلا دینے کے قابل نہیں کہ خالق عالم نے زمین کا شمالی رخ بہ نسبت جنوبی رخ کے قدرے بلند رکھا تاکہ جب بارش برسے تو اس کا پانی مخلوق کو سیراب کرتا ہوا اور بہتا ہوا سیدھا سمندر میں جاگرے، زمین کو بالکل اسی شکل میں رکھا جیسے ایک برتن جس کا ایک رخ اٹھا ہوا ہو، اگر اس کی بلندی کی جانب پانی ڈالیں گے تو لامحالہ وہ دوسری جانب بہہ کر نکل جائے گا۔

اگر زمین کی ساخت ایسی نہ رکھی جاتی تو بارش کا پانی جہاں برستا بس وہیں کھڑا رہتا، لوگوں کے چلنے پھرنے کے راستے ایک دم بند

ہو جاتے اور کام کاج سارے رک جاتے۔ یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کیا کیا قیمتی معدنیات چھپا رکھی ہیں؟ عجیب عجیب مختلف رنگ داشکر کے ہیرے مٹی اور پتھروں کے ڈھیروں میں دبے پڑے ہیں۔ مثلاً سونا، چاندی، یاقوت، زمرد وغیرہ یا بہت سی کارآمد اور خوب صورت دھاتیں زمین کے دامن میں چھپی پڑی ہیں۔ جیسے لوہا، تانبا، سیسہ، گندھک، ہڑتال، توتیا، سنگ مرمر، چونا اور مٹی کا تیل وغیرہ۔ اگر سب کا ذکر کیا جائے تو وقت چاہئے۔

یہ وہ اشیاء ہیں جن سے لوگ بہت فائدے اٹھاتے ہیں اور اپنی بہت سی غرضوں میں ان سے کام لیتے ہیں، ان کو خداوند قدوس نے اس لئے پیدا فرمایا کہ اس دار دنیا میں لوگ بہ سہولت وآرام زندگی گزاریں اور یہ زمین آباد رہے۔

دیکھئے زمین اگر پہاڑ کی طرح سخت ہوتی تو کاشت کیسے ممکن تھی کیوں کہ کاشت زمین کی نرمی کو چاہتی ہے خواہ اس میں غلہ اُگائیں یا پھل لگائیں۔ اول تو زمین کی سختی کی صورت میں اس میں دانہ ڈالنا ہے مشکل ہے، پھر اگر دبا بھی دیا جائے تو دانہ تک پانی نہ پہنچے۔ زمین جب نرم ہوتی ہے تو پانی چوس لیتی ہے اور تری کو دبے ہوئے دانہ تک پہنچاتی ہے۔ دانہ تری حاصل کرکے حرکت میں آتا ہے اور پھوٹ پڑتا ہے اور اس میں پودے کی جڑ بن جاتی ہے۔ یہ جڑ مٹی سے آلودہ ہوتی ہے اور اوپر نکل کر پودے کا تنا بنتی ہے، پھر اس جڑ میں اسی قدر ریشے بنتے ہیں جس قدر آگے چل کر اس میں شاخیں لگتی ہیں۔

زمین کی نرمی یوں بھی کس قدر رحمت الٰہی کا سبب ہے کہ جہاں حاجت ہو اس میں آسانی سے کنوئیں کھودے جاسکتے ہیں، اگر پہاڑوں میں کھودنا چاہیں تو بہت ہی دشوار ہو، اگر زمین سخت ہوتی تو زمین پر چلنا پھرنا جیسا کہ کہا گیا بہت دقت طلب ہوتا، نہ راستوں کے نشانات اس میں ظاہر ہو سکتے تھے۔ چنانچہ خالق عالم نے اپنے اسی احسان کو اس آیت کریمہ میں ظاہر فرمایا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا.

(سورۂ ملک:۵۱)

یعنی وہ ایسا منعم ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنادیا، بس تم اس کے راستوں میں چلو پھرو۔

یا فرمایا۔

وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ۝

(سورۂ انبیاء:۳۱)

ہم نے اس زمین میں کشادہ کشادہ راستے بنائے تا کہ لوگ ان کے ذریعہ منزل مقصود کو پہنچ جائیں۔

لوگ زمین کی نرمی سے فائدہ اٹھا کر مٹی سے عمارتیں بناتے ہیں، اس سے اینٹ تیار کرتے ہیں یا مٹی کو پکا کر اس سے برتن بناتے ہیں اور ان کے علاوہ بہت سے کام نکالتے ہیں۔ جس زمین میں تالابی یا کافی نمک، سہاگا یا گندھک پیدا ہوتی ہے وہ زمین بھی اکثر نرم ہوتی ہے، پھر بعض نباتات ایسی ہوتی ہیں جو نرم مٹی اور ریت ہی میں پیدا ہوتی ہیں۔ پتھریلی زمین میں ان کی پیداوار ممکن نہیں ہوتی۔

نرم زمین میں بہت سے حیوان آرام سے رہتے ہیں کیوں کہ اس کو آسانی سے کھود کر اپنے بھٹ اور گھر بنا لیتے ہیں اور ان میں پناہ حاصل کرتے ہیں۔ زمین میں کانوں کا پیدا کرنا چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر بایں الفاظ اپنا احسان بتاتے ہوئے فرمایا۔ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ. کہ ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہادیا۔ یعنی ہم نے تانبے سے نفع اندوزی ان کے لئے آسان کردی اور اس کی کان کا ان کو علم بخشا، اسی طرح سارے بندوں پر احسان جتاتے ہوئے فرمایا۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ.

(سورۂ حدید:۲۵)

ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور اس کے علاوہ لوگوں کے اور طرح طرح کے فائدے ہیں۔

یہاں نزول سے مراد پیدائش ہے جیسا کہ فرمایا کہ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْاَنْعَامِ. (سورۂ زمر:۶)

یعنی تمہارے لئے چوپائے پیدا کئے۔

اور صرف یہی نہیں کہ کانوں کی دھاتیں بتادی ہوں بلکہ یہ بھی سمجھایا کہ ان کو کانوں سے کیسے نکالا جائے، ان سے نفع اندوزی کس طرح کی جائے؟ ان سے زندگی کی حاجتیں کیسے پوری کریں؟ ان سے برتن کیسے تیار کریں؟ یا کس طرح ان کو محفوظ رکھیں، طرح طرح کے نفیس

پتھر مثلاً شیشہ وغیرہ کے ظروف بنانے بھی سمجھائے سکھائے تاکہ ان میں عمدہ مالوں کو محفوظ رکھ کر بوقت ضرورت ان کو کام میں لائیں، کیوں کہ بغیر حفاظت مال بھی چارہ نہیں۔

زمین سے سرمے مثلاً مومیا یا توتیا وغیرہ یا اور نفع بخش اشیا بھی نکالی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے بیش از بیش حکمتوں کے ماتحت زمین میں پہاڑوں کو پیدا کیا، فرمایا: وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا اور پہاڑوں کو اس پر قائم کردیا، ارشاد ہوا۔

وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ. (سورۂ نحل:۱۵)

اس نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے تاکہ وہ تم کو لے کر ڈگمگانے اور ہلنے نہ لگے۔

فرمایا۔ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْکَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ.

(سورۂ مومنون:۱۸)

''ہم نے آسمان سے مناسب مقدار کے ساتھ پانی برسایا، پھر ہم نے اس کو زمین میں ٹھہرایا۔'' پہاڑوں کی ساری حکمتیں تو خداوند عالم ہی جانے البتہ چند یہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا تاکہ اپنے بندوں کو زندہ رکھے اور خشک زمین کو تر و تازہ بنائے، اگر زمین پہاڑوں سے خالی ہوتی تو ہوا اور سورج کی گرمی اس پر مسلط ہو جاتی، ادھر اُدھر زمین نرم ہوتی تو بندے زمین کی سطح پر پانی نہ پاتے کیوں کہ ادھر وہ گزرتا جذب ہو جاتا، بہت محنت و مشقت سے زمین کھودتے تو کہیں پانی پاتے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا فرمایا تاکہ ان کے دامنوں میں پانی ٹھہرے اور ادھر آ جائے اُدھر نکلتا جائے۔ انھی سے چشمے پھوٹیں، انھی سے ندیاں اور دریا بہیں اور موسم گرما میں دوسری بارش تک اللہ بندے ان سے سیراب ہوتے رہیں۔

بعض پہاڑ ایسے ہیں کہ جن کے دامنوں میں پانی جمع ہونے کی جگہ نہیں تو ان کو اونچا بنایا اور ان کی چوٹیوں پر برف گرایا جو سورج کی گرمی سے پگھل کر بہہ نکلتا ہے۔ ندیاں اس سے بہنے لگتی ہیں، لوگ رہٹ لگا لگا کر اس کے پانی سے نفع اٹھاتے ہیں اور آنے والی بارش تک اپنا کام چلاتے رہتے ہیں۔

بعض پہاڑ ایسے ہیں کہ ان میں پانی کی جھیلیں بن جاتی ہیں اور ان میں پانی ٹھہرا رہتا ہے، لوگ ان سے ایسا ہی نفع اٹھاتے رہتے ہیں، جس طرح کنوؤں سے نفع اٹھایا جاتا ہے۔ پہاڑوں کے نفعوں میں سے ایک نفع یہ بھی ہے کہ ان میں طرح طرح کے درخت اور قسم قسم کی جڑی بوٹیاں اُگتی ہیں جو کہیں اور نہیں ملتیں۔ ان میں بڑے بلند بلند درخت پائے جاتے ہیں، جن سے کشتیاں بنتی ہیں۔ مکانات کے شہتیر بنائے جاتے ہیں، پہاڑوں میں گڑھے ہوتے ہیں، نشیبی مقامات آجاتے ہیں اور ان میں چوپایوں اور انسانوں کے لئے کاشت ہوتی ہے۔ یہ وحشی جانوروں کا مسکن بھی ہوتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کے چھتے بھی اکثر پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں، لوگ سردی اور گرمی سے بچاؤ کے لئے ان میں مکانات تعمیر کر لیتے ہیں اور بہت سی جگہ شہروں کے قبرستان بھی یہیں ہوتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے۔

وَکَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ. (سورۂ الحجر:۸۲)

وہ تراشا کرتے تھے پہاڑوں سے گھر امن لینے کی غرض سے۔

پہاڑ خشکی کے مسافروں کے لئے راستوں کی رہنمائی میں علامات و نشانات راہ کا کام بھی دیتے ہیں اور سمندروں میں بھی یہ ساحلوں اور بندرگاہوں کا پتہ دیتے ہیں اور یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کی چھوٹی سی کمزور جماعت جو اپنے دشمنوں سے خائف و ترساں ہو وہ بھی اپنے بچاؤ کے لئے پہاڑوں پر قلعے اور گڑھیاں بنالیتی ہے اور خوف و ہراس سے امن پاتی ہے۔

انھی پہاڑوں میں اللہ تعالیٰ نے سونے اور چاندی کی کانیں پیدا کیں مگر خاص مقدار اور انداز سے نہ اس قدر بہتات اور کثرت سے کہ جس طرح پانی وغیرہ ورنہ اگر وہ چاہتا تو اپنی اور نعمتوں کی طرح ان قیمتی دھاتوں کے خزانے بھی کھول دیتا، بس اس نے اپنی مخلوق کے لئے اپنے علم ازلی میں جس قدر اور جتنا مناسب سمجھا اسی قدر ان کو دیا۔

ارشاد ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ. (سورۂ حجر آیت:۲۱)

اور نہیں ہے کوئی چیز مگر اس کے ہمارے پاس خزانے ہیں اور نہیں اُتارتے ہم اس کو مگر ساتھ اندازہ معلوم کے۔

ف: یہ زمین جس پر ہم رہتے بستے چلتے پھرتے ہیں ایک عظیم

الشان فضائی گولہ ہے اور قدرت الٰہی کا زبردست نمونہ ہے۔ اوپر اگر آسمان اپنی عظمت وبڑائی سے حیران کن ہے تو نیچے زمین اپنی بوالعجبی سے عقل انسانی کو محو حیرت کرتی ہے۔ خالق عالم کی کیا بے پناہ قدرت ہے کہ ادھر آسمان کو بے ستون ٹھہرایا، ادھر زمین جیسے زبردست کرّہ کو فضا میں قائم کیا، نہ ہلتی چلتی ہے نہ لرزتی ڈگمگاتی ہے اور انسان کی بے شمار ضروریات کو حل کرتی ہے، یہ انسان کی رہائش کی سہولتیں بھی بہم پہنچاتی ہے اور اس کی خواہش کا انتظام بھی پورا پورا کرتی ہے۔ اس برقراری کے لئے قدرت نے اس پر پہاڑوں کو رکھ دیا جو انسان کی معاشی زندگی کے لئے ریڑھ کی ہڈی بنے ہوئے ہیں۔

اگر پہاڑ نہ ہوتے تو انسان کے لئے زندگی گزارنا دوبھر ہو جاتا، زمین لرزتی کانپتی، ہلتی، ڈگمگاتی اور انسان غریب اس پر جھٹکے کھا کھا کر تھوڑی ہی دیر کا مہمان ہو جاتا۔ زمین انسان کے لئے کچھ بھی رکھتی ہو لیکن سکون وقرار تو پہلے ہو، زلزلہ منٹوں کے لئے آتا ہے مگر موت کو آنکھوں سے دکھا جاتا ہے، اگر زلزلہ کے جھٹکے کچھ دیر ٹھہر جائیں تو زمین بھی پاش پاش ہو جائے اور زمین کے باشندے بھی ساتھ ساتھ ریزہ ریزہ ہوتے نظر آئیں، نہ مکان ہی رہے نہ مکیں، نہ زمین ہی رہے نہ اہل زمیں۔ لہٰذا قدرت نے زمین کے قرار کے لئے پہاڑوں کو پیدا فرمایا، پھر پہاڑ بھی صرف وزن بن کر وجود میں نہیں آئے بلکہ انسان کے لئے کثیر نعمتوں کا خزانہ بھی ساتھ ساتھ لائے، بلکہ پیغام حیات اور قدرت کی آیات بینات بن کر آئے ان کے دامن پتھروں سے بھرے نہیں انمول خزانوں سے پُر ہیں۔ یہاں کے نیچے پتھروں کے ڈھیر نہیں سونے چاندی کے تودے ہیں۔

یہ پانی جو ہماری حیات کا جزو اصلی ہے اور جو صرف انسان ہی نہیں ہر شئے کی حیات وبقا کا سبب ہے کہ فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ اس کے برنے برسانے میں پہاڑوں میں زبردست ہاتھ ہے۔ ہواؤں سے ٹکرا کر دنیا کو منٹوں میں جل تھل کر ڈالتے ہیں۔ پھر اپنے دامنوں سے چشمے بہا بہا کر دنیا پر دریاؤں اور ندیوں کا جال بچھاتے ہیں۔ سارے عالم کو ہرا بھرا اور انسان کو پیٹ بھرا کرتے ہیں۔ سفر وسیاحت میں بھی مسافروں کو بھٹکنے سے ہاتھ پکڑتے ہیں اور ایک ماہر رہبر کی طرح سیدھا سیدھا مقصد تک پہنچاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۲۶

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

سوال نمبر ۱: شیخ کو مریدوں پر تنقید کرنے اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے باوجود مریدوں کی محبت کیوں ملتی ہے۔

جواب: ڈاکٹر علاج معالجے کے لئے اگر چہ نشتر لگاتا ہے مگر شفاء حاصل ہونے کے بعد لوگ دعائیں دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: پیر سے محبت رکھنے کے بارے میں شریعت کی کوئی دلیل بھی پیش کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا تو کس کو دوست رکھتا ہے؟'' عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ'' اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ؟ عرض کیا۔'' جی ہاں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو ہم بت پرست ہوتے۔''

سوال نمبر ۳: آج کل کامل پیر کے نااہل بیٹے کو بھی پیر سمجھا جاتا ہے، کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب: جس طرح ڈاکٹر کے بیٹے کو ڈاکٹر ماننے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا، جب تک وہ باقاعدہ ڈاکٹری کا علم حاصل نہ کرے، اسی طرح پیر کا بیٹا پیر نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ باقاعدہ نسبت اخذ نہ کرے۔ ہاں اگر نسبت اخذ کرے تو پیر کا بیٹا ''نور علیٰ نور'' ہوتا ہے۔ اس سے ہی بیعت کی تجدید کرنا افضل ہے۔

سوال نمبر ۴: بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیر کامل نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں، یقین پکا ہونا چاہئے۔

جواب: جس طرح ایک قیدی دوسرے قیدی کو نہیں چھڑا سکتا یا ایک سویا ہوا دوسرے سوئے ہوئے کو نہیں جگا سکتا یا ایک اندھا دوسرے اندھے کو راستہ نہیں دکھا سکتا اسی طرح ایک غافل دوسرے غافل کو ذاکر نہیں بنا سکتا۔ جب پیر ہی کامل نہیں تو مرید کامل کیسے بنے گا۔

سوال نمبر ۵: جب قرآن وحدیث موجود ہیں تو پیر پکڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ انسان اپنی اصلاح خود کیوں نہیں کرسکتا؟

جواب: صحابہ کرامؓ نے قرآن اترتے ہوئے دیکھا، صاحب قرآن کو دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو اپنے کانوں سے سنا، مگر اپنا تزکیہ خود نہ کرسکے، بلکہ نبی علیہ السلام نے ان کا تزکیہ کیا۔ قرآن پاک میں ''وَیُزَکِّیْھِمْ'' کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مزکی کی ضرورت پڑتی ہے۔ آج اس گئے گزرے دور میں بھلا ہم اپنی اصلاح خود کیسے کرسکتے ہیں؟ جس طرح درخت کو اپنے پھل کا بوجھ محسوس نہیں ہوتے اسی طرح انسان کو بھی اپنے عیوب برے محسوس نہیں ہوتے، شیخ کے بغیر تزکیہ حاصل کرنے کی مثال ایسے ہی ہے جیسا کہ ایک آدمی کہے کہ میں بیمار تو ہوں مگر میڈیکل کی کتابیں موجود ہیں، خود پڑھ کر اپنا علاج کرلوں گا، کیا اسے عقل مند کہا جائے گا؟

سوال نمبر ۶: بعض سالکین اپنے اوپر مباحات کا دائرہ تنگ کرلیتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

جواب: مباحات میں وسعت اس لئے نہیں کہ ہر شخص مباح کو استعمال ہی کرے، بلکہ کیا معلوم کس کو کس وقت کس چیز کی ضرورت پیش آجائے۔ اسی لئے بعض مشائخ تمبا کو کھانا پینا تو بڑی دور کی بات ہے پان کھانے اور چائے پینے سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۷: بعض اوقات سالکین پر کبھی عجیب کیفیات ہوتی ہیں اور کبھی کچھ بھی نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: سالک کی مثال درخت کی سی ہوتی ہے، ایک وقت آتا ہے درخت پر کونپلیں پھولتی ہیں، نئے نئے پتے نکلتے ہیں، پھر نئے پتے نکلنا بند ہوجاتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ درخت کی ترقی رک گئی بلکہ

اس وقت درخت اپنے تنے شاخیں مضبوط کر رہا ہوتا ہے، یہی معاملہ سالک کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸: سالک کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ اس کا مشرب کیا ہے؟

جواب: سالک جس نبیؑ کے زیر قدم ہو، اس نبی علیہ السلام کی صفات کا پرتو سالک کی شخصیت پر واضح نظر آتا ہے۔ جو موسوی المشرب ہوگا، اسے کلام الٰہی سے شغف زیادہ ہوگا، ابراہیمی المشرب کو توکل علی اللہ اور مہمان نوازی میں خصوصیت نصیب ہوگی۔ عیسوی المشرب کی زندگی میں زہد فی الدنیا غالب ہوگا اس میں سلبی قوت بہت زیادہ ہوگی محمدی المشرب کو اتباع سنت اور اخلاق محمدیہ سے شغف زیادہ ہوگا۔

سوال نمبر ۹: اگر اولیاء اللہ کا فیض مرنے کے بعد بھی رہتا ہے تو دوسرے شیخ سے بیعت ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: فیض تو رہتا ہے مگر اس قدر نہیں کہ ناقص کو کامل بنا سکے۔

سوال نمبر ۱۰: کوئی شیخ اپنے مرید کو عاق کرے اور مرید کا اعتقاد سالم رہے تو بیعت قائم رہتی ہے یا نہیں؟

جواب: شیخ ناراض ہو جائے مگر مرید کا اعتقاد باقی و قائم رہے تو بیعت باقی رہتی ہے۔ غزوہ تبوک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کعب بن مالکؓ سے منقبض ہو گئے تھے مگر ان کا اعتقاد درست رہا۔ لہٰذا کامیابی ہوئی۔

سوال نمبر ۱۱: اگر کسی مرید کا اعتقاد پیر کے بارے میں جاتا رہے اور شیخ بیعت واپس نہ کرے تو بیعت رہتی ہے یا نہیں؟

جواب: بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس رہنے کی بیعت کی مگر بخار ہوا اور وہ بغیر اجازت چلا گیا تو نبیؐ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی مانند ہے اپنے میل کو دور کرتا ہے اور اپنے اچھے کو خالص کرتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲: پیر کا مرید سے تعلق کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: وہی ہونا چاہئے جو سیدنا صدیق اکبرؓ کا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے تین چیزیں پسند ہیں۔ جواب میں سیدنا صدیق اکبرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھتے رہنا (۲) آپ پر اپنا مال خرچ کرنا (۳) میری بیٹی آپ کے نکاح میں ہے، سوچئے ان تینوں کا مرکز ومحور ایک ہی ذات تھی۔ پس مرید کو اپنے شیخ سے ایسا ہی والہانہ تعلق ہونا چاہئے۔

سوال نمبر ۱۳: سلوک میں ذکر ہی سے فائدہ ہوتا ہے یا کسی اور چیز سے بھی؟

جواب: سالک کو ابتدا میں ذکر سے فائدہ ہوتا ہے، پھر ایک وہ وقت آتا ہے کہ ذکر خواہ نفی و اثبات ہی کیوں نہ ہو، مفید نہیں رہتا بلکہ فکر کام آتی ہے۔ اس منزل پر تلاوت قرآن، کثرت نوافل، تبلیغ وتدریس اور تصنیف سے فائدہ ہوتا ہے پھر قرب بالفرائض کا درجہ آتا ہے، خواہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر ہوں یا بندوں کی طرف سے۔ مثلاً شیخ نے کہا خانقاہ میں خدمت کرو اب یہ خدمت کرنا فائدہ زیادہ دے گا، بہ نسبت ذکر وفکر کے، اسے قرب بالفرائض کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۴: اسباق کے خواص سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہر سبق سے رذائل کا ازالہ وابستہ ہے، پیر اس پر نظر رکھتا ہے کہ رذائل دور ہوئے یا نہیں، جب ایک کے رذائل دور ہو جاتے ہیں تو شیخ دوسرا سبق دے دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۵: قرب بالنوافل سے کیا مراد ہے؟

جواب: سالک فنائے کامل حاصل کرنے کے بعد قرب بالنوافل سے ترقی پاتا ہے یعنی اپنی طرف سے جو چاہتا ہے عبادت کرتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے جو دین کا کام لینا چاہیں اس میں لگا دیتے ہیں، یہ قرب بالفرائض کہلاتا ہے۔ کسی کو تبلیغ کا کام، کسی کو تدریس کا اور کسی کو تصنیف وتالیف کا کام سپرد کیا جاتا ہے۔ قرب بالفرائض والا فرائض کو چھوڑ کر نوافل میں مشغول ہو جائے تو گرفت کی جاتی ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کی خلوت میں آدمیوں کو بھیج کر تنبیہ فرمائی۔

سوال نمبر ۱۶: نفی اثبات جس دم کے ساتھ ایک دفعہ میں اکیس سے زیادہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: سالک کو اول یہ ذکر بلحاظ شرائط ۲۱ مرتبہ تک پہنچانا چاہئے، پھر اس سے زیادہ کرے تو فائدہ ہے۔ مکتوبات معصومیہ میں کسی

صاحب نے لکھا کہ میں ایک سانس میں ایک سو ایک بار نفی اثبات کرتا ہوں۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

سوال نمبر ۱۷: کیا قرأت قرآن سے وہ نتائج واثرات حاصل ہوتے ہیں جو صوفیہ کے بتائے ہوئے اذکار سے حاصل ہوتے ہیں۔

جواب: ابتدا میں سالک کی زیادہ ترقی ذکر سے ہوتی ہے حتی کہ فنائے قلب اور فنائے نفس نصیب ہوجائے پھر تلاوت، نوافل اور دوسرے دینی اشغال سے زیادہ ترقی ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۱۸: جن کے اسباق زیادہ ہیں انہیں وقت پورا نہ ملے تو کیا کریں؟

جواب: ایسی صورت میں صرف نیت کر کے لطائف پر سے توجہ کرتے ہوئے گزر جائیں تو بھی فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔

سوال نمبر ۱۹: نسبت سلب ہوجانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نسبت نام ہے اس تعلق کا جو بندے کو اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ اس تعلق کو کوئی سلب نہیں کرسکتا، البتہ کیفیات وواردات سلب کی جاسکتی ہے۔

سوال نمبر ۲۰: بعض لوگ چلتے پھرتے ہر وقت تہلیل لسانی (کلمہ کا ذکر) کرتے رہتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: سو فیصد جائز بلکہ مستحسن ہے۔ حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینیؒ سے ایسا ہی سوال پوچھا گیا تو فرمایا۔ شریعت نے قریب المرگ کو کلمہ کی تلقین کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں ہر وقت اپنے آپ کو قریب المرگ سمجھتا ہوں، لہٰذا اپنے نفس کو کلمے کی تلقین کرتا رہتا ہوں۔

سوال نمبر ۲۱: جو لوگ سفر کے دوران جیب میں قرآن پاک میں رکھتے ہیں اور مجبوراً پیشاب کے لئے بیت الخلا میں جاتے ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: جیب کا حکم غلاف کا سا ہونا چاہئے، تاہم بہتر ہے کہ قرآن مجید کو کسی پلاسٹک وغیرہ کے غلاف میں لپیٹ کر جیب میں رکھیں۔

سوال نمبر ۲۲: مؤمن کو نماز کا انتظار کیوں رہتا ہے؟

جواب: نماز جب روح کی غذا بن جاتی ہے تو نماز پڑھنے کے لئے دل اسی طرح بے تاب ہوتا ہے جیسے روٹی کھانے کے بعد معدہ بے تاب ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۳: مجذوب کون ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے روحانی امور کے لئے متعین ہوتے ہیں اور بعض مادی یا تکوینی امور کے لئے، تکوینی امور کے لوگ ظاہر میں دیوانوں کی مانند ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں ہوتا کہ رجال تشریع کو رجال تکوین کی خبر ہو، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کا علم نہ تھا، کبھی کبھی تکوین وتشریع ایک ہی شخص میں جمع ہوجاتی ہیں۔ رجال تکوین میں قطب مدار اور رجال تشریع میں قطب ارشاد ہوتے ہیں۔ عموماً قطب مدار قطب ارشاد کے ماتحت ہوتا ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ ''انی علی علم من علم اللہ علمیہ لاتعلم انت وانت علی علم علمکم اللہ لا اعلمہ''

اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کا علم مجھ کو دیا ہے، جو تم کو نہیں ملا ہے اور تم کو ایک قسم کا علم دیا ہے، جو مجھ کو نہیں ملا۔

یہ تکوینی امور کے لوگ مجذوب کہلاتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۴: واردات کونیہ اور علمیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: سالک کے دل میں بعض اوقات علمی نکات ڈالے جاتے ہیں اور بعض اوقات مادی امور سے متعلق نکات مثلاً ایسا ہوگا ایسا نہ ہوگا اس کو واردات کونیہ کہتے ہیں۔ علمی معارف کو واردات علمیہ کہتے ہیں۔ دونوں محمود ہیں مگر علمیہ کونیہ سے افضل ہوتے ہیں، علمیہ ہر شخص کو نہیں ملتے۔

ع دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

سوال نمبر ۲۵: مشرب کیا ہوتا ہے؟

جواب: ہر سالک کسی نہ کسی نبی کے زیر قدم ہوتا ہے لیکن کون کس کے زیر قدم ہے اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ ایک بزرگ نے اپنے مرید کو دوسرے بزرگ کی خدمت میں بھیجا تاکہ انہیں اپنے مشرب کا پتہ چلے، جب مرید پہنچا تو اس بزرگ نے کہا تمہارے یہودی کا کیا حال ہے؟ مرید بہت خفا ہوا۔ جب واپس پہنچا اور بزرگ نے مرید سے حقیقت حال پوچھی تو مرید نے جھجکتے جھجکتے بتایا۔ شیخ نے کہا، الحمد للہ کہ میں موسوی المشرب ہوں۔ ☆☆☆☆☆

آخری قسط

حسن الہاشمی

علم الاعداد سے متعلق ایک ایسا سلسلہ جو آپ کے لئے حیرتناک ثابت ہوگا اور آپ اعداد کی مضبوط گرفت کے قائل ہو جائیں گے

۷عدد والے متوجہ ہوں

۷عدد والے لوگوں میں مستقل مزاجی کی کمی ہوتی ہے، ان کو اس کمی سے نجات حاصل کرنی چاہئے، یہ لوگ سیمابی مزاج رکھتے ہیں، ان کے جذباتی فیصلے ان کے لئے وجہ مصیبت بنے رہتے ہیں۔

۷عدد کے لوگوں کو چاہئے کہ جب بھی یہ کاروباری امور کی طرف توجہ کریں تو انہیں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اور دل سے سوچنے کے بجائے عقل سے سوچنا چاہئے، جلد بازی اور جلد بازی کے تمام فیصلے ان کے لئے مصائب کھڑے کرتے ہیں اور ان کے سکون کو غارت کر دیتے ہیں۔ ۷عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی روحانیت ہوتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان جیسا اعلیٰ ظرف بننا بہت آسان نہیں ہوتا۔

کامیابی کی کنجی : یاد رکھیں کہ آپ کی کامیابی آپ کی اعلیٰ ظرفی اور آپ کی بلند سوچ وفکر میں مضمر ہے۔

۸عدد والے متوجہ ہوں

۸عدد والے لوگوں کو مفت آئی دولت خواہ مخواہ کے اثر ورسوخ اور اپنے احباب واقارب پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، محنت اور کام کی لگن ہی انہیں فائدہ پہنچا سکتی ہے اور انہیں سرخرو رکھ سکتی ہے۔ ۸عدد والوں کو چاہئے کہ اپنی مستحکم شخصیت کی قدر کریں اور اپنے اصولوں کی پابندی کریں، آپ مادہ پرستی کو ترجیح دیتے ہیں اور دولت کمانے کی دھن آپ کو مذہبی رجحانات سے محروم بنائے رکھتی ہے، لیکن مذہب کے بغیر انسان کبھی مکمل انسان نہیں بن سکتا ہے۔ دولت کمانا جرم نہیں ہے لیکن صرف دولت کے چکر میں لگے رہنا اور جائز وناجائز طریقہ سے سب اکٹھا کرنا یقیناً جرم ہے، آپ کو چاہئے کہ ہر بات کی گہرائی میں جھانکنے کی ہر وقت کوشش نہ کیا کریں، اس سے آپ کو نئے نئے صدمات ملیں گے اور آپ کا اعتبار لوگوں سے اٹھ جائے گا۔

کامیابی کی کنجی : محنت، مشقت اور کام کی لگن ہی آپ کی کامیابی کی علامت ہے۔

۹عدد والے متوجہ ہوں

۹عدد کے لوگوں کو ہمیشہ اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے کہ وہ بلا خوف وخطر بڑے بڑے خطرناک کاموں میں ہاتھ ڈال سکتے ہیں اور اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا، یہ زعم اور یہ حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خود اعتمادی کسی بھی وقت کسی بڑے خطرے سے دوچار کر سکتی ہے۔

۹عدد کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ بلند بانگ دعوؤں سے پرہیز کریں اور شیخی اور اتراہٹ کو کبھی اپنے قریب نہ آنے دیں، بے شک آپ مستقل مزاج ہیں، اپنے اندر ایک طرح کا استحکام رکھتے ہیں اور یہی آپ کو آخری منزل تک پہنچائیں گے، لیکن اپنی خود اعتمادی کو کچھ نہ کچھ لگام بھی دیں اور اپنے جذبات کو بے لگام ہونے سے بچائیں۔

آپ محبت کے معاملے میں بھی حد سے زیادہ جذباتی ہو جاتے ہیں، محبت بری چیز نہیں، لیکن آنکھیں بند کر کے محبت کرنا یقیناً برا ہے، جو لوگ آنکھیں بند کر کے محبت کرتے ہیں وہ کسی نہ کسی فریب کا شکار ہو جاتے ہیں اور بدنامی اور رسوائی بھی ان کے پیروں کی زنجیر بن جاتی ہے۔ چونکہ آپ زندگی کامیاب گزاریں گے اس لئے بدخواہوں اور حاسدوں کی ایک بھیڑ ہمیشہ آپ کے پیچھے رہے گی، آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ آپ صبر وضبط سے کام لیں اور گالی کے جواب میں گالی دینے سے گریز کریں۔

کامیابی کی کنجی : آپ کی کامیابی کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ صبر وضبط کے ساتھ اپنی سوچ وفکر کو اہمیت دیں اور جذبات کے دھاروں میں بہنے سے خود کو محفوظ رکھیں۔

****

طب وصحت

مفید سلسلہ

خشک اور چکنی جلد

موسم سرما: جلد دو قسم کی ہوتی ہے، خشک اور جلد، خشک جلد سخت ہوتی ہے اور اسے قدرتی طور سے چکنائی عطا کرنے والے عنصر نہیں مل پاتے، کیوں کہ ایسی جلد گلینڈز پوری طرح سے کام نہیں کرتے اور ان کو پوری نمی نہیں ملتی، جب کہ بخاراتی عمل کے باعث جلد کے خلیوں سے پانی اڑتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں جلد میں سوکھا پن آجاتا ہے۔

جلد کے لاکھوں خلیوں میں پانی کی سطح، ہارمونز بیرونی ماحول سے کنٹرول ہوتا ہے، اگر موسم گرم ہے، تو جلد سے پانی تیزی سے بخارات میں تبدیل ہوگا اور جلد خشک ہوجائے گی، اگر ماحول برساتی ہے تو جلد میں نمی قائم رہتی ہے، جلد میں بھی کچھ ایسے قدرتی عناصر ہوتے ہیں، جو اسے نم بنائے رکھتے ہیں اور ان ہی عناصر کی مدد سے جلد اپنی نمی قائم رکھتی ہے لیکن بڑھتی عمر کے ساتھ ساتھ ایسے قدرتی عناصر ختم ہوتے جاتے ہیں اور جلد خشک ہوجاتی ہے۔

خشک جلد کو نمی اور چکنائی والے عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، خشک جلد خاص طور سے گلے اور آنکھوں کے ارد گرد کی ہوتی ہے کیوں کہ ان جگہوں پر قدرتی تیل کم مقدار میں رہتا ہے اور گلے، آنکھوں کے آس پاس پتلی پتلی دھاریاں (جھریاں) سی پڑنے لگتی ہیں، صابن لگانے کے بعد خشک جلد اور بھی خشک ہوجاتی ہے، اس لئے صابن لگا کر ایسی جلد کو زیادہ دھونا نہیں چاہئے، سورج کی روشنی سے جتنا ممکن ہو بچیں، کیوں کہ اس سے جلد کے پانی کی سطح مزید کم ہوجاتی ہے۔

خشک جلد کا علاج

نارنگی: نارنگی کے چھلکوں کو چھاؤں میں خشک کرکے پیس لیں، ان کو دودھ میں گوندھ کر ملیں، جہاں بھی ملیں گے وہاں کی جلد ملائم ہوجائے گی۔

دودھ: جلد پر دودھ کی ملائی (دودھ کو گرم کرتے وقت جو پرت آتی ہے) کو ملنے سے جلد ملائم ہوتی ہے۔ دھوپ کی جلن سے بچنے کے لئے دودھ کی ملائی اور گلاب کا پانی ملا کر ملیں۔

پپیتا: پختہ پپیتے کا گودا پیس کر چہرے پر لیپ کرنے سے جلد ملائم ہوکر نکھر جاتی ہے۔

چکنائی: خشک جلد پر کوئی بھی چکنائی لگائیں اور مالش کریں۔

چکنی جلد

بیس برس کی عمر تک جلد چکنی ہوتی ہے اور اس کی وجہ ہے، چکنے غدود کی زیادہ سرگرمی، اور ان کی زیادہ سرگرمی کی وجہ ہے ہارمونز۔ اس کے علاوہ موسم میں تبدیلی سے بھی جلد متاثر ہوتی ہے، گرم موسم میں چکنے غدود اور زیادہ سرگرم ہوجاتے ہیں، ساتھ ہی کچھ لوگوں پر اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے۔ چکنی جلد والوں کو کیل مہاسوں کی پریشانی ہوتی ہے۔

البتہ چکنی جلد کا فائدہ بھی کم نہیں، اس طرح کی جلد پر جھریاں کم پڑتی ہیں اور جلدی سے بڑھاپا نہیں جھلکتا، جب بھی آپ کو اپنی جلد چکنی لگے تب اپنے جذبات، کھانے، صحت اور سرگرمیوں پر توجہ دیں، کیوں کہ جلد کی یہ تبدیلی اس بات کی علامت بھی ہوسکتی ہے کہ ان چیزوں میں کسی نہ کسی طرح غیر ضروری توازن آگیا ہے اور تب تلی چیزوں، پیسٹریز، کریم والی چیزوں اور چکنائی والی چیزوں کا استعمال نہ کریں، اس کے عوض تازے پھل، ہری سبزیوں کا استعمال اچھا ہوگا، دن میں کم سے کم آٹھ گلاس پانی پئیں، مطلوبہ نیند لیں، تازہ ہوا میں ورزش کریں، تا کہ خون کے دورے

میں بہتری ہو، بس ان تھوڑی سی تبدیلیوں سے جلد میں آیا غیر توازن ختم ہوجائے گا اور جذبات پر بھی کنٹرول کرنے کی کوشش کریں۔

چکنی جلد کا علاج

پانی: جسم کا زائد تیل اگر نکل جائے تو مسئلہ ختم ہوجاتا ہے، اس کے لئے گرم پانی سے جلد کو صاف کریں۔

چندن: چندن کا پاؤڈر، گلاب کے پانی میں گوندھ کر چہرے پر لیپ کریں، چہرے کے دھبے مٹ جاتے ہیں، کیل مہاسے دور ہوجاتے ہیں۔

گاجر: گاجر کے رس سے چہرہ دھوئیں، اس سے رنگ صاف ہوگا، چکنی جلد میں یہ مفید ہے۔

لیموں: چکنی جلد پر داغ دھبے اور مہاسے نکلتے ہیں، چکنی جلد والوں کو روزانہ دو بار صابن لگا کر چہرہ دھونا چاہئے، چہرے پر لیموں رگڑنے سے چکنی جلد میں فائدہ ہوتا ہے۔

سیب: اگر آپ کی جلد چکنی ہے تو آپ کو چاہئے کہ ایک سیب کو اچھی طرح پیس لیں اور اس کا لیپ چہرے پر کریں، اسے دس منٹ بعد گرم پانی سے دھوڈالیں۔

بیسن: چنے کا بیسن گلاب کے پانی میں گھول کر چہرے اور جسم پر ملیں، دس منٹ بعد غسل کریں، اس سے جلد کی چکنائی دور ہوجائے گی اور چہرہ نکھر جائے گا۔

سردیوں میں انگلیوں کی سوجن کا علاج

مٹر: سردیوں میں انگلیاں سوجنے پر مٹر کو پانی میں اُبال کر اس پانی سے دھونے سے سوجن میں فائدہ ہوگا۔

شلغم: ۵۰ گرام شلغم ایک کلو پانی میں اُبالیں، پھر اس گرم پانی میں ہاتھ پاؤں رکھنے سے انگلیوں کی سوجن دور ہوجاتی ہے۔

پھٹکڑی: پانی میں زیادہ کام کرنے سے سردیوں میں انگلیوں میں سوجن آجائے، تو پانی میں پھٹکڑی اُبال کر اس سے انگلیوں کو دھوئیں وہ ٹھیک ہوجائیں گی۔

سرسوں کا تیل: سردیوں میں انگلیوں میں سوجن آجاتی ہے، چار چمچ سرسوں کے تیل میں ایک چمچ باریک پسا ہوا سوندھا نمک گرم کریں اور رات کو اسے انگلیوں پر لگا کر سوجائیں، سوجن مٹ جائے گی۔

الرجی (جلد کا عارضہ) کا علاج

(URTICARIA)

پودینہ: دس گرام پودینہ، بیس گرام گڑ، دو سو گرام پانی اُبال کر چھان کر پلانے سے بار بار ہونے والے الرجک دانے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

چنا: بیسن سے بنے سوتی چور لڈو پر سیاہ مرچ ڈال کر کھانے سے الرجک دانے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

زیرہ: زیرے کو پانی میں ڈال کر اس پانی سے نہانے سے بدن کی خارش اور الرجک دانے مٹ جاتے ہیں۔

سیاہ مرچ: الرجک دانے ہونے پر سیاہ مرچ اور گھی ملا کر پئیں اور جسم پران دونوں کی مالش کریں۔

اجوائن: الرجک دانے ہونے پر ایک چمچ اجوائن اور حسب ذائقہ سوندھا نمک ملا کر صبح بھوکے پیٹ پانی سے پھانک لینے سے فائدہ ہوگا۔

ایک چمچ اجوائن اس میں دوگنا گڑ، دو کپ پانی میں اُبال کر پینے سے الرجک دانوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

شہد: جب دواؤں سے الرجک دانوں میں فائدہ نہ ہو تو ناگ کیسر ۶ گرام شہد، ۲۵ گرام مریض کو صبح وشام کھلائیں۔

ایک چمچ شہد اور ایک چمچ ترپھلا ملا کر صبح وشام کھائیں، الرجک دانے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

ہلدی: پسی ہوئی ہلدی ایک چمچ، گیہوں کا آٹا دو چمچ گھی ایک چمچ چینی دو چمچ، ان میں آدھا کپ پانی ڈال کر حلوہ بنالیں، اسے ٹھنڈا ہونے پر صبح روزانہ کھائیں اور اوپر سے ایک گلاس دودھ پئیں، اس سے الرجک دانے مٹ جائیں گے۔

آدھا چمچ ہلدی، آدھا چمچ مصری شہد ملا کر دو بار روزانہ لیں، الرجک دانے نکلنا بند ہوجائیں گے۔

نیم: نیم کا تیل، یا نیم کے بیج کی گری سرسوں کے تیل میں جلا کر اس تیل کی مالش کریں۔

نیم کے پتے جب تک کڑوے نہ لگیں، انہیں چباتے رہیں، اس سے الرجک دانے ٹھیک ہو جائیں گے۔

سرسوں کا تیل: الرجک دانے، چھپا کی ہونے پر دست آور دوا لے کر پیٹ صاف کریں، سرسوں کے تیل کی مالش کر کے گرم پانی سے غسل کریں، اس سے الرجک دانوں میں فائدہ ہوگا۔

پھٹکڑی: آدھا چمچ پسی ہوئی پھٹکڑی، آدھے کپ گرم پانی میں حل کر کے الرجک دانوں پر لگائیں اور دھوئیں، اس سے فائدہ ہوگا۔

پیاز: الرجک دانوں میں پیاز کھانا مفید ہے۔

پان: کھانے والے تین پان اور ایک چمچ پھٹکڑی پانی میں ڈال کر اور اسے پیس کر الرجک دانوں پر مالش کرنے سے الرجک دانے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

تلسی: چوتھائی چمچ تلسی کے بیج، ایک مربہ آنولہ پر ڈال کر روزانہ دو بار کھائیں، الرجک دانے ٹھیک ہو جائیں گے۔

پھنسیاں

(BOILS)

ہاتھ، چہرے اور بدن پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں کبھی کبھی پھوڑے جیسی موٹی پھنسیاں گرمی اور موسم برسات کے آغاز پر نکلتی ہیں، ان میں شدید درد ہوتا ہے، پھنسیاں سرخ ہوتی ہیں، اور ان میں سے پیپ اور خون نکلتا ہے، یہ ٹھیک ہوتی رہتی ہیں اور نئی نئی بھی نکلتی رہتی ہیں، دوسرے موسموں میں بھی ایسی پھنسیاں ہو سکتی ہیں لیکن گرمی کے موسم میں زیادہ ہوتی ہیں، ان کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) پسینے کا جلد میں جمع ہونا: جسم کی گندگی، پسینے کی صورت میں باہر نکلتی ہے، اگر پسینہ جلد میں جمع ہو جائے اور باہر نہ نکلے تو پھوڑے پھنسیوں کی صورت میں یہ پسینہ باہر آتا ہے، لو، تیز ہوا، دھول جسم پر جم جاتی ہے، اس سے پسینہ باہر نہیں نکلتا۔

(۲) گرم مزاج کی چیزیں کھانا: آم، خربوزہ، تربوز وغیرہ زیادہ کھانے سے جسم میں گرمی بڑھ جاتی ہے اور پھنسیاں نکلتی ہیں۔

(۳) مصنوعی پہناوا: نائیلون، ٹیرالین کے کپڑے، پلاسٹک کے جوتے وغیرہ کا جلد پر برا اثر پڑتا ہے اور ان سے پھنسیاں نکلتی ہیں۔

پھنسیوں کا علاج

روزانہ دو بار غسل کریں، ٹھنڈے مشروبات، ٹھنڈی چیزیں زیادہ کھائیں، خون صفا چیزیں کھائیں، جس سے خون صاف ہو۔

ملتانی مٹی: ملتانی مٹی بھگو کر پیس لیں، اس میں کافور ملا کر جسم پر لیپ کریں، اس کو لگانے کے دو گھنٹے بعد نہالیں۔

لیموں: لیموں جلد صاف کرتا ہے، جلد کے تمام امراض پھوڑے، پھنسیاں، داد، خارش وغیرہ میں لیموں کا رس لگائے، یا لیموں کو پانی میں نچوڑ کر اس پانی سے دھونے، نہانے سے فائدہ ہوگا۔

برسات میں پھوڑے پھنسیاں بہت ہوتی ہیں، لیموں کا استعمال اس موسم میں بہت مفید ہے۔

گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر روزانہ صبح کم از کم تین ماہ پئیں۔

انناس: انناس کا گودا پھنسیوں پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے، اس کا رس پینا بھی مفید ہے۔

زیرہ: خارش، پھنسیاں، جلن، داد وغیرہ جلد کے امراض میں گرم پانی میں زیرہ پیس کر لیپ کرنے سے فائدہ ہوگا۔

پانی: سوجن، پھنسی، پھوڑے وغیرہ ہونے پر پہلے تین منٹ گرم پانی سے سینک کریں، پھر ایک منٹ ٹھنڈے پانی سے سینک کریں، اس طرح دس منٹ روزانہ دو بار سینک کرنے سے حیرت انگیز فائدہ ہوگا۔

امرود: پھنسیاں ہو گئی ہیں، خارش ہو تو چار ہفتے تک روزانہ دوپہر کو ایک پاؤ امرود کھائیں، اس سے پیٹ صاف ہوگا، بڑھتی ہوئی گرمی دور ہوگی، خون صاف ہوگا اور پھنسیاں نیز خارش ٹھیک ہو جائے گی۔

املی: پھنسیاں ہونے پر املی کو پانی میں ملا کر چھان کر روزانہ پیتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بیر: ناک کے اندر باہر پھنسیاں نکلنے پر بیر سونگھنا اور اس کا گودا

لگانا چاہئے۔

گاجر: پھنسیوں پر گاجر کی پلٹس باندھیں، یہ پھنسیوں میں جمے ہوئے خون کو پگھلا دیتی ہے۔

آلو: کچے آلوؤں کا رس پینے سے پھنسیاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

اخروٹ: اگر پھنسیاں زیادہ نکلتی ہوں، تو سال بھر روزانہ صبح چار اخروٹ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مہندی: مہندی کو اُبال کر اس کے پانی سے پھنسیوں کو دھونے سے فائدہ ملتا ہے۔

اجوائن: اجوائن کو پانی میں اُبال کر پھنسیوں کو دھوئیں۔

اجوائن کو گرم پانی میں پیس کر پھنسیوں پر لیپ کرنا مفید ہے۔

شہد: شہد اور آٹے کو ملا کر پیسٹ بنالیں، اس کو کپڑے کے ٹکڑے پر لگا کر پھنسیوں پر باندھیں، تین چمچ شہد، ایک گلاس گرم پانی میں ملا کر روزانہ کچھ ماہ پئیں۔

تلسی: ناک میں پھنسی ہو تو تلسی کے خشک پتوں کو پیس کر سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تلسی کے پتوں کا رس اور ناریل کا تیل ہم وزن ملا کر گرم کریں پانی کا حصہ جل جانے پر ۱۲ گرام زرد موم ڈال کر پلائیں، مرہم تیار ہے، جلنا، خارش، پھوڑے، پھنسی پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

نیم: مارچ اپریل کے موسم میں جب نیم کے نئے پتے (کونپلیں) نکلتے ہیں تو ۳۰ گرام سرخ سرخ کونپلیں اور سوندھا نمک پیس کر صبح بھوکے پیٹ کھائیں، اس سے خون صاف ہو کر پھنسیاں ٹھیک ہو جائیں گی۔

نیم کے پتے پیس کر پھنسیوں پر لگائیں، درد زیادہ ہو، تو گرم کر کے لگائیں۔

نیم کی چھال کو گھس کر پھنسیوں پر لگا سکتے ہیں، نیم کا مرہم بھی بہت مفید ہے، اس مرہم کو بنانے کا طریقہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ ☆☆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: ناگ پور

نام: محمد الطاف قاسمی

نام والدین: محمد عبد السمیع، نسرین

نام شریک حیات: زلیخا انجم

تاریخ پیدائش: ۱۵ر مارچ ۱۹۸۲ء

شادی کی تاریخ: ۱۲ر فروری ۲۰۱۱ء

قابلیت: دارالعلوم دیوبند سے فراغت، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ایک حرف نقطے والا ہے، باقی ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں دو حروف خاکی اور ۷ حروف آتشی ہیں۔

آپ کے نام میں بادی اور آبی ایک بھی حرف موجود نہیں ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ مرکب عدد ۲۴ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۱۳ ہیں۔

۶ کا عدد خوش منظری کی علامت ہے۔ جن لوگوں کا عدد ۶ ہوتا ہے وہ اپنی قوم کی بھلائی کے لئے بہت کام کرتے ہیں۔ اس عدد کے حامل جہاں دیانت دار ہوتے ہیں وہاں وہ شریف اور قابل بھروسہ بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ تعمیری کاموں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں، یہ لوگ کنبہ پرور بھی ہوتے ہیں، صلح اور عافیت پسند بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی عزت کی حفاظت بھی کرتے ہیں اور دوسروں کی عزت وآبرو کے سلسلہ میں حساس بھی ہوتے ہیں، انہیں کسی کی رسوائی اور بدنامی اچھی نہیں لگتی، ان میں عقل وفکر اور دور اندیشی حد سے زیادہ ہوتی ہے، اس لئے یہ ہر لائن میں کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگ فنون لطیفہ سے اور قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں، انہیں سیر وتفریح کا شوق ہوتا ہے، یہ لوگ طبعاً بہت حساس ہوتے ہیں، اس لئے حالات سے بہت جلدی متاثر ہوجاتے ہیں، یہ خود بھی بے قاعدگیوں سے دور رہتے ہیں اور ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ بھی بے قاعدگیوں سے دور رہیں۔

۶ عدد والوں کی تندرستی قابل رشک ہوتی ہے، خرچ کے معاملے میں یہ بہت محتاط ہوتے ہیں اور ذرہ ذرہ کا حساب رکھنا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ طبعاً بخیل ہوتے ہیں اور ان کا بخل انہیں زندگی کی خوشیوں سے پوری طرح لطف اندوز نہیں ہونے دیتا۔

۶ عدد کے لوگوں میں ایک زبردست کمزوری ہوتی ہے وہ یہ کہ یہ دوست اور دشمن کی پرکھ نہیں رکھتے، یہ لوگ فطرتاً خوشامد پسند ہوتے ہیں، خوشامدی لوگوں کو اہمیت دیتے ہیں اور اس وجہ سے منافقین قسم کے لوگ ان کے قریب پہنچ جاتے ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے میں کامیاب رہتے ہیں، ان میں بے شمار خوبیاں ہوتی ہیں، باطن صاف ستھرا ہوتا ہے، گفتگو کا سلیقہ ہوتا ہے، لوگوں کو اپنے حسن گفتگو سے متاثر کرلیتے ہیں، ظاہری طور پر بھی یہ لوگ پرکشش ہوتے ہیں، اپنے حلقہ احباب میں یہ مقبول بھی ہوتے ہیں، لیکن ان خوبیوں کے باوجود ان میں ایک طرح کی پست ہمتی اور احساس کمتری ہوتی ہے، احساس کمتری کی وجہ سے یہ بروقت کوئی اقدام نہیں کرپاتے اور بے شمار مراعات سے محروم رہ جاتے ہیں، پست ہمتی کی وجہ سے یہ اچھے لوگوں سے دور ہوجاتے ہیں اور برے لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کرلیتے ہیں، ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلینا بھی ان کی عادت ہوتی ہے اور یہ عادت بھی انہیں کئی بار بڑے نقصان سے دوچار کرتی ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے اخلاق بہت اچھے ہیں، آپ میں صفتِ وفاداری موجود ہے، بے شک آپ حسن پسند ہیں لیکن آپ دولت حیا سے بھی مالا مال ہیں، آپ میں انتظام کی بھی اعلیٰ صلاحیتیں

موجود ہیں، اگر آپ کو کسی جگہ کا ناظم یا نگراں بنادیا جائے تو آپ نظام کو حسن وخوبی کے ساتھ چلا سکتے ہیں اور کسی کو کوئی شکایت کا موقع نہیں دیں گے، آپ کی سادگی اور آپ کی وفاداری آپ کے مزاج کی اصل دولت ہے جو آپ کی مقبولیت کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ ۴ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور سے آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا عدد ۳ یا ۹ ہو۔ ۲، ۵ اور ۷ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہیں، ان عددوں کے لوگ آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچائیں گے اور نہ کوئی قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور لوگ آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گے، اگر آپ ایک اور ۸ عدد کی چیزوں سے اور لوگوں سے دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۴ ہے، یہ عدد اپنے اندر ایک طرح کی مقناطیسیت رکھتا ہے اور دوسروں کو اس عدد کے حامل کی طرف کھینچتا ہے، یہ عدد مالی اعتبار سے بھی اچھا ہے اور یہ اپنے حامل کو خوش حالیوں سے وابستہ رکھتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بھی ۶ بنتا ہے جو آپ کے نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے، یہ عدد نہ آپ کا دشمن ہے نہ دوست۔ آپ مارچ کے مہینے میں پیدا ہوئے، یہ مہینہ آپ کے لئے بہر اعتبار مبارک ہے اور اس مہینہ میں پیدائش کی وجہ سے آپ کئی بار کامرانیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے خاص کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ آپ کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اپنے خاص کاموں کو آپ جمعرات کے دن بھی انجام دے سکتے ہیں، اتوار، پیر اور منگل بھی آپ کے لئے ٹھیک ہیں، ہفتہ آپ کے لئے نہ بہتر ہے نہ بدتر، البتہ بدھ اور جمعہ کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا، بدھ اور جمعہ کو اگر آپ اپنے خاص کام نہ کریں تو آپ کے لئے بہر اعتبار بہتر ہوگا، ان دنوں میں کسی کام کی شروعات کرنے سے آپ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ پکھراج، پنّا اور نیلم آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، یہ پتھر باذن اللہ آپ کو زبردست فائدہ پہنچائیں گے، چار یا ساڑھے چار گرام کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر ان پتھروں کا استعمال کریں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ سفید، نیلا اور ہرا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، ان رنگوں کے پردے اگر آپ اپنے گھر میں آویزاں کریں گے تو انشاء اللہ گھر میں سکون وراحت کی بارشیں ہوں گی۔

مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں آپ کو اگر معمولی سی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف دھیان دیں، ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو پیروں کی اُنگلیوں کی، آنکھوں کی بیماریوں کی، پھیپھڑوں کے امراض کی، آنتوں کی بیماریوں کی، اعصابی تناؤ کی، قوت حافظہ کی کمی کی شکایت ہوسکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۳۳ ہیں۔ اگر ان میں اسم الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو مجموعی اعداد ۱۹۹ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہرحال مفید ثابت ہوگا، نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۹	۵۲	۵۶	۴۲
۵۵	۴۳	۴۸	۵۳
۴۴	۵۸	۵۰	۴۷
۵۱	۴۶	۴۵	۵۷

آپ کے مبارک حرف د، اور چ ہیں۔ ان حرف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کو راس آئیں گی جیسے دودھ، دہلی، دوبئی، چاندنی، چکنائی، چاول وغیرہ۔

آپ کی فطرت میں جذبۂ ہمدردی ہے، آپ لوگوں کی مدد کرکے ان کے کام آکے روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں، چونکہ آپ خرچ کے معاملے میں محتاط رہتے ہیں اس لئے آپ رقم پس انداز کرنے میں

کامیاب رہیں گے، عشق ومحبت کرنا اور حلقۂ احباب میں توسیع کرنا آپ کا ایک مشغلہ ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: موافقت، امید پرستی، قدرتی مناظر کے دلدادہ، علمی مسائل سے لگاؤ، خوداعتمادی، کریمانہ اخلاق اور تندرستی۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: عیب جوئی، بے اعتباری، احساس کمتری، پست ہمتی، بخل، قوت ارادی کی کمی۔

اس دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے، جو خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ نہ ہو، ہر انسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں، بس اچھا انسان وہ کہلاتا ہے کہ جس کی خوبیاں اس کی خامیوں کے مقابلے میں زیادہ ہوں اگر آپ اچھے انسان بننا چاہتے ہیں تو اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں جو از راہ بشریت آپ کی ذات کے اندر موجود ہیں اور ان خامیوں کی وجہ سے آپ کی خوبصورت شخصیت پامال ہو رہی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		۳
۸	۵	۲
		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں، آپ اپنے دل کی بات کو بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں اور سامعین کو پوری طرح متاثر کرسکتے ہیں، آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ بروقت اپنی اس قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ عدد کی موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ کی اختراعی قوت بڑھی ہوئی ہے اور آپ بوقت ضرورت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ عدد میں ایک ایسی طاقت پوشیدہ ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوتی ہے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے مواقعات پر کافی چاق وچوبند رہتے ہیں اور علمی کاموں میں یہ کبھی کبھی سستی آپ کو اہم مسائل سے غافل کردیتی ہے اور یہ غفلت آپ کے لے بہت سی الجھنوں کا سبب بنتی ہے اور آپ کو ناگہانی آفتوں سے دوچار کراتی ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہاں اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے کبھی کبھی حالات سے راہِ فرار اختیار کرلیں، جو ایک طرح کی پست ہمتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اکثر آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی وحشت ہوتی ہے، آپ کسی بھی وقت کسی بھی وہم میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی نظافت اور نفاست کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گندگی اور غلاظت کو پسند نہیں کرتے، آپ کو کباڑ اور کوڑے سے وحشت ہوتی ہے اور آپ صفائی اور ستھرائی کو پسند کرتے ہیں، آپ خود بھی صاف رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی صاف ستھرا دیکھنا چاہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ ایک بار آیا ہے جو آپ کے فطرت کے استحکام اور آپ کے خیالات کی پختگی کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ کی صرف ایک لائن مکمل ہے، دو لائن ادھوری ہیں۔

پہلی لائن مکمل ہے جو اس بات ک ی غمازی کرتی ہے کہ آپ بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں، آپ کاروباری سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، آپ دوسروں کے ساتھ کھل کر کام کرنے کا مزاج رکھتے ہیں، آپ کے ظاہر وباطن میں ایک طرح کی کشش موجود ہے جو دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے۔

دوسری اور تیسری لائن ادھوری ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ جو بھی چاہتے ہیں اور جو بھی خواب دیکھتے ہیں آپ ان ہی کی روشنی میں قدم اٹھاتے ہیں، دوسرے کے احساسات وجذبات کی پرواہ نہیں کرتے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں صرف اپنے مقصد سے غرض ہوتی ہے، آپ ہمیشہ اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں، آپ کی زندگی میں ہلچل موجود رہے گی اور جسے کہتے ہیں سکون

اور عافیت اس سے آپ ہمیشہ محروم رہیں گے۔

آپ کے دستخط آپ کی خوبصورت شخصیت کو ظاہر کررہے ہیں، ان سے آپ کو کریمانہ فطرت کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ایک کھلی کتاب کی طرح زندگی گزاررہے ہیں، آپ معمہ بن کر جینے سے احتراز کرتے ہیں۔

آپ کی تصویر آپ کی شرافت اور عالمانہ وقار کی آئینہ دار ہے، اندازہ ہوتا ہے کہ آپ شرم وحیا کی دولت سے بھی مالا مال ہیں۔

ہم نے آپ کی شخصیت کے سارے خدوخال کھول کر رکھ دیئے ہیں، آپ اس کالم کو غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کریں، اس کے بعد آپ اپنی شخصیت میں چار چاند لگانے کے لئے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی ٹھان لیں اور ان کمزوریوں سے پیچھا چھڑانے کا بھی فیصلہ کرلیں جو آپ کی خوبصورت شخصیت کو داغ دار بنانے کی ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ نے ان کمزوریوں سے نجات حاصل کرلی تو آپ ایک مکمل انسان بن جائیں گے، ایک ایسے انسان کہ دنیا جس کی موجودگی اور غیر موجودگی کو شدت کے ساتھ محسوس کرے گی۔

☆☆☆☆☆☆

پانچویں قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف ممالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح،ہ)

نشاء کا خط پڑھنے کے بعد ساجدہ نے نشاء سے کہا کہ کمرے میں آؤ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔

نشاء جب اپنی امی کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ سہم گئی، اس کی امی کے چہرے پر ناگواری کے آثار نمایاں تھے اور ایک طرح کی افسردگی بھی تھی۔ نشاء کو دیکھ کر ساجدہ نے کہا، بیٹھ جاؤ۔

نشاء نے لرزتے ہوئے کہا، امی کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔

جب تم ناراضگی کے کام کروگی تو ناراضگی تو ہوگی ہی۔

مجھ سے کیا غلطی ہوئی؟ نشاء نے پوچھا۔

یہ سہیل کا خط۔ ساجدہ نے اپنے سینے سے خط نکال کر نشاء کو دکھایا، اس خط کو حرف بہ حرف میں پڑھ چکی ہوں، اس خط سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تم دنوں محبت میں بہت آگے نکل گئے تھے، میں تو یہ سمجھتی تھی کہ تم دونوں بس ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو، خط پڑھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ تم تو باقاعدہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

امی، محبت کی نہیں جاتی، محبت تو خود بخود ہو جاتی ہے۔ میرا اور سہیل کا بچپن ایک دوسرے کے ساتھ کھیل کود میں گزرا، میں بچپن سے ہی اس کے ساتھ شادی کرنے کے خواب دیکھا کرتی تھی اور وہ بھی اس بات کا خواہش مند تھا کہ میں اس کی شریک حیات بنوں۔

کیا تم اپنے باپ کا مزاج نہیں جانتیں؟'' ساجدہ نے کہا'' بیشک وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن ان کے اپنے اصول ہیں اور وہ کسی بھی حالت میں اپنے اصولوں کا قتل برداشت نہیں کرتے اور کیا تم یہ چاہتی ہو کہ سہیل تمہارے باپ کی نظروں سے گر جائے۔ تم یہ بھی جانتی ہو کہ تمہارے باپ سہیل سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن اگر انہیں اس بات کی بھنک بھی پڑ گئی کہ تم دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہو تو پھر قیامت برپا ہو جائے گی اور وہ سہیل کے خلاف کچھ نہ کچھ کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ چلو میں نے مان لیا کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے تھے، ممکن تھا کہ تمہاری شادی ہو جاتی لیکن اب جب کہ تمہارا رشتہ کسی اور سے ہو چکا ہے اب اس طرح کا پرچہ بازی تم دونوں کو زیبا نہیں دیتی، تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم خود بھی اس طرح کی باتوں سے بچو اور سہیل کو بھی سمجھا دو کہ وہ بھی ان وعدوں اور قسموں کو بھول جائے جو تم دونوں نے ایک دوسرے سے کئے ہوں گے۔

میں ابھی تمہارے باپ سے کچھ نہیں کہوں گی لیکن اگر اس کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ تم دونوں کے درمیان کچھ چل رہا ہے تو پھر میں تمہارے باپ کو آگاہ کر دوں گی، کیوں کہ میں جانتی ہو کہ اگر انہیں اس عشق ومحبت کا پتہ چل گیا تو وہ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے اور یہ

خاندان اجڑ کر رہ جائے گا۔

ساجدہ کی یہ باتیں سننے کے بعد نشاء رونے لگی، اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ امی ایسا نہیں ہوگا میں اپنے ماں باپ کی عزت کی خاطر اور اپنے خاندان کی عزت کی خاطر اپنی محبت کا گلا گھونٹ دوں گی اور سہیل سے ایک ملاقات کروں گی جو آپ کی قسم آخری ملاقات ہوگی، میں اس کو سمجھاؤں گی کہ دوبئی چلا جائے، وہ مجھ سے دور ہو جائے گا تو مجھے بھول جائے گا۔

مجھے تم سے یہی امید ہے کہ تم اپنے ماں باپ کی بنی ہوئی عزت کو اپنے پیروں سے نہیں روندھوں گی، اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے اور سہیل کا یہ خط اس کو تم اپنے ہاتھوں سے ضائع کر دینا۔ اس کو سنبھال کر رکھنے کی ضرورت نہیں، اس طرح کی تحریریں اگر شادی کے بعد کسی کے ہاتھ لگ جاتی ہیں تو لڑکیوں کی ازدواجی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

نشاء نے سہیل کا خط لے کر اسی وقت پھاڑ دیا، لیکن خط پھاڑتے وقت اس کے دل کے بھی ٹکڑے ہو گئے۔ ساجدہ نے اسے لپٹاتے ہوئے پیار کیا اور کہا، میں تمہارے دکھ درد سمجھتی ہوں لیکن اب وقت گزر گیا ہے اگر تم یہ چاہتی ہو کہ تم اپنے باپ کی نظروں سے نہ گرو اور سہیل کا مقام بھی تمہارے باپ کی نظروں میں قائم رہے تو اپنی محبت کا گلا گھونٹ دینا اسی میں تمہاری سہیل کی اور ہم سب کی بھلائی ہے۔

اس کے بعد نشاء اپنے کمرے میں آگئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، آج اسے یہ محسوس ہوا کہ تقدیر کے بے رحم ہاتھوں نے سچ مچ سہیل کو اس سے چھین لیا ہے، اب اسے یقین ہو گیا کہ سہیل اس کا نہیں ہوسکتا۔ کافی دیر تک وہ ہچکیوں اور سسکیوں کے ساتھ روتی رہی اور روتے روتے اس کو نیند آگئی اور اس نے ایک خواب دیکھا کہ جیسے وہ اور سہیل کسی خوبصورت پارک میں ایک دوسرے کے روبرو بیٹھ کر ہمیشہ ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا عہد و پیمان کر رہے ہیں اور جیسے مقدر نے مہربان ہو کر ان کے راستے کی تمام رکاوٹوں کو دور کر دیا ہے۔ خواب میں اس نے اپنی ماں ساجدہ کو بھی دیکھا جو ان دونوں سے یہ کہہ رہی تھی کہ اب تم کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے، بہت جلد تم دونوں کی شادی کر دی جائے گی، ابھی خواب پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ ساجدہ کی آواز دینے سے اس کی آنکھ کھل گئی، ساجدہ کہہ رہی تھی۔

باہر آؤ، تمہارے پاپا تمہیں بلا رہے ہیں، وہ گھبرا گئی وہ یہ سمجھی کہ شاید اس کی امی نے پاپا کو سہیل کے خط کی بات بتادی ہے، لیکن جب وہ اپنے پاپا سے ملی تو وہ بہت خوش تھے اور کہہ رہے تھے بیٹی تم مجھے نظر نہیں آرہی تھیں کہاں کمرے میں چھپی رہتی ہو، کچھ دنوں کے بعد تو تم رخصت ہو جاؤ گی، اب جب تک بھی ہو تم ہر وقت میری نظروں کے سامنے رہا کرو، طبیعت تو ٹھیک ہے، کچھ نڈھال سی لگ رہی ہو۔

سرور صاحب نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔ نشاء نے کہا، پاپا میں بالکل ٹھیک ہوں، ذرا لیٹ گئی تھی، میری آنکھ لگ گئی۔

بیٹی کبھی کوئی خواب بھی دیکھتی ہو؟ سرور صاحب نے سوال کیا۔

خواب تو الٹے سیدھے آتے ہی رہتے ہیں، خوابوں کا کیا۔

جب میں تمہاری عمر کا تھا بہت خواب دیکھتا تھا۔ ایک بار میں نے خواب دیکھا کہ میں ہواؤں میں اڑ رہا ہوں، ایک بار دیکھا کہ جیسے اپنے ملک کا وزیر اعظم بن گیا ہوں، شادی سے پہلے یہ خواب دیکھا کرتا تھا کہ جیسے میری شادی ہوگئی ہے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی باغ میں مٹر گشت کر رہا ہوں، یہ خواب بھی انسان کا دماغ خراب کر دیتے ہیں، کیا تم بھی اس طرح کے کچھ سپنے دیکھتی ہو۔

نشاء ڈرگئی کہ وہ یہ سوچنے لگی کہ کیا پاپا کو میرے خواب کے بارے میں کچھ اندازہ ہو گیا ہے۔ پاپا اس طرح کی باتیں کیوں کر رہے ہیں، اس نے ہمت کر کے کہا۔

پاپا، خوابوں پر کیا پابندی یہ تو نہ چاہتے ہوئے بھی آہی جاتے ہیں لیکن خوبصورت خوابوں کو خوبصورت تعبیر کہاں نصیب ہوتی ہے۔

ہاں وہ تو ہے اور اس لئے میری رائے تو یہ ہے کہ خوب صورت خواب دیکھنے ہی نہیں چاہئیں۔

خواب دیکھنا اپنے اختیار میں تھوڑی ہوتا ہے۔ ساجدہ نے باپ بیٹی کے قریب آتے ہوئے کہا، خواب تو غیر اختیاری چیز ہے۔

لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ انسان کے جو دل دماغ میں بسا ہوا ہوتا ہے، وہی خواب میں نظر آتا ہے اور یہ الگ بات ہے کہ کبھی کبھی کے خواب سچے بھی ہوتے ہیں۔

کافی دیر تک خوابوں کے موضوع ہی پر بات چلتی رہی۔ سرور صاحب کا موڈ بہت خوش گوار تھا، عام طور پر وہ بیوی بچوں سے زیادہ باتیں نہیں کرتے تھے، ان میں ایک عجیب قسم کی انا تھی اور اس وجہ سے

کسی کو بھی زیادہ منہ نہیں لگاتے تھے اور اگر کبھی وہ بیوی بچوں سے کوئی بات بھی کرتے تھے تو اس بات پر سنجیدگی کی اس قدر گہری چھاپ ہوتی تھی کہ ساجدہ تک بھی ان کے سامنے مسکراتے ہوئے ڈرتی تھی، کیوں کہ سرور صاحب ہر حال میں اپنا رعب قائم رکھتے تھے اور انہیں ایک طرح کا زعم تھا، جوان کی شخصیت کو غرور و تکبر کی حد تک پروقار رکھتا تھا، بچوں کی ان کے سامنے بات چیت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، خود نشاء بھی ان سے ہمکلام ہوتے ہوئے لرزتی تھی لیکن جب سے نشاء کی منگنی ہوئی تھی وہ گھر میں خوش بہ خوش نظر آتے تھے اور بار بار نشاء سے مخاطب ہونے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ خوابوں کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے بعد سرور صاحب نے نشاء سے کہا۔ بیٹی میں تم سے ایک مشورہ کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم مجھے صحیح مشورہ دوگی۔

پاپا، میں آپ کو کسی بھی بارے میں کیا مشورہ دے سکتی ہوں، آپ خود صاحب عقل ہیں اللہ نے آپ کو سوجھ بوجھ کی دولت سے سرفراز کیا ہے۔ آپ کو بہت گہرے تجربات بھی ہیں، آپ کسی بھی بارے میں صحیح فیصلہ کرنے کے اہل ہیں۔ ہم بچے آپ کو کیا مشورہ دیں گے اور آپ کے کسی بھی ارادے کے سامنے ہمارے مشورے کی بساط ہی کیا ہوگی۔

نہیں بیٹی ایسا نہیں ہے۔ کبھی کبھی بچے بھی ایسے قیمتی مشورے دیدیتے ہیں جو بڑوں کے ذہن میں بھی نہیں آتے۔ اس لئے بچوں کا مشورہ بھی کبھی کبھی بہت اہم ہوتا ہے۔

تو پاپا پھر پوچھئے، ہوسکتا ہے کہ میں آپ کو کوئی اچھی رائے دے سکوں۔

بیٹی میں یہ سوچ رہا ہوں کہ سہیل کو اب دوبئی نہ جانے دوں اور اس کو اپنے کاروبار سے جوڑلوں یا پھر اس کو کوئی کاروبار کرادوں، دوبئی سے واپس آنے کے بعد سہیل مجھے بہت اچھا، خوبصورت تو وہ ہے ہی لیکن اس میں جو صلاحیتیں میں محسوس کرتا ہوں انہیں دیکھ کر مجھے فخر ہوتا ہے کہ میرا بھانجا کس قدر ہونہار ہے۔ مجھے اس کی سنجیدگی، اس کے رکھ رکھاؤ اور اس کے بات چیت کرنے کے انداز پر پیار آتا ہے۔ جب سہیل دوبئی گیا تھا اس میں اتنی خوبیاں محسوس نہیں ہوتی تھیں، اس وقت وہ اتنا پرکشش بھی نہیں تھا لیکن اب تو اللہ نظر بد سے اسے محفوظ رکھے ایسا کڑیل جوان لگتا ہے کہ دیکھو اور دیکھتے رہو، تمہاری کیا رائے ہے، کیا میں سہیل کو کسی کاروبار میں لگادوں۔

پاپا میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی، جو آپ مناسب سمجھیں کریں۔

اگر آپ مجھ سے پوچھیں۔ "ساجدہ نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا" تو میری رائے یہ ہے کہ سہیل کو دوبئی ہی جانے دو، وہ آہستہ آہستہ اپنی ماں اور اپنی بہنوں کو سنبھالنے کی کوشش کررہا ہے، اس کو اپنے پیروں پر خود کھڑا ہونے دو۔

میں نے اندازہ کرلیا ہے۔ "سرور صاحب بولے" وہ دوبئی میں اتنا نہیں کما رہا ہے جتنا کمانے کی اس کو ضرورت ہے، میں چاہتا ہوں کہ وہ کسی بڑے کاروبار میں لگے اور خوب ترقی کرے تاکہ اپنی ماں اور بہنوں کے ارمان پورے کرسکے، وہ اپنے گھر پرہ کر کوئی بزنس کرے گا تو شہناز اور اس کی بچیوں کو بھی ایک طرح کی خوشی میسر رہے گی۔ مرد کے بغیر ہر گھر ادھورا ادھورا سا لگتا ہے۔

نشاء چپ رہی۔ سرور صاحب کے جذبہ کو وہ سمجھ رہی تھی، اس کو اندازہ تھا کہ اس کے پاپا سہیل سے دیوانہ وار محبت کرتے ہیں اور وہ سہیل کی خاطر کچھ بھی کرسکتے ہیں۔ امی کی مخالفت بھی اس کو سمجھ میں آرہی تھی۔ سہیل کا پرچہ پڑھنے کے بعد تو وہ اس کی امی کی خواہش اور کوشش تو اب یہی ہوگی کہ سہیل انڈیا میں نہ رہے، انہیں اس بات کا خطرہ رہے گا کہ اگر سہیل پاپا کے کاروبار سے وابستہ ہوں گے تو پھر نشاء اور سہیل کو ایک دوسرے سے فاصلے پر رکھنا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے ان کی مخالفت بجا تھی، حالانکہ وہ خود بھی سہیل کو بہت عزیز رکھتی تھیں اور سہیل بھی اپنی ممانی سے والہانہ محبت کرتا تھا۔

نشاء چپ چاپ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی کہ اچانک سہیل گھر میں داخل ہوا، اس نے سر جھکا کر سرور صاحب کو سلام کیا۔ سرور صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے سلام کا جواب دیا اور بولے، بہت لمبی عمر ہوگی، ہم لوگ تمہارے بارے ہی میں کچھ بات کررہے تھے۔

کیا مجھ سے کوئی قصور ہوگیا۔ سہیل نے اپنی ممانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ بہت بڑا قصور، میں تمہیں ایسی سزا دوں گی کہ عمر بھر یاد

رکھو گے۔" ساجدہ بولی"

سہیل کو دیکھ کر نشاء اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سرور صاحب نے سہیل کو اپنے پہلو میں بٹھالیا، سرور صاحب نے شہناز اور بچیوں کی خیریت معلوم کرنے کے بعد کہا۔

آئندہ کے لئے تمہارا کیا پروگرام ہے؟

جی، میں سمجھا نہیں۔" سہیل اس سوال پر کچھ پریشان سا ہوگیا۔"

اس بارے میں شہناز کی کیا رائے ہے؟

ماموں جان امی تو مجھے خود سے جدا نہیں کرنا چاہتیں، بہنیں بھی یہی چاہتی ہیں کہ میں کوئی چھوٹی موٹی سی نوکری انڈیا ہی میں کرلوں اور ان کے پاس ہی رہوں لیکن حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ میں دوبئی ہی چلا جاؤں، مجھے اپنی چار بہنوں کی شادی کرنی ہے یہاں رہ کر میں انتظام نہیں کرسکوں گا۔

بہنوں کی شادی کی فکر مت کرو۔" سرور صاحب بولے" وہ میری ذمہ داری ہے، تم اپنی اور اپنے مستقبل کی فکر کرو، دوبئی میں رہ کر تم جتنا کمار ہے ہو اس سے کہیں زیادہ تم یہاں کما سکتے ہو۔

ماموں جان، انڈیا میں ڈھنگ کی ملازمتیں کہاں ہیں، میری تعلیم بھی زیادہ نہیں ہے اور پھر جس طرح کا تعصب ہمارے ملک میں ہے اس کے ہوتے ہوئے کوئی اچھی نوکری ملنا ناممکن ہے۔

ماموں گھر والوں سے دوری تو مجھے بھی بہت کھلتی ہے لیکن میں دوبئی میں مطمئن ہوں۔

اس دوران ساجدہ چائے بنا کر لے آئی تھی، اس نے چائے کی پیالی سہیل کے ہاتھوں میں پکڑاتے ہوئے کہا کہ میری بھی رائے یہی ہے کہ تم دوبئی جاؤ اور وہاں رہ کر کوئی اور اچھی جاب تلاش کرو، یہاں انڈیا میں کیا رکھا ہے۔

اور ممانی جان۔" سہیل بولا" کاروبار کے لئے پیسہ چاہئے، میں یہاں رہ کر کوئی کاروبار بھی نہیں کرسکتا۔

تم پیسے کی فکر مت کرو، پیسہ میں دوں گا، تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں تمہیں پیسہ فراہم کردوں تو تم کونسا بزنس کرنا پسند کرو گے اور یہاں رہنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تم میرے کاروبار میں ہی لگ جاؤ۔ مجھے بھی ایک دیانت دار اور ذمہ دار انسان کی ضرورت ہے اور میرے لئے تم سے زیادہ موزوں اور بہتر کون ہوگا۔

ماموں جان، خدا کی بنائی ہوئی اس دنیا میں اپنی امی کے بعد آپ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں، میں کوئی بھی کام ایسا نہیں کرسکتا جس کی وجہ سے میرا اور آپ کا رشتہ کسی خطرے سے دوچار ہو، میرے لئے آپ کی دعائیں بہت ہیں۔

ساجدہ، اس وقت سہیل کو بہت گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی اور اس کو اندازہ ہو رہا تھا کہ سہیل کس قدر خوددار، کس قدر ہونہار اور کس قدر شریف لڑکا ہے۔

ساجدہ کو اس کے درد اور کرب کا بھی اندازہ ہو چکا تھا اس لئے اس کے دل میں خود بھی ایک پیار کروٹ لے رہا تھا، لیکن وہ اسی مصلحت سے سہیل کو دوبئی بھیجنے کے حق میں تھی تاکہ سہیل اور نشاء کے درمیان ایک دوری ہوجائے اور کوئی غیر مناسب بات سامنے نہ آئے وہ تو اپنے شوہر کے مزاج سے بھی بہت اچھی طرح واقف تھی، اسے اس بات کا خطرہ تھا کہ اگر سہیل اور نشاء کی محبت ان پر کھل گئی تو وہ فضیتا کردیں گے اور سہیل اور شہناز کی ایسی توہین کریں گے کہ وہ اس توہین کو برداشت نہیں کرسکیں گے۔ ادھر سرور صاحب کو یہ بھی ضد تھی کہ نشاء کی شادی سہیل کے سامنے ہو، اس وقت سہیل کی گفتگو سے ساجدہ کو اطمینان ہوا اور اس کو یہ یقین ہوگیا کہ سہیل نشاء سے محبت تو کرتا ہے لیکن وہ کوئی غلط قدم نہیں اٹھائے گا اور ایسا کوئی کام نہیں کرے گا جس کی وجہ سے ان کے خاندان کی بدنامی ہو۔

سرور صاحب نے سہیل سے کہا، ایک دو دن میں کہیں گھومنے کا پروگرام بناتے ہیں، شہناز اور بچیوں کو بھی لے چلیں گے اور ساجدہ اور نشاء بھی ساتھ چلیں گی۔ سہیل نے کچھ معذرت کرنی چاہی لیکن سرور صاحب نے اس کی ایک نہیں سنی اور انہوں نے اس بات پر حامی بھروا ہی لی کہ وہ پکنک میں چلے گا اور اپنے گھر والوں کو بھی لے چلے گا۔

سرور صاحب نے کہا کہ ایک دو دن میں، وقت اور تاریخ طے کرلیں گے، تم بھی شہناز اور بچیوں کو یہ اطلاع دے دینا، بالکل خشک زندگی گزار رہے ہو، زندگی میں کچھ انجوائے بھی کرنا چاہئے۔

کچھ دیر کے بعد سہیل چلا گیا اور ساجدہ دل ہی دل میں یہ سوچنے لگی کہ میں جتنا یہ چاہ رہی ہوں کہ سہیل اور نشاء ایک دوسرے سے دور رہیں حالات انہیں ایک دوسرے کے قریب کرنے کے موڈ میں ہیں، خدا

ہی جانے تقدیر الٰہی کیا چاہتی ہے۔ سرور صاحب کی یہ باتیں نشاء نے بھی سن لی تھیں، اس نے اپنی امی سے کہا کہ میں اس پکنک میں نہیں جاؤں گی امی اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں سہیل کو بھول جاؤں اور سہیل بھی مجھے فراموش کردے تو پھر آپ ایسے کسی پروگرام کی تائید مت کیجئے جو ہمیں ایک دوسرے کی قربت پر مجبور کردے۔ سہیل اس طرح اگر مجھ سے ملتے رہیں گے تو وہ مجھے بھول نہیں پائیں گے، وہ صبر تب ہی کر سکتے ہیں جب میں ان کی نظروں سے اوجھل رہوں۔ پاپا کو پکنک کی کیا سوجھی اور پاپا سہیل کو دوبئ جانے سے کیوں روک رہے ہیں، کسی کی زندگی میں زہر گھول کر پھر اسے تریاق کے پیالے پکڑانا اچھا نہیں ہے، یہ کہہ کر نشاء رونے لگی۔ ساجدہ نے اسے تسلی دی اور کہا کہ مجھے تم پر بھی بھروسہ ہے اور سہیل پر بھی۔ میں اس بات کی پابندی نہیں لگا سکتی کہ تم ایک دوسرے سے بالکل نہ ملو اور ایک دوسرے سے بالکل بات نہ کرو، بس تمہیں احتیاط یہ رکھنی ہے کہ ایک دوسرے کو کسی طرح کی تحریر نہ دو اور ایک دوسرے سے کسی طرح کا عہدو پیمان نہ کرو۔ نشاء! اب تم کسی اور کی امانت ہو، اگر تمہاری منگنی کسی اور سے طے نہ ہوگئی ہوتی تو پھر کوئی بات نہیں تھی۔ سہیل بھی اپنا ہی ہے اور سہیل میں تو ہزاروں گن ہیں، میں خود نہیں چاہتی کہ سہیل ہم سے دور رہے لیکن مجبوری ہے، حالات اور رشتوں کے کچھ تقاضے ہیں، پھر ظالم زمانہ کی نگاہیں کسی وقت بھی تم دونوں کی طرف اٹھ سکتی ہیں اس لئے دوران ملاقات محتاط رہنا اور کوشش کرنا کہ وہ تمہاری آرزو کو اپنے دل سے نکال دے۔

نشاء نے اپنی ماں کو اس بات کا یقین دلا دیا کہ وہ اپنی زندگی میں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی جو خاندان کے لئے رسوائی کا باعث ہو اور اس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ حکمت عملی کے ساتھ سہیل کے دل سے اس محبت کو کھرچ دے گی جو دونوں نے ایک دوسرے سے اس نیت کے ساتھ کی تھی کہ ایک دن ہم دونوں ایک دوسرے کا اوڑھنا بچھونا بنیں گے۔ ساجدہ کو نشاء پر بھروسہ تھا اور اسے مزید یقین ہوگیا کہ آج کے بعد نشاء سہیل سے ایک فاصلہ بنائے رکھے گی اور اس بات کی کوشش کرے گی کہ سہیل اس کو بھول جائے، ساجدہ کے دل میں ایک خیال یہ بھی بار بار ابھرتا تھا کہ اگر سہیل کی بات کسی لڑکی سے پکی کردی جائے تو شاید سہیل نشاء کو فراموش کردے گا، چنانچہ ایک دن اس نے اپنے شوہر سرور صاحب سے یہ کہا۔ میں چاہتی ہوں کہ شہناز کے گھر میں بھی خوشیاں بارش کی طرح برسیں اور اس کے لئے میری ایک تجویز ہے کہ ہم کوشش کر کے کسی لڑکی سے سہیل کی منگنی طے کردیں۔

کبھی کبھی تم بہت سمجھداری کی باتیں کرتی ہو۔" سرور صاحب نے کہا" ایک دن میرے دماغ میں بھی یہ بات آئی تھی کہ کسی جگہ سہیل کا رشتہ ڈال دینا چاہئے اور ہاں مجھے یاد آیا میرے ایک دوست ہیں جعفر حسین، یہ سرکاری ملازم تھے اب ریٹائر ہو چکے ہیں ان کی ایک بیٹی ہے اور اکلوتی بیٹی ہے، ان کی بیٹی پڑھی لکھی ہے اور خوبصورت بھی بہت ہے، اس کا نام نرگس ہے وہ ہماری بیٹی نشاء سے بھی زیادہ حسین ہے، وہ ایک بار کہہ رہے تھے کہ سرور صاحب آپ کسی اچھے لڑکے سے میری بیٹی کی شادی کرادیں تو میں اس فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔

تو کیا اس لڑکی کے پیغام نہیں آئے۔

بتا رہے تھے کہ پیغام تو بہت آتے ہیں لیکن جس طرح کا داماد ان کے دل و دماغ میں بسا ہوا ہے اس طرح کے رشتے نہیں آتے۔

تو کیا وہ سہیل کو پسند کرلیں گے۔

یقیناً، کیوں کہ ہمارے سہیل میں جتنی خوبیاں ہیں اتنی خوبیاں آج کل کسی میں کہاں ہوتی ہیں، سہیل میاں خوبصورت ہیں، صحت مند ہیں، محبت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، بڑوں کا ادب کرتے ہیں اور پیسے کمانے کی لگن بھی ان میں موجود ہے اور کیا چاہئے تو پھر دیر کس بات کی ہے، پہلے آپ اپنے دوست جعفر صاحب سے ہی مشورہ کر لیجئے، اگر وہ کچھ حامی بھریں تو پھر ہم شہناز سے بات کریں گے یا پھر ایسا ہے کہ کسی دن ان لوگوں کو گھر پر بلالیں گے اور نرگس کو بھی مدعو کرلیں، اس بہانے سے ہم سب نرگس کو دیکھ لیں گے اور سہیل کو بھی دکھادیں گے۔ اگر سہیل نے نرگس کو پسند کرلیا تو پھر ہماری خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی۔

سرور صاحب نے اس تجویز کو پسند کیا اور انہوں نے کہا کہ میں کوئی ترکیب ان لوگوں کو بلانے کی نکالتا ہوں اور اگر شہناز اور سہیل کو نرگس پسند آگئی تو پھر میں کسی نہ کسی طرح انہیں مجبور کروں گا کہ وہ نرگس کی شادی سہیل سے کردیں۔

ساجدہ نے بہت اس بات کی کوشش کی کہ سرور صاحب پکنک کے پروگرام کو ملتوی کردیں، کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ نشاء اور سہیل ایک

دوسرے کے پاس رہیں۔ ساجدہ کو نشاء پر بھروسہ تھا اور سہیل پر بھی وہ اعتماد کرتی تھی لیکن اس کو اس بات کا بھی اندازہ تھا کہ دو محبت کرنے والوں کی قربت آگ اور بارود کے قریب ہونے کی مانند ہے، محبت کرنے والے دو دل ایک دوسرے کے قریب ہوں اور آگ نہ بھڑکے، یہ ممکن نہیں ہے لیکن سرور صاحب سنتے ہی کس کی ہیں انہوں نے پکنک کی ٹھان لی تھی۔ دراصل انہیں اس بات کی خبر بھی نہیں تھی کہ ان کی بیٹی اور سہیل ایک دوسرے کی چاہت ومحبت میں گرفتار ہیں اور آج بھی بہت خاموش طریقہ سے وہ ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا ہیں۔ ساجدہ تو ایک تجربہ کار عورت تھیں اور انہیں یہ اندازہ بھی ہو گیا تھا کہ سہیل اور نشاء آج بھی ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے پرچے بازی بھی کر رہے ہیں، وہ اپنے شوہر کے سخت مزاج سے بھی واقف تھیں، انہیں معلوم تھا کہ سرور صاحب کا ایک رخ تو اس قدر نرم ہے کہ دیکھنے والے انہیں فرشتہ سمجھنے لگتے ہیں، وہ رشتے بھی نبھاتے ہیں، لوگوں سے ہمدردی بھی رکھتے ہیں، لوگوں کے کام بھی آتے ہیں لیکن وہ اپنے اصولوں کے بہت پکے ہیں، وہ جو ٹھان لیتے ہیں پھر اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں وہ دوستی بھی جم کر کرتے ہیں اور دشمنی بھی، وہ جس کے موافق ہو جاتے ہیں ہر ممکن طور پر اس کی موافقت جاری رکھتے ہیں، اور وہ جب کسی کے مخالف ہو جاتے ہیں تو اس کی مخالفت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔

آج کل وہ سہیل پر مہربان ہیں، سہیل انہیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے، لیکن ساجدہ اچھی طرح سے یہ بات جانتی ہے کہ انہیں اس بات کی بھنک پڑ گئی کہ سہیل آج تک نشاء کو پرچے لکھ رہا ہے اور اس کو ورغلانے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر ساجدہ کو یقین تھا کہ خاندان میں ایک قیامت برپا ہو جائے گی اور سہیل کی اور شہناز کی خیریت میں فرق آ جائے گا، سرور صاحب نہ جانے کیا کر بیٹھیں گے۔

اس لئے ساجدہ برابر اس بات کی کوشش کرتی رہی کہ پکنک کا پروگرام ملتوی ہو جائے، لیکن سرور صاحب نے ساجدہ کی یہ بات مان کر نہیں دی اور ایک دن بھی لوگ ایک بہت ہی خوبصورت پارک میں سیر وتفریح کی غرض سے پہنچ گئے۔ سہیل کی والدہ اس کی اس کی چاروں بہنیں، نشاء کی والدہ، سرور صاحب نشاء کے دیگر گھر کے لوگ بھی اس سیر وتفریح میں شامل تھے۔ سہیل ابھی تک اس بات سے قطعاً بے خبر تھا کہ اس کا پرچہ اس کی ممانی پڑھ چکی ہیں جو اس کی اور نشاء کی محبت کا راز ممانی پر کھل چکا ہے۔ نشاء کو تو معلوم ہی تھا کہ اس کی امی پر ان دونوں کی محبت کا راز کھل چکا ہے اور اس کی امی نے اس سے یہ عہد بھی لے لیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اب کوئی بھی قدم نہیں اٹھائے گی اور کوئی ایسی غلطی نہیں کرے گی جو اس کے خاندان کے لئے رسوائی کا باعث بنے اور اسی لئے وہ پکنک کے دوران سہیل سے کچھ کٹی کٹی سی رہی۔ سہیل کو نشاء کا یہ رویہ دیکھ کر بہت افسوس تھا، اس کو نشاء کا یہ طرز عمل بہت کھل رہا تھا، کئی بار اس نے اشاروں کنایوں میں بات کرنی چاہی لیکن نشاء نے نظر انداز کر دیا۔

سرور صاحب نے کئی بار ان دونوں کو قریب کرنا چاہا، ایک بار انہوں نے ایک سایہ دار درخت کے نیچے نشاء کو بلا کر اس سے محبت کی باتیں کیں اس کو بتایا کہ وہ اپنی جان سے بھی زیادہ نشاء کو چاہتے ہیں اور نشاء کی جدائی کے تصور سے بھی ان کی نیندیں اڑ جاتی ہیں، ان کی محبت بھری باتیں سن کر نشاء کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، پھر سرور صاحب نے اپنی بیٹی کا موڈ فریش کرنے کے لئے کہا کہ آج سہیل وہاں کچھ اُداس لگ رہے ہیں، یہ کہہ کر انہوں نے سہیل کو آواز دی، جب سرور صاحب نے سہیل کو پکارا تو نشاء نے وہاں سے ہٹنا چاہا لیکن سرور صاحب نے کہا بیٹھو، میں چاہتا ہوں تم سہیل کو اس بات کے لئے مناؤ کہ وہ دوبئی جانے کے بجائے انڈیا ہی میں کوئی کام کرے۔

نشاء بولی پاپا میری رائے میں سہیل دوبئی میں دل لگا کر کام کر رہا ہے اس کے لئے ترقی کا چانس وہیں ہے آپ کیوں اس کو انڈیا میں کام کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ نشاء کا جملہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ سہیل ان کے پاس پہنچ گیا، سرور صاحب کے سہیل کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔ بیٹا آج تم اُداس لگ رہے ہو؟

نہیں تو۔ بس کچھ سر میں درد ہو رہا تھا۔

کیا نشاء سے ناراض ہو۔

نہیں، ہاں آج تو نشاء ہی مجھ سے ناراض نظر آ رہی ہیں۔

نشاء تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی، ہمارے دل میں تمہارا جو مقام ہے نشاء اس کو محسوس کرتی ہے، میری خواہش تھی کہ میں تم سے ایک نیا رشتہ جوڑوں لیکن قسمت کو یہ منظور نہیں تھا۔ سرور صاحب نے جب یہ بات کہی

تو نشاء وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اور اسی وقت پارک میں ایک ہنگامہ سا برپا ہو گیا اور گڑیا اچانک بے ہوش ہو گئی۔ اس بار گڑیا پہ جنات کا سخت حملہ ہوا تھا، اس کو خون کی الٹی ہوئی کافی دیر تک اس کا پورا جسم کانپتا رہا۔

پکنک کی خوشی غم میں بدل گئی۔ سہیل اور اس کی والدہ اور سرور صاحب گڑیا کو ہسپتال لے گئے، گڑیا بدستور بے ہوش رہی، ڈاکٹر مختلف طریقوں سے اس بات کی کوشش کرتے رہے کہ گڑیا کو ہوش آجائے، تقریباً دو گھنٹوں کے بعد گڑیا کو ہوش آ گیا تو اس نے ایک کہرام مچا دیا، وہ چیخ چیخ کر مردانہ آواز میں یہ کہہ رہی تھی کہ تم کچھ بھی کر لو اس لڑکی کو ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے، تم اس لڑکی کو ہم سے الگ نہیں رکھ سکتے۔

اس وقت گڑیا میں اس قدر طاقت آ گئی تھی کہ وہ کئی مردوں کے بس میں نہیں آ رہی تھی، اس نے ڈاکٹر کے ہاتھ سے انجکشن بھی چھین کر پھینک دیا اور اس نے ایک کمپاؤنڈر کے رپٹ بھی مار دیا تھا۔

ڈاکٹر نے مجبور ہو کر اس کے بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا اور یہ کہا کہ لڑکی چوبیس گھنٹے ہسپتال میں رہے گی، ہم دیکھیں گے کہ اس طرح کے دوروں کی وجہ کیا ہے؟

رات کو سہیل اور شہناز کو بھی ہسپتال ہی میں رہنا تھا لیکن گھر سے یہ اطلاع ملی کہ گھر کے پورے آنگن میں خون برس رہا ہے اور در و دیوار سے عجیب طرح کی بدبو پھوٹ رہی ہے۔

نشاء اور ساجدہ کو گڑیا کے پاس چھوڑ کر سہیل اور شہناز اپنے گھر کی طرف موٹر سائیکل سے روانہ ہو گئے، لیکن ابھی انہوں نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور سہیل کے سر میں اس قدر چوٹ لگی کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ شہناز کے بھی چوٹ آئی لیکن پھر بھی وہ کافی حد تک محفوظ رہی۔ سہیل کو دوسرے ہوسپٹل میں داخل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ فی الحال یہ نوجوان خطرے میں ہے۔ ڈاکٹر نے یہ بھی کہا کہ ۳۶ گھنٹے کے بعد ہی ہم یہ فیصلہ لیں گے کہ نوجوان زندہ رہے گا یا نہیں؟

(باقی آئندہ)

حضرت خلفؒ بن ایوب ایک روز مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا ایک آدمی کسی بات کے دریافت کرنے کو آیا، آپ اٹھے اور مسجد سے باہر جا کر اس کی بات سنی اور اس کو جواب دیا، پھر واپس آ گئے اور فرمانے لگے مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا مناسب نہیں، یہ خانہ خدا تعالیٰ ہے۔

ایک دفعہ امام ابو حنیفہؒ کہیں جا رہے تھے۔ راہ میں ایک لڑکے کو کیچڑ میں چلتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے ذرا ہوش سے چل، کہیں پھسل نہ جائے۔ لڑکے نے جواب دیا۔ اگر میں گروں گا تو تنہا گروں گا لیکن آپ ہوش کریں کہ آپ کا پاؤں پھسل گیا تو تمام مسلمان بھی پھسل جائیں گے جو آپ کی متابعت کرتے ہیں اور پھر سب کا اٹھنا دشوار ہوگا۔ موت العالم موت العالم۔ آپ کو اس لڑکے کی عقل مندی پر تعجب ہوا اور آپ رو پڑے اور اپنے مریدوں سے فرمایا۔ ''اگر تم کو کسی مسئلے پر شبہ ہو اور کوئی روشن دلیل موجود نہ ہو تو اس میں میری متابعت نہ کرو اور میری تقلید کی وجہ سے اپنی تحقیق سے باز نہ رہنا'' یہ شان کمال انصاف ہے۔ امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ نے بہت سے مسائل میں باوجود شاگرد ہونے کے آپ سے اختلاف کیا ہے۔

حضرت داؤد طائیؒ نے بیس دینار میراث میں پائے تھے۔ ان کو آپ بیس سال تک کھاتے رہے، آپ نے فرمایا میں اس پر اس لئے نگاہ رکھتا ہوں کہ یہ میری فراغت کا سبب ہے تاکہ مرنے تک اس سے سامان کروں۔ آپ روٹی کو چبا کر نہ کھاتے تھے بلکہ پانی میں گھول کر پی لیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ روٹی چبا کر کھانے میں جس قدر وقت صرف ہوتا ہے اتنی دیر میں قرآن شریف کی پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہوں، کیا ضرورت ہے کہ وقت کو ضائع کروں۔

☆☆☆☆☆☆

قرآن حکیم کی صورتوں کے ذریعہ مصیبتوں کا علاج

سورۃ التین (پارہ ۳۰ سورۃ ۹۵)

خوبصورت لڑکے کی پیدائش:
اگر شخص چاہے کہ اس کے گھر میں خوبصورت لڑکا پیدا ہوتو اسے چاہئے کہ حمل کی ابتداء سے نو مہینے تک برابر سفید چینی کی طشتری پر سورۃ التین کو روزانہ باوضو لکھ کر نہار منہ (کھانا کھانے سے پہلے صبح) عورت کو کھلائے یا پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا خوبصورت پیدا ہوگا۔

ہر پریشانی سے نجات اور ہر مشکل سے نجات کے لئے
سورۃ التین سات مرتبہ باوضو پڑھے اول آخر درود شریف گیارہ مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر پریشانی دور ہوگی اور اگر اہم مقصد ہے تو اس میں کامیابی ہوگی۔
باغ اور کھیتی کی حفاظت کے لئے یہ سورۃ گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر باغ یا کھیتی کے چاروں کناروں پر چھڑک دیں چوہے اور نڈیوں سے محفوظ رہے گی۔

سورۃ العلق (پارہ ۳۰ سورۃ ۹۶)

جوڑوں کے دردوں کو زائل کرنا:
سورۃ العلق کا نماز فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھنا پھر ایک سجدہ تلاوت کرنا اور سجدہ میں حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ سات مرتبہ پڑھنا جوڑوں کے درد کو زائل کرنے کے لئے نہایت مفید عمل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کے کرنے سے جوڑوں کا درد ختم ہو جائے گا۔

دشمن کی پریشانی کے لئے
اگر کوئی ظالم دشمن بلاوجہ ستاتا ہو اور باز نہ آتا ہو تو اس کو پریشان کرنے کے لئے سورۃ العلق باوضو سات مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن بے چین اور پریشان ہوگا۔
☆ ذہن کی تیزی اور حافظ کے لئے یہ سورۃ الاقراء عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ تک لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔

سورۃ القدر (پارہ ۳۰ سورۃ ۹۷)

خارش خشک وتر کے لئے:
اگر کسی کو خارش ہوگئی ہو چاہے خشک ہو یا تر، اس کے لئے باوضو سورۃ القدر پڑھ کر دم کرے اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے انشاء اللہ تعالیٰ خارش سے نجات حاصل ہوگی۔
☆ جو شخص سورۃ القدر کا ورد کرے اور یہ دعا سات بار پڑھے دنیاوی دولت سے مالا مال ہو جائے گا۔ اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ یَکْفِیْنِیْ مِنْ خَلْقِهٖ یَا اَحَدُ لَا یَنْقَطِعُ الرَّجَاءِ اِلَّا مِنْكَ وَمَا تَصَوَّرَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِیْكَ یَا غَیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ۔ جو شخص نان شبینہ کا محتاج ہو تو وہ سورۃ الفاتحہ ایک بار اور سورۃ الانشراح تین بار اور سورۃ القدر گیارہ بار پڑھا کرے غیب سے رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور مالا مال ہو جائے گا۔

سورۃ البینہ (پارہ ۳۰ سورۃ ۹۸)

سستی اور نامردی کے لئے:
سستی اور نامردی کے لئے سورۃ البینہ پوری باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر وہ پانی مریض کو پلایا جائے انشاء اللہ تعالیٰ صحت بحال ہوگی۔

یرقان سے صحت
جو شخص سورۃ البینہ کو باوضو لکھے اور موم جامہ کر کے یرقان والے مریض کے گلے میں باندھے انشاء اللہ یرقان کے مرض سے صحت ہوگی۔

سورۃ الزلزال (پارہ ۳۰ سورۃ ۹۹)

دشمن کے ذلیل ہونے اور دفع ہونے کے لئے

دشمن کے دفع ہونے اور ذلیل ہونے کے لئے سورۃ الزلزال کو باوضو روزانہ اکتالیس بار بلاناغہ پڑھے انشاء اللہ دشمن ذلیل ہوگا اور دفع ہوجائے گا۔

ٹھیک وقت پر بے دار ہونا

اگر کوئی شخص ٹھیک وقت پر بے دار ہونا چاہتا ہے تو سونے سے پہلے باوضو تین مرتبہ سورۃ الزلزال کو پڑھ لے اور سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ جس وقت اٹھنا چاہے گا اٹھ جائے گا وقت پر آنکھ کھل جائے گی۔

سورۃ العادیات (پارہ ۳۰ سورۃ ۱۰۰)

دشمن کو جھٹکا

اگر کوئی دشمن بہت شر پھیلاتا ہو اور ہر وقت ستاتا ہو اس کے لئے روزانہ تین بار باوضو سورۃ العدیات پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن ذلیل ہوگا۔

بچہ کو بھاگنے سے روکنا

اگر کسی کو بھاگنے کی عادت پڑگئی ہو اور وہ بار بار بھاگ جاتا ہو تو اس کے لئے باوضو سورۃ العدیٰت کو ایک سفید کاغذ پر لکھے اور موم جامہ کرکے اس بچے کے گلے میں یا دائیں بازو پر باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بچہ پھر کبھی نہ بھاگے گا۔

سورۃ القارعۃ (پارہ ۳۰ سورۃ ۱۰۱)

ہر کام میں سہولت اور درستگی کے لئے

جو شخص چاہے کہ مشکل حل ہو اور ہر کام سہولت سے انجام پائے اور کام درست طریقہ پر پورا ہونا چاہئے کہ باوضو ایک سو آٹھ مرتبہ سورۃ القارعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ہر مشکل حل ہوگی۔

برائے عداوت

اگر دو شخصوں میں یا عورت اور مرد میں ناجائز محبت ہو تو اس کے لئے چاند کے مہینوں کی آخری تاریخوں میں بوقت زوال سورۃ القارعہ باوضو ایک بار ایک، ایک بار پڑھے اور مرد کے سیدھے (دائیں) پاؤں کی مٹی اور عورت کے الٹے (بائیں) کی مٹی لے کر اس پر دم کرلے اور کسی ایک کے مکان کی چوکھٹ کے نیچے مدفون کردے انشاء اللہ تعالیٰ عداوت ہوجائے گی ناجائز مقصد کے لئے نہ کرے نقصان ہوگا۔

سورۃ التکاثر (پارہ ۳۰ سورۃ ۱۰۲)

حب جاہ اور حب مال کے مرض کا علاج

حب جاہ وحب مال کے مرض کو دور کرنے کے لئے اور دینی شوق پیدا کرنے کے لئے نماز فجر کے بعد تین بار باوضو سورۃ التکاثر پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دل سے حب جاہ اور حب مال کا مرض دور ہوجائیگا۔

بخل کو دور کرنا

اگر کسی شخص میں بخل کا شدید مرض ہو اور وہ کنجوسی کی وجہ سے زکوۃ وخیرات سے بچتا ہو اور اللہ کے نام پر دینے سے جی چراتا ہو تو ایسے آدمی کو چاہے کہ نماز فجر کے بعد باوضو اکیس مرتبہ سورۃ التکاثر کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ بخل اور کنجوسی دور ہوجائے گا۔

مردہ کو خواب میں دیکھنا اور باتیں کرنا

جو شخص چاہے کہ وہ اپنے والدین یا کسی عزیز کو خواب میں دیکھے اور اس سے باتیں بھی کرے تو اسے چاہئے کہ جمعرات کے دن کے بعد جو رات آتی ہے یعنی شب جمعہ کو باوضو سورۃ التکاثر ایک سو تیرہ (۱۱۳) مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مردہ خواب میں نظر آئے گا اور باتیں بھی کرے گا۔

قرض کی ادائے گی کے لئے

جو آدمی مقروض ہو اور اس کا قرضہ کسی طور پر نہ اترتا ہو تو چاہئے کہ بعد نماز فجر تین مرتبہ روزانہ باوضو سورۃ التکاثر کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا تمام قرضہ ادا ہوجائے۔

☆ بارش کے پانی پر یہ سورۃ اکتالیس مرتبہ دم کرکے شیشی میں بھر کر رکھ لیں یہ تھوڑا سا پانی روزانہ پیا کریں کوئی رنج وغم قریب نہ آئے گا، اگر پانی کم ہوجائے تو پانی ملالیا کریں۔

جو شخص اس کا وردر کھے گا بہت جلد مالدار ہوجائے گا۔

سورۃ العصر (پارہ ۳۰ سورۃ ۱۰۳)

برائے حب

سورۃ العصر باوضو بعد نماز عصر ایک سو ایک مرتبہ ایک ہفتہ پڑھے ضرور انشاء اللہ کامیابی ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ جائز مقصد کے لئے کرے۔

حکمائے چین

❋ زندگی میں دس برس کمانے میں لگتے ہیں، دس برس کمائے ہوئے کو کھانے میں لگتے ہیں اور دس برس اس کھائے ہوئے کو ہضم کرنے میں لگتے ہیں اور پھر دس برس نیک نامی کے لئے بھی چاہئیں۔ مگر اس ساری محنت پر پانی پھیرنے کے لئے تین برس کافی ہیں۔ (کنفیوشس)

❋ جب تم کسی کی طرف ایک انگلی سے اشارہ کرتے ہو تو تین انگلیاں خود تمہاری طرف اشارہ کر رہی ہوتی ہیں۔ (کنفیوشس)

❋ پہلے انسان کو اپنی برادری اور طبقے کا قابل فخر رکن بننا چاہئے تب اسے عالمی انسانی برادری کی رکنیت کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ (کنفیوشس)

❋ جب تمہاری اپنی دہلیز غلیظ ہے تو اپنے ہمسائے کے متعلق یہ شکایت نہ کرو کہ کاہلی کی وجہ سے اس کی چھت ابھی تک برف سے ڈھکی ہے۔ (کنفیوشس)

❋ علم دو باتوں کا نام ہے کہ آپ کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں جانتے۔ (کنفیوشس)

❋ لوگوں کو بھیڑ سے محبت ہے اور مجھے قربانی سے۔ (کنفیوشس)
میں کسی ایسے شخص سے مذاکرات پسند نہیں کرتا جو اپنے بھدے اور پھٹے ہوئے لباس پر شرمندہ ہو۔ (کنفیوشس)

❋ جب تک آپ کے والدین زندہ ہیں آپ کو مقدس مقامات کی زیارتوں کے لئے جانے کی ضرورت نہیں۔

❋ میں پیدا ہوا تو مجھے یہ علم نہ تھا کہ مجھے لوگوں کو کیا تعلیم دینا ہے، میں نے ماضی کے علم کو دریافت کیا اور جان لیا کہ مجھے کیا اور کیسے درس دینا ہے؟

❋ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بعض بیج پودا نہیں بنتے اور ضائع ہو جاتے ہیں اور کیا یہ بھی سچ نہیں کہ بعض پودوں کو پھول نہیں لگتے۔

❋ اگر آپ کسی چھوٹی چیز پر نظر لگائے بیٹھے ہیں تو بڑی چیز آپ کو کبھی نہیں ملے گی۔

❋ اگر تم ایسی باتیں سنو جو تم کو ناگوار معلوم ہوتی ہوں تو یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ کہیں یہ صحیح تو نہیں ہیں۔

❋ محبت، انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (گوتم بدھ)

❋ سکھ میں سکھ حاصل نہیں ہو سکتا، دکھ میں شائد ہو جائے، یہی سوچ کر میں نے تخت و تاج چھوڑ دیا۔ (گوتم بدھ)

❋ موت سب کے لئے اٹل ہے، یہ تائی پہاڑ سے زیادہ بھاری یا ایک پرکاہ سے بھی زیادہ ہلکی ہو سکتی ہے۔ (چینی ادیب، شرما چین)

❋ دونوں فریقین کی باتیں سنو تو تمہارے اندر عقل آجائے گی۔ اگر صرف ایک ہی فریق کی سنو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (اولے چنگ)

❋ نجات، دنیا کے ساتھ رہ کر حاصل نہیں ہو سکتی۔ (گوتم بدھ)

❋ ساری زندگی مصائب و آلام سے عبارت ہے، اس کا سبب خواہش ہے، خواہش کو جو شخص ختم کر دیتا ہے گویا اس نے اپنے مصائب کو ختم کر دیا ہے، خواہش کو ختم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ حسن عمل، غور و فکر اور حکمت کا راستہ اپنایا جائے۔ (حسن عمل سے مراد یہ ہے کہ کسی زندہ چیز کی جان تلف نہ کرے، کذب بیانی سے باز رہے، ایسی چیز نہ لے جو اس کا مالک اسے نہ دے، جنسی بدکاری سے مکمل پرہیز کرے اور منشیات کا استعمال کلیتہً چھوڑ دے) (مہاتما بدھ)

❋ محنت اور جدوجہد سے ہر قسم کی محکومی اور قیود سے آزادی حاصل کرو۔ (مہاتما بدھ)

بھتری ہری

❋ جو عورت کو کمزور کہتا ہے، بلاشبہ عورت کی فطرت سے ناواقفیت کا ثبوت دیتا ہے، جس کی ایک نگاہ غلط انداز، اندر جیسے دیوتا کو بھی مفتوح کر لیتی ہے وہ کمزور کیوں کر ہو سکتی ہے؟

❋ اس دنیا میں عورت سے بڑھ کر نہ کوئی راحت ہے اور نہ ہی اس سے بڑھ کر کوئی تلخی اور اذیت کا باعث!

❋ عورت بیک وقت ایک انسان سے باتیں کرتی، دوسرے

کی طرف ناز وادا سے دیکھتی اور تیسرے شخص کی یاد کو سینے سے لگائے رکھتی ہے۔

جو انسان ادب اور موسیقی وغیرہ سے محروم ہے وہ فی الحقیقت ایک حیوان ہے گو اس کے سینگ اور دم نہیں اور وہ گھاس کھائے بغیر زندہ رہتا ہے۔

مگر مچھ کے جبڑے سے موتی نکال لینا ممکن ہے۔ متلاطم سمندر کو عبور کرنا آسان، غضب ناک سانپ کو سر پر پھول کی طرح رکھ لینا سہل مگر یہ ناممکن ہے کہ جاہل کے دل میں جاگزیں کسی خیال کو ہٹایا جاسکے۔

مصیبت کا وقت کاٹنے کے لئے دولت جمع کرنی چاہئے، دولت سے عورت کی حفاظت کرنی چاہئے، دولت اور عورت سے اپنی حفاظت ہر وقت لازم ہے۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو پہاڑوں کی گپھاؤں میں بیٹھ کر گیان دھیان کرتے ہیں اور ان کے چہروں پر سے ڈھلکے ہوئے آنسو، پرندے پیتے اور بے خوف ہو کر ان کی گود میں جابیٹھتے ہیں۔

جن پر حقیقت کا انکشاف ہوا اور جنہوں نے عرفان حاصل کیا ان کے لئے دنیا کوئی کشش نہیں رکھتی۔ ذرا غور تو کرو سمندر کے پانی میں مچھلی کے چلنے پھرنے سے کوئی لہر پیدا نہیں کرتی۔

وہ خوشی کے دن کب آئیں گے کہ جب میں کوہ ہمالیہ کی کسی چٹان پر دنیا و مافیہا سے بے خبر آنکھیں بند کئے کسی خوبصورت تصور میں محو ہوں گا اور بوڑھے ہرن بے خوف وخطر اپنے کندھوں کو میرے جسم سے مل کر اپنی خارش مٹائیں اور مسرت پائیں گے۔

جن لوگوں نے علم حاصل کیا نہ کوئی خوبی حاصل کی اور نہ روحانی ترقی کی، وہ صرف نام ہی کے آدمی ہیں، بلکہ در اصل وہ زمین پر بوجھ ہیں۔

کبھی کبھی کمزوری بھی حسن آفریں معلوم ہوتی ہے۔ تراشا ہوا ہیرا، فاتح جنگ، زخموں سے نڈھال بہادر، مستی سے اترا ہوا ہاتھی، موسم خزاں کی خشک ریتیلی ندی، دوسری عید کا چاند، محبت اور خدمت سے تھکی ہوئی جوان عورت، زیادہ خیرات سے، بے زر راجہ، ان سب کی کمزوری ہی ان کا جمال وکمال ہے۔

خاموشی ایک بیش بہا عطیہ ہے جو فیاض قدرت نے انسان کو بخشا ہے، یہ جہالت کا غلاف ہے۔ بلاشبہ عالموں کی صحبت میں نادانوں کی خاموشی ایک لاجواب شئے ہے۔

کیا ان فقیروں کے رہنے کے لئے عالیشان محل اور سننے کے لئے میٹھے راگ نہیں تھے؟ کیا ان کو دلربا دوشیزاؤں کی محبت میسر نہ تھی؟ پھر کیا وجہ تھی کہ انہوں نے جنگلوں کا رخ کیا؟ ہاں! انہیں یہ تمام نعمتیں میسر تھیں مگر انہوں نے دنیا کی حقیقتوں کو پہچان لیا کہ یہ ایسی تغیر پذیر ہے جیسے کہ پروانے کے جلتے ہوئے "پر" سے جلتی ہوئی شمع کی لو کا لرزتا ہوا سایا! دنیا کی اس بے ثباتی نے ان کو جنگلوں کی راہ دکھادی۔

فقیر بے نوا، فرش خاک پر سو کر اسی خواب شیریں کا مزہ لیتا ہے جو راجاؤں کو نرم وخوشنما سیج پر ملتا ہے۔ فقیر کا بازو، نرم سرہانہ، کھلا آسمان، شامیانہ، مہکی ہوئی ہوا، پنکھا اور اوپر آسمان میں جگمگاتا ہوا چاند قندیل کا کام دیتا ہے اور وہ بیراگ کی رفیقۂ حیات کی گرم آغوش میں وہی مسرت حاصل کرتا ہے جو شہنشاہ کو اپنی ملکہ کے وصال سے ہوتی ہے۔

کنول کی نازک شاخ سے ہاتھی کو باندھا جاسکتا ہے، ہیرے کو سرسوں کے پھول کی پتی سے کاٹا جاسکتا ہے۔ شہد کی ایک بوند سے کھارے سمندر کو میٹھا کیا جاسکتا ہے، لیکن مرد ناداں کو میٹھی باتوں سے رام کر لینا سعیِ لاحاصل ہے۔

سیاست داں مذمت کریں یا تحسین، دولت رہے یا چلی جائے، موت چاہے آج آجائے یا ایک جگ کے بعد لیکن حوصلہ مند لوگ انصاف کے راستے سے ایک قدم بھی ادھر اُدھر نہیں ہوتے۔

اس بے قدر دنیا میں تو دولت ہی تمام صفات کا مجموعہ ہے۔ جو زردار ہے وہی عالی نسل ہے، وہی ہنرور، وہی مرجع خلائق، وہی فصیح الزماں اور وہی دیکھنے کے لائق سمجھا جاتا ہے اور بے زر کا ہر ہنر اور جوہر ایک ناقابل معافی گناہ!!

وہی دماغ، وہی نام، وہی معاملہ فہمی اور وہی طرز گفتگو لیکن حیرت ہے کہ فقط دولت کے ہاتھ سے چلے جانے کے بعد وہی انسان کچھ سے کچھ بن جاتا ہے۔

چاہے قوم قعر مذلت میں گرے، اعلیٰ صفات مٹی میں مل جائیں، انسانیت پہاڑ سے گر کر چکنا چور ہوجائے، خاندانی وقار تباہ ہوجائے اور بیگانے ویگانے چولہے میں پڑیں مگر لوگوں کو محض دولت سے غرض ہے، شاید اس لئے کہ اس کے بغیر قومی وقار، خاندانی وجاہت، علم وہنر اور عزیز و اقارب ایک تنکے کی طرح حقیر ہیں۔

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

ہمارے قصبے میں کچھ دنوں سے اس بات کی چرچا چل رہی تھی کہ صوفی گل بدن کے صاحبزادے صوفی نو بہار بغداد سے تصوف کی ڈگری لے کر واپس ہوئے ہیں، ان کی آمد پر ان ہی کے گھر میں کوئی جلسہ بھی ہوا تھا جس میں قصبے کی معتمد شخصیتیں جمع ہوئی تھیں۔ جھوٹ برگردن راوی اس موقع پر صوفی نو بہار نے اپنی کچھ کرامتیں بھی دکھائی تھیں جن سے لوگ بہت متاثر ہوئے تھے، ان کرامتوں کو دیکھ کر کتنے ہی صاحب عقل آنا فاناً صوفی نو بہار سے بیعت ہوگئے تھے۔ اس جلسہ میں بڑے بڑے علماء اور صوفیوں نے شرکت کی۔ صوفی اذاجاء، صوفی قالوبلی، صوفی بدبد، صوفی تاشقند، صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، صوفی دلدل میاں، صوفی ذوالجلال اور بھی درجنوں صوفیوں کے علاوہ ملت کے مدبرین بہ نفس نفیس اس مبارک مجلس میں حاضر باش رہے، مدبرین میں منشی مروارید، امیر الہند مولوی داؤد علی اور فدائے قوم خواجہ امرود بخش جیسے صاحب کمال لوگ بھی موجود رہے اور سبھی حضرات نے حسب توفیق اور حسب ظرف صوفی نونہال کے گن گائے۔ ایک صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بغداد شریف میں جس گھڑی صوفی نونہال کو تصوف کی سند عطا کی جارہی تھی اس وقت ساتویں آسمان کے فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے اور جنت کی حوریں جنت الفردوس میں مصلی بچھائے یہ دعا کررہی تھیں کہ اے اللہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں صوفی نونہال کے مرید بن کر سرزمین دیوبند پر تصوف کے جھنڈے گاڑ دیں۔

صوفی گل بدن میرے لنگوٹیا یار ہیں، ہم نے بچپن میں ایک ساتھ کنچے کھیلے ہیں اور ایک ساتھ کنکوے بھی اڑائے ہیں، سن بلوغ کو پہنچ کر میں صحافی بن گیا اور صوفی گل بدن نے پیری مریدی کی ڈگر اپنالی، میں تو قلاش کا قلاش ہی رہا۔ آج تک میں کرائے کے مکان ہی میں زندگی گزار رہا ہوں اور صوفی گل بدن اتنے مال دار ہوگئے کہ میں جب بھی انہیں دیکھتا ہوں تو اچانک میں احساس کمتری کا شکار ہوجاتا ہوں، کیا ٹھاٹ باٹ ہیں میں بیان نہیں کرسکتا، میں ان کی حقیقت سے بہت اچھی طرح واقف ہوں لیکن ان کا حلیہ اتنا شاندار ہے کہ اسے دیکھ کر مجھے بھی دو چار منٹ کے لئے یہ خوش گمانی ہوجاتی ہے کہ میں کسی اولیاءِ وقت سے ملاقات کررہا ہوں، ان کا حلیہ اور ان کی شاندار وضع دیکھ کر وہ نیا لوگ فریب دینا اور جھوٹ بولنا جن کی گھٹی میں شامل ہوتا ہے، جھانسے میں آجاتے ہیں اور اس طرح صوفی گل بدن کے پیروں میں اپنی ناک رگڑنے لگتے ہیں جیسے کسی بھگوان کے درشن کررہے ہوں، لیکن آپ یقین کریں کہ اس عبرتناک حلئے کو دیکھ کر اگر کوئی متاثر نہیں ہوئی تو وہ میری بیوی ہے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ میں نے صوفی گل بدن کی دعوت کردی، حسب چال چلن جب وہ میرے گھر میں آئے ان کے سر پر سبز رنگ کی پگڑی تھی، وہ سفید لباس میں ملبوس تھے، ان کے بدن پر ایک ہرے رنگ کی واسکٹ بھی تھی، ہاتھ میں ایک تسبیح تھی، اس قدر عظیم الشان حلیہ تھا کہ میرے محلے کے کئی کافر ان کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرنے کے لئے بے چین ہوگئے تھے، ان کافروں نے مجھ سے کہا تھا، ہم نے حضرت کے چرچے بہت سنے تھے، آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے، ہم اس وقت اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں، میں نے صوفی گل بدن سے عرض کیا، کچھ کافر لوگ آپ کے حلئے سے بہت متاثر ہوگئے ہیں وہ اسی وقت دین اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے فرمایا، ان سے کہہ

دو کہ ابھی کسی کو مسلمان بنانے کا ہمارا موڈ نہیں ہے، یہ پرسوں کو ہمارے گھر آئیں اور کچھ ہدیہ بھی لائیں، ہم انہیں مسلمان بنالیں گے اور انہیں بیعت کرکے جنت کا ویزہ بھی دے دیں گے۔ میں نے ان سے ایسا ہی کہہ دیا، بیچارے، بہت مایوس ہوئے اور کہنے لگے کہ ہائے دل کے ارماں دل میں گھٹ کر رہ گئے۔

پورے کروفر کے ساتھ جب یہ میرے مکان میں داخل ہوئے تھے مجھے یقین تھا کہ آج بانو انہیں دیکھ کر فرط عقیدت سے پاگل ہوجائے گی اور کوئی بعید نہیں کہ پردے کو طلاق دے کر بیٹھک میں کود پڑے اور زبردستی ان کی مرید بن جائے، لیکن لاحول ولاقوۃ اس نے تو مجھ سے کہا کہ ایسے ایسے شیخ چلیوں کو میں اچھی طرح پہچانتی ہوں، ان کا یہ حلیہ ایک سائن بورڈ ہے اور جناب سائن بورڈ اگر اچھا ہو تو پھر پیری مریدی کی دکان بہت اچھی طرح چلتی ہے۔ بیگم اللہ سے ڈرو، میں بانو کی بات سن کر لرز گیا تھا، مجھے یقین ہوگیا تھا کہ آج اس کے ایمان کی خیر نہیں، اولیاء اللہ کے بارے میں اس کی یہ سوچ! اُف میرے ماں باپ کے خداوند تعالیٰ تُو اس کو معاف کردے اور اس کے ایمان کو کسی زد میں آنے سے بچالے، کرم ہوا اللہ کا اور میری دعا اسی وقت قبول ہوگئی اور بانو کا ایمان محفوظ رہا۔

ان ہی صوفی گل بدن کے صاحبزادے جب تصوف کی ڈگری لے کر بغداد سے آئے تو ہر طرف ان کی آمد کا شور رہا، اور ان کی تازہ بہ تازہ کرامتوں کا ذکر بھی مجھ سے کرتے رہے۔ میں ان کرامتوں کو سن کر بہت خوش ہوا کہ چلو ہمارا دیوبند بے چارہ کرامتوں سے محروم سا نظر آتا تھا، جب کہ میں نے سنا ہے کہ اجمیر اور بریلی میں کرامتوں کی بارشیں ہوا کرتی ہیں اور کفار و مشرکین تک ان بارشوں میں نہاتے ہیں۔ انشاء اللہ اب دیوبند بھی کرامتوں میں پیچھے نہیں رہے گا اور اللہ کے بندے ان کرامتوں کی بہار سے مستفیض ہوں گے۔

میں نے بڑے ادب کے ساتھ بانو کو بتایا کہ صوفی گل بدن کے صاحبزادے تصوف کی ڈگری لے کر بغداد سے آئے ہیں، ہم دونوں کو بھی انہیں مبارک باد دینے کے لئے جانا چاہئے۔ اس نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے میں اس کا شوہر نہیں بلکہ کوئی بیمار چوہا ہوں اور جیسے وہ میری بیوی نہیں کوئی بھوکی بلی ہو۔ میں ڈر گیا۔ شریف شوہروں کی یہی بدنصیبی ہے کہ وہ بیوی کی سلگتی ہوئی آنکھوں کی مار برداشت نہیں کرسکتے، مجھے اسی وقت با تجوید یہ کہنا پڑا، سوری۔

تھوڑی دیر کے بعد اپنے ہوش وحواس کو درست کرکے میں نے کہا۔ بیگم صاحبہ ویسے آپ کی رائے کیا ہے؟ بڑے بڑے سورماء وقت ان کے گھر جارہے ہیں اور خراج عقیدت پیش کررہے ہیں۔

سب خوشامدی ہیں اور عقل سے پیدل بھی ہیں، اس نے حجت تمام کرتے ہوئے کہا۔ ایسے ایسے صوفیوں اور مولویوں کی حقیقت سے میں واقف ہوں، اللہ کے یہاں ان کا کوئی مقام نہیں ہے لیکن دنیا والوں کو یہ بے وقوف بنانے میں اس لئے کامیاب ہوجاتے ہیں کہ ان کا حلیہ بہت شاندار ہوتا ہے، بانو نے مزید کہا۔

مجھے افسوس تو آپ پر ہوتا ہے کہ میرے لاکھ سمجھانے کے بعد آپ پھر بھی ان لوگوں سے متاثر نظر آتے ہیں اور ان کا نام اس طرح لیتے ہیں جیسے یہ خدا کی خاص مخلوق ہوں۔

بیگم! میں اپنے دل سے مجبور ہوں۔ ''میں نے کہا تھا'' یہ دل ہمیشہ سے اولیاء اللہ کا دیوانہ بنارہا ہے، اس لئے جب بھی میں ایسے حلئے میں کسی کو دیکھتا ہوں تو دل کہتا ہے کہ کہیں یہ وہ تو نہیں۔

آپ نے سفرنامہ شروع کیا۔ بانو نے سنجیدگی کے ہاتھ پیر توڑتے ہوئے کہا۔

ابھی شروع نہیں کیا، میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے قلم اٹھانے کی توفیق دے۔

صوفی گل بدن نے مجھے ضروری مشورے کے لئے یاد کیا تھا، میں بانو کو بتائے بغیر ان کے گھر پہنچ گیا اور رسمی طور پر میں نے انہیں مبارک باد دی کہ آپ صاحبزادے ماشاء اللہ تصوف کی ڈگری لے کر بغداد سے آئے ہیں، آپ کو مبارک ہو اور آپ کی آنے والی نسلوں کو بھی مبارک ہو۔

صوفی گل بدن نے جزاک اللہ، کہہ کر مجھے اتنی زور سے بھینچا کہ مجھے نانی اماں یاد آگئیں، اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ عزیزم نوبہار کے لئے ایک ''خانقاہ'' کی شروعات کروں اور اس برباد قوم کو تصوف سے جوڑوں۔

آپ کا خیال بہت اچھا ہے اور آج کل خانقاہوں کا چلن بھی چل رہا ہے۔ ''میں نے کہا'' مولوی گلفام ہی کے بیٹے نتھو میاں نے بھی ایک خانقاہ بنالی ہے حالانکہ وہ خود ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتا اور دو سال

پہلے بلانکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا لیکن اب ایک خانقاہ بنا کر اس میں ایسے ایسے ڈرامے کر رہا ہے کہ بھرپور عقل رکھنے والے لوگ بھی وہاں کے چکر لگا رہے ہیں ایسے لوگوں کی باتیں چھوڑو۔ ''صوفی گل بدن بولے'' میرا بیٹا تو مکمل اور علم صوفی بن کر واپس آیا ہے، اس کو فرشتوں تک نے بھی مبارک باد دی ہے۔ بتا رہا تھا کہ بغداد کے کئی بزرگ اپنی قبروں سے نکل کر اس کے سامنے آئے اور اس کی پیشانی چوم کر اس کو مبارک باد دی اور اس سے یہ عہد لیا کہ سال میں کم سے کم ایک بار یہ ان کے مزار پر ضرور حاضری دے گا، حد تو یہ ہے کہ کئی عورتیں تک قبروں سے نکل کر آ گئیں اور انہوں نے بھی اس کو اسی طرح مبارک باد دی کہ سن کر میں حیران رہ گیا۔

عجیب بات ہے۔ ''میں نے حیرت کا اظہار کیا'' کیا ایسا ہوتا ہے؟

یہی تو بات ہے میرے دوست۔ ایسا اگر عام طور پر ہوا کرتا تو پھر ان کی خصوصیت ہی کیا تھی، اللہ نے ان کو قبول کر لیا ہے اور ان کا مرتبہ اتنا بلند کر دیا ہے کہ مجھے خود ان پر بار بار رشک ہوتا ہے۔

رشک تو مجھے بھی ہو رہا ہے، لیکن ایسی باتوں پر یقین نہیں آتا۔

اگر تم کرامتوں کا انکار کرو گے تو ایمان غارت ہو جائے گا۔

''صوفی گل بدن اپنا سینہ پھلا کر بولے۔''

کرامتوں کو ساری دنیا نے تسلیم کیا ہے، پھر تمہیں ان باتوں پر یقین کیوں نہیں آتا۔

اپنے اپنے دل کی بات ہے۔ ''میں بولا'' ویسے میں یہ مانتا ہوں کہ آپ کے خاندان میں قابل اعتبار بزرگ پیدا ہوتے رہے ہیں اور ان کی کرامتوں کا شور وغل پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس لئے کچھ بعید نہیں اگر آپ کے صاحبزادے سے بھی سو پچاس کرامتیں صادر ہو گئیں ہوں گی۔

فرضی صاحب آپ نے تو سنا ہی ہوگا کہ ہمارے دادا پھر ہواؤں میں اڑا کرتے تھے اور یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ جب دنیا میں جہاز ہی نہیں تھے، ان کا ہواؤں میں اڑنا ایک تعجب خیز بات تھی۔

اور میں نے تو یہ بھی سنا ہے۔ ''میں نے چسکی لی'' کہ اس سے بھی بڑی کرامت یہ تھی کہ وہ جب ہواؤں میں اڑا کرتے تھے تو کسی کو نظر نہیں آتے تھے۔

جی ہاں۔ ''انہوں نے خوش ہو کر کہا'' اس وقت انہیں صرف اہل دل ہی دیکھ سکتے تھے اور ان کی ایک ہی بڑی کرامت یہ تھی کہ وہ نماز فجر اور نماز عشاء ہمیشہ مدینہ میں جا کر پڑھا کرتے تھے اور ہمارے پردادا کا حال تو یہ تھا کہ ان کے پاس کرامتوں کا ایک اسٹاک تھا اور ان سے تو دسیوں معجزے بھی صادر ہوئے۔

کمال کی بات ہے۔ ''میں نے بتائی حیرت کا اظہار کیا'' لیکن گل بدن صاحب میں نے تو یہ سنا ہے کہ معجزہ تو صرف نبی کے لئے خاص ہے۔

یہی تو حیرتناک بات ہے کہ معجزہ کسی ولی سے صادر نہیں ہوتا لیکن ہمارے پردادا نے ایک نہیں کئی کئی معجزے دنیا کو دکھائے۔ لوگوں نے کھلی آنکھوں سے اُن معجزوں کو دیکھا اور ان کی تصدیق کی۔

کوئی ایک آدھ معجزہ اگر یاد ہو تو سنایئے۔ ''میں نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''

ان کا ایک معجزہ یہ تھا کہ مہینوں کھانا نہیں کھاتے اور ان کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ ایک بار تو پورے ایک سال تک انہوں نے ایک لقمہ نہیں کھایا اور ان کی تندرستی پہلے سے بھی زیادہ اچھی ہو گئی تھی، دراصل یہ لوگ اللہ کے ذکر سے ہی اپنا پیٹ بھر لیا کرتے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سے بھی کوئی ایسی کرامت سرزد ہوئی جس کا ذکر میں لوگوں سے کر سکوں؟

ایک نہیں بھائی درجنوں کرامتیں، ابھی کچھ دن پہلے کی بات ہے ''انہوں نے بتایا'' کہ گھر میں کھانا دس لوگوں کا پکا تھا اتفاق سے پانچ مہمان آ گئے، لیکن اللہ کی قسم کھانا کم نہیں پڑا، سب نے پیٹ بھر کر کھایا، اس طرح کی کئی کرامتیں روزانہ دیکھنے میں آ رہی ہیں لیکن ہم انہیں لوگوں سے چھپا رہے ہیں کیوں کہ نظر بد کا اندیشہ رہتا ہے۔

تم نو بہار سے ملو گے تو تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ ہاتھ ملاتے ہی مغفرت ہو جاتی ہے اور انسان کو خود محسوس ہوتا ہے کہ گناہ جھڑ رہے ہیں، کئی لوگوں نے یہاں نو بہار سے ہاتھ ملائے ہیں اور کئی لوگوں نے یہ اندازہ کر لیا ہے کہ ان کے گناہ سوکھے ہوئے پتوں کی طرح جھڑ رہے تھے۔ میں انہیں اس طرح گھور رہا تھا کہ جیسے وہ اس دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں اور وہ بولے چلے جا رہے تھے، کہنے لگے۔

ابھی دو دن پہلے کی بات ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے وہ از راہ سستی اٹھ نہیں پا رہے تھے پھر کوشش کر کے جب وہ اٹھنے لگے تو انہوں نے بچشم

خود صاف طور سے یہ دیکھا کہ دو فرشتے باقاعدہ آسمان سے اترے اور انہوں نے اللہ میاں کا یہ پیغام انہیں سنایا کہ تم پریشان نہ ہو تمہارا جمعہ بغیر پڑھے قبول کرلیا گیا ہے۔ تم پورے ایک ہفتہ تک آرام کرو، تمہارے پورے ہفتے کی نمازیں بغیر پڑھے قبول کرلی گئی ہیں۔ ذرا سوچئے فرضی صاحب کتنی بڑی سعادت ہے اور کتنی بڑی کرامت ہے، لیکن ہم اس طرح کی کرامتوں کا ذکر کسی سے اس لئے نہیں کرتے کہ قرب قیامت ہے اور لوگ کرامتوں کو صاف طور پر جھٹلاتے ہیں، ایمان ویقین بہت کمزور ہوچکے ہیں اس لئے ان کرامتوں کی ہم دونوں باپ بیٹے اپنے دلوں میں محفوظ رکھتے ہیں لیکن تم تو خود بہت ہونہار قسم کے انسان ہو، اس لئے تم سے یہ بیان کردیا ہے اور اگر تم بھی نہ مانو تو ہمارا کچھ بگڑتا نہیں اور بھئی" انہوں نے پان کا بیڑہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا" کرامت تو کرامت ہی ہے کوئی مانے یا نہ مانے۔

کیا میں نے غلط کہا؟

آپ غلط کہہ ہی نہیں سکتے، میں آپ کی ولایت اور صداقت کا اس وقت سے قائل ہوں جب میں چسنی چوسا کرتا تھا۔

ہیرے کی قدر جوہری کرتے ہیں، تم جوہری ہو۔" وہ لہک کر بولے" اس لئے تم ہماری قدر کرسکتے ہو۔ باقی یہ دنیا کوئلہ فروش ہے انہیں کیا پتہ کہ ہیرا کتنا قیمتی ہوتا ہے۔

آپ نے مجھے یاد کیوں فرمایا تھا؟" میں نے پوچھا۔"

میرا ارادہ ہے کہ دیوبند کی سرزمین پر ایک خانقاہ تعمیر کی جائے جس میں اللہ کے ذکر کی مشق ہو۔ اور لوگوں کو ولی بنانے کی جدوجہد کی جائے۔ انہوں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ فرضی صاحب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اب دور دور تک کوئی ولی نظر نہیں آتا، ہماری خانقاہ تعمیر ہوجائے گی تو انشاء اللہ ہر ہفتے ایک درجن ولی تیار ملیں گے۔

اس سلسلے میں میری کیا خدمات ہوں گی؟

تمہیں لوگوں کو ہموار کرنا ہے اور میاں ہونہار کی کرامتیں سنا سنا کر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان سے بیعت کرانا ہے۔ تم باتیں بنانے میں ماہر ہو، اگر ہمیں تمہاری خدمات میسر آگئیں تو ہماری خانقاہ دن بہ دن دن دونی رات چوگنی ترقی کرے گی اور خانقاہ کے دروازے پر مریدوں کی ایک لمبی قطار ہوگی، جسے دیکھ کر فرشتے بھی عش عش کریں گے۔

لیکن صوفی گل بدن صاحب، میری مشکل یہ ہے کہ میں مولانا حسن الہاشمی سے مشورہ کئے بغیر مرنے کا ارادہ بھی نہیں کرسکتا، میں تو دوران ڈیوٹی جب نماز کا وقت ہوجاتا ہے تو ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں نماز پڑھ لوں۔

لیکن یہ تو ظلم ہے!" انہوں نے مجھے چڑھانے کی نیت سے کہا۔"

حضرت، تنخواہ کی خاطر یہ ظلم برداشت کرنا پڑتا ہے اور زوجہ کی خاطر مجھے ان کی صحیح اور غلط بات ماننی پڑتی ہے۔

زوجہ کیا کہتی ہے۔

زوجہ کہتی ہے جب تک زندہ ہو بھائی صاحب کی غلامی کرو، وہ ہمارے محسن ہیں، ہمارے بچوں کے کرم فرما ہیں۔

زوجہ کو سمجھائیے کہ بھائی صاحب زیادتیاں کررہے ہیں اور کسی کی زیادتیاں برداشت کرنا بھی گناہ ہے۔

تم اپنی زوجہ کو ایک بار تنہائی میں ہم سے ملواؤ ہم اس کو بہت اچھی طرح سمجھادیں گے۔

تنہائی میں کیوں؟" میرے لب ولہجہ سے شک کی بو آرہی تھی" آپ کسی دن میرے سامنے ہی اسے سمجھادیں، لیکن میں یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کیا اسے سمجھائیں گے وہ خود آپ ہی کو سمجھادے گی، وہ بہت چلتا پرزہ ہے اس کو مسخر کرنا آسان نہیں ہے۔

تو تم ہر بات بیوی کو یا حسن الہاشمی کو بتاتے کیوں ہو، خالی وقت میں تم ہمارے ساتھ جڑنا، ان دونوں کے فرشتوں کو خبر نہیں ہوگی کہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔

میں اُن دونوں سے چھپا کر کچھ نہیں کرسکتا۔" میں نے کہا" البتہ میں ان دونوں کو سمجھانے کی کوشش ضرور کروں گا اور اگر وہ دونوں مان گئے تو پھر تمہیں دکھاؤں گا کہ میں کتنا ہنرمند ہوں، میں تو کفار و مشرکین تک کو میاں نوبہار سے بیعت کرادوں گا۔

آپ کے منہ میں گھی شکر، وہ اتنی زور سے ہنسے کہ ان کا مصنوعی جبڑا منہ سے نکل گیا، وہ ایک دومنٹ کے لئے شرمندہ ہوئے، پھر بولے۔

کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم اپنی زوجہ کو کوئی تعویذ گھول کر پلادو، شاید کہ وہ تعویذ پی کر راضی برضا ہوجائے اور تمہاری ہاں میں ہاں ملانے لگے۔

اس پر تعویذ بھی اثر نہیں کرتا۔"میں نے کہا" وہ نہ جانے کونسی مٹی سے بنی ہے، کسی بھی طرح میں اس پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

ہم کچھ نہیں جانتے، آپ کو ہر حال میں ہمارا ساتھ دینا ہے اور اس خانقاہ کی جو ہم نو بہار کے لئے بنانا چاہتے ہیں اس کو ساری دنیا میں مشہور کرنا ہے۔

خیر، میں کچھ کوشش کروں گا، یہ کہہ کر میں نے ان سے جان چھڑائی اور اگلے دن میں نے جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا اور میں نے آفس مولانا حسن الہاشمی کی خدمت میں پہنچ گیا اور میں نے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

حضور والا۔ آپ تو آج کل کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں، لوگ دین سے بھاگ رہے ہیں اور دنیاداری کی شرابیں پی پی کر نشے میں غرق ہیں، خود غرضیوں کا عالم یہ ہے کہ سگے بھائی ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں اور خرمستیوں کا حال یہ ہے کہ جو لوگ عشق کی عین سے بھی نابلد ہیں وہ پورے زور وشور کے ساتھ عشق کر رہے ہیں، مسجدوں میں بھی افرا تفری ہے، دعوت دین کی ذمہ داری ان چھٹ بھیوں نے سنبھال لی ہے جنہیں کلمۂ شہادت بھی پوری طرح یاد نہیں ہے، عورتیں مردوں پر مسلط ہوگئی ہیں اور مردوں نے بھی اپنی بیویوں کے ساتھ ناانصافی کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے، ایک مرد کو شریعت نے صرف تین طلاق کا حق دیا تھا، اب حالت یہ ہے کہ سو سو طلاقیں دینے کے بعد مرد لوگ تاویلات کے جنگل میں بھٹکتے ہیں اور ان کی بیویاں ان ہی کے بستروں پر اٹھتی بیٹھتی نظر آتی ہیں، نوجوان طبقہ گمراہی کے جنگلوں میں بھٹک رہا ہے، کہنے کو یہ طبقہ مسلمان ہے لیکن انہیں نہ ایمان مجمل کی خبر کی اور نہ توحید کی الف بے تے کی۔ میں نے یہ تقریر بغیر سانس لئے کر ڈالی، میں نے دیکھا کہ وہ مجھے معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہے تھے پھر انہوں نے حسب عادت کسی مغل اعظم کے سے انداز میں کہا۔

تو پھر!؟

تو پھر میں یہ چاہتا ہوں کہ دیوبند کی سرزمین پر ہر گلی میں اور ہر موڑ پر ایسی خانقاہیں تعمیر کردی جائیں کہ جن میں اللہ ہو کی صدائیں بلند ہوں اور جن کے در و دیوار سے روحانیت اس طرح برسے جس طرح جولائی کے مہینہ میں اترپردیش میں بارشیں برستی ہیں، کیا بعید ہے کہ ان خانقاہوں کی برکتوں کی وجہ سے حاجی امداداللہ مکی، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا اشرف علی تھانوی دوبارہ پیدا ہوجائیں اور اس دنیا کا بیڑہ پار ہوجائے جو بیچارے بے راہ روی کی گلیوں میں نہ جانے کہاں سے کہاں بھٹک رہے ہیں۔

مجھے اندازہ ہوگیا کہ اب تم پوری طرح پاگل ہو چکے ہو، ان کی آواز میں وہی غرّہ تھا جس نے مجھے ہمیشہ بغاوت پر مجبور کیا ہے، پھر بھی میں نے صبر وضبط سے کام لیا اور اپنے ایمان ویقین کو برقرار رکھتے ہوئے میں نے عرض کیا۔

حضرت! جو انسان آپ سے تصوف اور طریقت کے موضوع پر اللہ کی دی ہوئی توفیق سے گفتگو کر رہا ہے آپ اس کو پاگل بتا رہے ہیں۔

تم میرے دفتر سے نکل جاؤ، وہ شیر ببر کی طرح چیخے، ورنہ میں تمہیں ملازمت سے برطرف کردوں گا، ہر روز نئی نئی اسکیمیں لے کر آتے ہو اور کوئی اسکیم بھی اس قابل نہیں ہوتی کہ اس پر سنجیدگی سے غور کیا جاسکے۔

ایک بار میرا درد پوری طرح سن تو لیجئے۔

سناؤ۔"انہوں نے جھلا کر کہا۔"

آپ جانتے ہیں صوفی گل بند کو، وہ بین الاقوامی قسم کے صوفی ہیں، ان کی شکل وصورت دیکھ کر کفار ومشرکین تک ایمان لانے کے ارادے کرنے لگتے ہیں انہیں دیکھ کر لالہ نتھو رام نے ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ بے شک یہی وہ امیر الہند ہے کہ مسلم قوم کو صدیوں سے جس کی تلاش تھی، ان کے صاحبزادے جو بغداد شریف سے تصوف وطریقت کی باقاعدہ سند لے کر ہندوستان آئے ہیں، ان کی سرپرستی میں ایک خانقاہ تعمیر ہونے جارہی ہے۔ اگر آپ قدمے اور سخنے ان کی مدد نہیں کرسکتے تو دامے درمے تو ان کا ان کا ساتھ دیں اور مجھ بدنصیب کو سرخرو ہونے کا موقع عطا کریں، جس نے یہ بانگ دہل ان سے یہ وعدہ کرلیا ہے کہ میں حضرت مولانا حسن الہاشمی سے اتنی رقم لاکر دوں گا کہ تم ایک نہیں دس خانقاہیں قائم کرلینا۔

کتنی عالمانہ گفتگو تھی، جو میں نے ان کے روبرو کی اور میرا لب ولہجہ کس قدر پُر وقار تھا، قسم تو میں نہیں کھاؤں گا لیکن اسی وقت ایک رحمت کے فرشتے نے میرے کان میں یہ کہا، بس اس سے زیادہ پروقار اور سنجیدہ لب ولہجہ کسی ابن آدم کا نہیں ہوسکتا۔

لیکن اُن پر جوں نہیں رینگی اور انہوں نے نہایت کروفر کے ساتھ یہ فرمادیا کہ ٹھیک ہے تم بانو سے اجازت لے لو اگر اس نے تمہیں اس طرح کی کسی اسکیم میں حصہ لینے کی اجازت دے دی تو پھر میں بھی سوچوں گا کہ کس طرح تمہاری مدد کرنی ہے۔

اور اگر اس نے اجازت نہیں دی۔ میں نے اس طرح مری ہوئی آواز میں کہا کہ جس طرح کوئی نزع کی حالت میں کلمہ پڑھتا ہے۔

اگر بانو نے اجازت نہیں دی تو تم اس بارے میں مجھ سے کوئی بات نہیں کروگے، ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

میرے پیارے قارئین اسی وقت ایک سیکنڈ کے اندر اندر میرے تمام ولولے شہید ہوگئے، دفنانے سے پہلے میں انہیں کفن بھی نہ پہنا سکا۔ لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری اور الٹے پاؤں اپنے گھر لوٹا اور میں نے باادب باملاحظہ اپنی بیوی سے اپنا مدعا بیان کیا، اس یقین کے ساتھ کہ دنیا میں میری کوئی سنے نہ سنے لیکن میری وہ بیوی میری بات ضرور سنے گی جو حق زوجیت ادا کرنے کے بہت وعدے کرتی ہے۔

بیگم! مجھے کچھ عرض کرنا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم میری تمناؤں پر اپنا دست شفقت ضرور رکھوگی۔

فرمائیں، آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں، میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر آپ کی تمنا جائز ہوئی تو میں اس کو پورا کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں لگاؤں گی۔

تو کیا مجھے کسی مفتی سے اپنی تمناؤں کے جائز و ناجائز ہونے کا فتویٰ لینا ہوگا، اس نے کسی نابالغ بچے کی طرح اس کی طرف دیکھا۔

آپ کی تمنائیں جائز ہے یا ناجائز۔" اس نے جودھابائی کے سے انداز میں کہا" یہ فیصلہ میں خود ہی کروں گی مجھے کسی مفتی کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

بیگم۔ میں نے قاری باسط کے لب ولہجہ میں اسٹارٹ لیا۔ معاشرے میں بکھرے ہوئے گناہوں سے لوگوں کو نجات دلانے کے لئے اللہ کے ایک نیک بندے نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دین حق کے نام پر اپنی اولاد کو قربان کردے اور ایک خانقاہ قائم کر کے اللہ کے بندوں کو اللہ اللہ پڑھنے کی تربیت دے، تاکہ سماج کے کونہ کونہ میں اللہ کے نام کی برکتیں پھیل جائیں اور گھر گھر سے لوگ دعوت دین کے لئے پیدل نکل کھڑے ہوں۔

وہ نیک بندہ کون ہے؟

اس نیک بندے کا نام ہے الحاج صوفی گل بدن دیوبندی، ثم بریلوی، ثم اجمیری، ثم دیوبندی۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ وہ شخصیت ہے کہ جنہیں شب قدر کو یہ خواب نظر آیا تھا کہ آسمان کے ملائکہ اللہ کی طرف سے انہیں روحانیت کا ایوارڈ عطا کررہے ہیں، یہ وہ اعزاز تھا جو دنیا میں کسی ولی کو آج تک نصیب نہ ہوسکا۔

وہی صوفی گل بدن۔ جنہوں نے دوران بیعت کسی لڑکی کو چھیڑ دیا تھا اور ایک اخبار تک میں یہ خبر آگئی تھی؟

بیگم۔ اللہ سے ڈرو، وہ تو ان کے دشمن کا پروپیگنڈہ تھا، انہوں نے اس وقت قسم کھا کر یہ کہا تھا دوستوں اور بزرگوں میرے نکاح کو بیس سال ہوگئے ہیں لیکن فرشتے گواہ ہیں کہ میں نے آج تک اپنی بیوی کو بھی کبھی غلط ارادے سے ہاتھ نہیں لگایا۔

اور شاہین کے ساتھ ان کے عشق کی جو خبریں نشر ہوئی تھیں وہ کیا تھیں؟ بانو نے میرے ہاتھ میں ایک سوال اور تھمادیا۔

دنیا کے معتبر حضرات نے یہ فرمایا کہ عشق حقیقی کی لذتوں سے پوری طرح آشنا ہونے کے لئے عشق مجازی کی داغ بیل ڈالنی چاہئے، بس اسی نیت سے انہوں نے ایک آدھ عشق شروع کیا تھا، لیکن دنیا کے بدعقل لوگ ان کی نیت کی گہرائی میں جا کر نہ دیکھ سکے کہ وہاں خداترسی کس طرح نماز کی نیت باندھے کھڑی تھی۔ انہوں نے ان کی ظاہری باتوں پر من مانے حاشیئے چڑھا کر انہیں بدنام کیا، اس کے بعد انہوں نے عشق مجازی کے جھمیلوں کو طلاق دے کر براہ راست عشق حقیقی کا سنگ بنیاد اپنے ہی ہاتھوں سے رکھ دیا، آج اس کے عشق حقیقی کی عمارت اس قدر شاندار ہوچکی ہے کہ دیکھنے والے بھی سر کے بل کھڑے ہوکر عش عش کرنے پر مجبور ہیں، مجھے دیکھو میں کسی کی داڑھی سے کبھی متاثر نہیں ہوتا، نہ ہی کسی کے اونچے نیچے لباس پر فدا ہوتا ہوں لیکن صوفی گل بدن کا حلیہ دیکھ کر میرے ایمان کو بھی پسینہ آجاتا ہے اور میرا یقین ان کے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے، میری پیاری بیگم! میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میرا ساتھ دو، میرے کاندھے سے کاندھا ملا کر میرے ساتھ چلو اور میں قاری باسط علی خاں کی آواز میں اس گانے کی قرأت سن سکوں۔

ساتھی ہاتھ بٹانا ایک اکیلا تھک جائے گا مل کر بوجھ اٹھانا

کس قدر شریفانہ انداز تھا، میرے سامنے صف بہ صف کھڑے ہوئے درجنوں فرشتے میری گفتگو پر رشک کر رہے تھے، خود میں اپنی گفتگو سے بہت متاثر ہو رہا تھا، لیکن لاحول ولاقوۃ۔

بانو نے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

میں بے وقوفی کے کاموں میں تمہارا ہاتھ نہیں بٹا سکتی، اس نے مزید یہ بھی کہا، یہ دنیاداری کی خانقاہیں، یہ لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے ریاکار صوفیوں کے آشرم، میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے، یہ لوگ جن کا تم تذکرہ کر رہے ہو خالص دنیادار لوگ ہیں ان کا حلیہ صرف سائن بورڈ کی حیثیت رکھتا ہے، یہ ان شکاریوں کی طرح ہیں جو حالات دیکھ کر شکار کرنے کے لئے اپنے جال بدل دیتے ہیں ان کی نیت کبھی نہیں بدلتی، میں کتنی مدت سے آپ کو یہ سمجھا رہی ہوں کہ اپنے ہوش وحواس کی اصلاح کرو اور سچ مچ اللہ سے ڈرو، ان لوگوں کے چکر میں نہ پڑو۔ جو خود روحانیت سے نابلد ہو وہ کیا کسی کی اصلاح کر سکے گا۔

میرے سرتاج، میں کچھ نہیں سنوں گی اور کم سے کم ان گل بدن کے حق میں اپنی رائے نہیں دوں گی، جو کئی بار لوگوں کو فریب دے چکے ہیں، میں آپ سے یہ وعدہ کر سکتی ہوں کہ دیوبند کی سرزمین پر اگر اس کی کوئی خانقاہ کسی ایسے شخص نے بنائی جو سچ مچ اللہ سے ڈرتا ہو تو میں آپ کا ساتھ دوں گی، آپ کے ساتھ قدم ملا کر چلوں گی اور اُن خداترس انسان سے سب سے پہلے میں ہی بیعت کرلوں گی، باقی یہ بھائی لوگ جنہیں تصوف وطریقہ کی ہوا تک نہیں لگی ہے ان پر اور ان کی گھن گرج پر ایمان لانے والی نہیں ہوں، یہ گیہوں دکھا کر جو بیچنے والے لوگ ہیں ان سے بس دور دور کی سلام علیک اچھی ہے۔

میرے پیارے قارئین! یہ ہے آج کل کی بیویوں کا حال، ارادے کتنے ہی نیک ہوں، عزائم کتنے ہی پاکیزہ ہوں لیکن یہ بیویاں شوہروں کا ساتھ نہیں دیتیں۔

بیوی کا جواب سن کر مجھ پر جو گزری وہ میں بیان نہیں کر سکتا، میری تمنائیں دل کی دیواروں سے اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر اس طرح مر گئیں جس طرح غریب لوگوں کے ارمان سینہ میں اکثر بے موت مر جاتے ہیں اور ان کی لاشوں کو کوئی کاندھا دینے والا بھی نہیں ہوتا۔

میں نے صوفی گل بدن سے ملاقات کر کے بہ صد احترام یہ عرض کیا، جذبہ تھا کہ میں آپ کا ساتھ دوں اور نوبہار میاں کو وقت کا شیخ خاص قرار دیتے ہوئے ان کے ہاتھوں پر کھلم کھلا بیعت کروں اور ان کی ایک ہزار کرامتیں بتا کر اور سنا کر ساری دنیا کو اس بات پر مجبور کر دوں کہ وہ آئیں اور اس شیخ کامل کو اپنا رہنما تسلیم کر کے اور خانقاہ کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لیں کہ اس وقت بس یہی ایک ترکیب ہے جنت میں اپنی سیٹ بک کرانے کی، لیکن یار بیوی نے حکم صادر کر دیا ہے کہ میں اس طرح کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتی، اُدھر مولانا حسن الہاشمی نے اپنا شاہی فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ اگر تمہاری بیوی اجازت نہیں دے گی تو میں بھی تمہیں اجازت نہیں دوں گا، میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے تمہاری خانقاہ ”گل کلیہ“ میں تمہارا ساتھ دیا تو نوکری بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور بیوی بھی، میں ایک حقیقت شناس انسان ہوں، نوکری اور بیوی کے بغیر چار پل بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا خدا حافظ۔ (یار زندہ صحبت باقی)

ممبئی کی مشہور ومعروف مٹھائی ساز فرم
طھورا سوئیٹس
اسپیشل مٹھائیاں
افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
ودیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔
لذیذ مٹھائیوں کے لئے
طھورا سوئیٹس
بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳
GRAPHTECH

قسط نمبر:۱۵۱

انسان اور شیطان کی کشمکش

یدھشٹر کا جواب سن کر یکشا خوش ہوا، پھر وہ بولا۔ ''وہ کون سی ہستی ہے جو عزت اور احترام میں آسمان سے بھی زیادہ بلندی رکھتی ہے۔''

اس پر یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''وہ باپ ہے۔''

یکشا جواب سن کر پھر خوش ہوا۔ اس کے بعد اس نے تیسرا سوال کیا۔ ''وہ کیا چیز ہے جو آندھی اور طوفان سے بھی زیادہ سرعت پذیر ہے۔''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''آندھی اور طوفان سے زیادہ تیز وہ خیالات ہیں جو انسان کے ذہن سے اٹھتے ہیں۔''

یکشا نے چوتھا سوال پوچھتے ہوئے کہا۔ ''وہ کیا چیز ہے جو اپنے شمار میں گھاس سے بھی زیادہ حیثیت رکھتی ہے۔''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''یہ وہ خیالات ہیں جو انسان کے ذہن میں اٹھتے ہیں۔''

یکشا نے پانچواں سوال پوچھا۔ ''وہ کونسی شئے ہے جو سب سے زیادہ قیمتی اور مقدس ہے؟''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''آزادی سب سے زیادہ قیمتی اور مقدس ہے۔''

یکشا نے چھٹا سوال کیا۔ ''سورگ میں جانے کے لئے کون سی چیز اچھی اور بہتر بن سکتی ہے؟''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''سچائی سورگ کی طرف جانے کا سب سے بڑا سبب ہے۔''

یکشا نے ساتواں سوال پوچھا۔ ''ایک مرد کے لئے اس کی سب سے قیمتی عنایت کیا ہوسکتی ہے؟''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''ایک مرد کے لئے سب سے قیمتی عنایت اس کا بیٹا ہے۔''

یکشا نے اب آٹھواں سوال کیا۔ ''کسی انسان کے لئے وہ بہترین دوست کون ہے جو خدا کی طرف سے اسے عطا ہوتا ہے؟''

یدھشٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ بیوی ایک بہترین دوست ہے جو خداوند کریم کی طرف سے اسے ایک نعمت کے طور پر حاصل ہوئی ہے۔

یکشا نے نواں سوال کیا۔ ''وہ کونسی شئے ہے جو سب سے زیادہ قابل تعریف ہے؟''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''صناعی اور کاریگری وہ شئے ہے جو قابل تعریف ہے۔''

یکشا تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہا پھر اس نے اپنا دسواں سوال کیا۔ ''کسی انسان کے پاس اس کی سب سے زیادہ قیمتی متاع کیا ہے۔''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ ''انسان کے لئے سب سے قیمتی متاع علم ہے۔''

یکشا نے گیارہواں سوال پوچھا۔ ''انسان کے لئے سب سے بہترین عطا اس کے خدا کی طرف سے کیا ہے؟''

یکشا نے بارہواں سوال پوچھا۔ ''انسان کے لئے سب سے بہترین اور اچھی خوشی کیا ہے؟''

یدھشٹر نے جواب دیا۔ دل کا اطمینان انسان کے لئے سب سے بڑی خوشی ہے۔''

یدھشٹر کے یہ جواب سن کر یکشا تھوڑی دیر تک اپنی جگہ کھڑا مسکراتا رہا، پھر اس نے کہا۔

میں تمہارے جوابات سن کر بے حد خوش ہوا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ تم ایک انتہائی دانش مند اور نیک انسان ہو۔ مجھے خوشی ہوئی ہے میں تمہیں یہ رعایت دیتا ہوں کہ ان چاروں بھائیوں میں سے ایک کا انتخاب کرلو جسے میں تمہاری خاطر ہوش میں لاسکوں۔ تمہارے باقی بھائی

کی بھی ابھی مرے نہیں لیکن جو تیر میں نے انہیں مارے ہیں ان کے ساتھ ایسا مادہ لگا ہوا ہے کہ وہ تھوڑی دیر تک اپنے آپ موت کی گہری نیند سو جائیں گے۔ لہٰذا تم ایک کا انتخاب کرلو جسے تم اپنے ساتھ زندہ دیکھنا چاہتے ہو۔" یکشا کی اس بات پر یدھشٹر تھوڑی دیر کے لئے کچھ سوچتا رہا، پھر اس نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر میرے بھائی نکولا کو ہوش میں لاؤ اگر میرے مقدر میں میرے تین بھائیوں کا یہاں مرنا ہی لکھا ہے تو میں اپنے ساتھ نکولا کو دیکھنا پسند کروں گا۔" یدھشٹر کا یہ جواب سن کر یکشا پریشان اور فکرمند دکھائی دینے لگا، پھر اس نے پوچھا۔

"تو تم نے اپنے چاروں بھائیوں میں سے نکولا کا انتخاب کیا جب کہ اس سے پہلے جو تم نے اپنے اور اپنے بھائیوں کے حالات تفصیل سے بتائے تھے تو اس سے میں نے اندازہ لگایا تھا کہ تم اپنے بھائیوں میں سے بھیم سین کا انتخاب کروگے، اس لئے میں حیران ہوں کہ بھیم سین کو چھوڑ کر تم نے نکولا کو اپنے ساتھ رکھنے کا انتخاب کیوں کیا۔ بھیم سین کے علاوہ میری نگاہ اگر کسی پر پڑ سکتی تھی تو وہ ارجن تھا، وہ لڑائیوں میں تم لوگوں کو فتح کا باعث بن سکتا ہے۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ تم نے بھیم سین کا انتخاب نہ کیا تو تم اپنے ساتھ رکھنے کو ارجن کا انتخاب کروگے۔ یدھشٹر! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے بھیم سین اور ارجن کے بجائے نکولا کا انتخاب کیوں کیا؟ اس سوال پر یدھشٹر کچھ دیر تک سوچتا رہا، پھر کہنے لگا۔

"اے یکشا! میں نے بھیم سین اور ارجن کو نظر انداز کر کے نکولا کو اپنے ساتھ رکھنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کی وجہ اور ایک سبب ہے۔ سنو یکشا! میرے باپ کا نام پانڈو تھا اور میرے باپ کی دو بیویاں تھیں۔ ارجن اور بھیم سین کی ماں کنتی ہے اور دوسری بیوی کا نام مادھوری تھا، وہ میرے بھائی سہادیو اور نکولا کی ماں تھی۔ میں اپنی دونوں ماؤں سے ایک ہی جیسا پیار اور محبت رکھتا تھا۔ اس موقع پر اگر میں سہادیو اور نکولا کو نظر انداز کر کے بھیم سین یا ارجن کا انتخاب کرتا تو آنے والی نسلیں مجھ پر لعن طعن کرتیں کہ آخر میں نے اس بھائی کا انتخاب کیا جو میری ماں کے بطن سے تھا۔ نکولا کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ وہ میری دوسری ماں مادھوری کے بطن سے ہے۔ میں چاہتا ہوں میری دونوں ماؤں کا ایک ایک بیٹا زندہ ہے۔ ایک ماں کے بطن سے میں زندہ ہوں اور دوسری ماں کے بطن سے میں نکولا کو زندہ دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میری دونوں مائیں خوش رہیں اور آنے والی نسلیں میرے اس فعل پر کوئی اعتراض نہ کریں۔"

یدھشٹر کے جواب کو سن کر یکشا کے چہرے پر گہری اور پرسکون مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر اس نے یدھشٹر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یدھشٹر! تم ایک بہترین اور دانش مندی انسان ہو، تم نے نکولا کو اپنے ساتھ رکھنے کی جو وجہ اور دلیل بیان کی ہے اس سے اچھا اور بہتر سبب کوئی نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا میں تمہارے چاروں بھائیوں کو تمہارے ساتھ جانے کی اجازت دیتا ہوں۔" یہ کہہ کر یکشا درختوں کے جھنڈ کی طرف گیا، وہ ایک پیالہ لے کر واپس آیا جس کے اندر پانی تھا اور وہ پانی یدھشٹر کے چاروں بھائیوں کے باری باری منہ میں ٹپکایا جو جھیل کے کنارے بے ہوش پڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد چاروں ہوش میں آئے اور پھر یدھشٹر نے سب کو باری باری گلے لگایا اور پیار کرنے لگا۔

یکشا ان پانچوں بھائیوں کو یوں آپس میں پیار کرتے دیکھ کر خوشی اور اطمینان محسوس کر رہا تھا، تھوڑی دیر تک وہ اپنی جگہ پر کھڑا اس منظر سے لطف اندوز ہوتا رہا، پھر وہ اپنی جھونپڑی کی طرف گیا۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ وہ دو لکڑیاں تھیں جو پانڈو برادران کے ساتھ رہنے والے برہمنوں سے چرا کر لایا تھا اور جس نے آگ روشن کی جاتی تھی وہ لکڑیاں یکشا نے یدھشٹر کو تھماتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیں وہ چھڑیاں انہیں اپنے ساتھ واپس لے جاسکتے ہو، سنو یدھشٹر! میں تم بھائیوں کے سلوک اور پیار سے متاثر ہوا ہوں۔ میری تم لوگوں کے لئے دعا ہے کہ تم لوگ جہاں بھی رہو زندہ اور خوش رہو اور مجھے امید ہے کہ تم اپنی جلاوطنی کی زندگی کے تیرہ سال مکمل کرنے کے بعد ضرور اپنی ماضی کی شان و شوکت دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اب تم بہ خوشی اس جھیل سے پانی پی سکتے ہو۔"

یدھشٹر نے کہا۔ "سنو یکشا! جو سلوک تم نے ہمارے ساتھ اس جھیل کے کنارے کیا ہے اس سے میں بہت خوش ہوں تم نے ایک طرح سے میرے چاروں بھائیوں کو دوبارہ زندگی دی ہے، جس کے لئے میں تمہارا بے حد ممنون اور احسان مند ہوں۔ زندگی میں اگر کوئی ایسا وقت آیا کہ تم جاری ضرورت محسوس کرو تو ہماری طرف ضرور آنا۔" یدھشٹر خاموش ہو گیا پھر پانچوں بھائیوں نے ہی جی بھر کے پانی پیا اور اپنے مشکیزے

بھرے پھر وہ باری باری یکشا سے گلے ملے اور اس سے رخصت ہوکر اس جگہ آئے جہاں ان کے گھوڑے بندھے تھے، وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور واپس اپنے مکان آسارام کی طرف روانہ ہوگئے جہاں دروپدی بڑی بے چینی سے ان کی منتظر تھی۔

☆☆☆☆☆

دریودھن اپنے کمرے میں رادیو کے ساتھ محو گفتگو تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی دسونا کمرے میں داخل ہوا اور اپنے بڑے بھائی دریودھن سے کہنے لگا۔

''اے میرے بھائی! میں تیرے اور تیرے دوست رادیو کے لئے ایک بہت بڑی خوش خبری اور خوش کن انکشافات لے کر آیا ہوں۔'' دسونا کی اس بات پر دریودھن اور رادیو بڑے غور اور انہاک سے اسے دیکھنے لگے، پھر دریودھن نے دسونا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''تم ہمارے لئے کیا خوش خبری لائے ہو، تو بتاتے بتاتے رک کیوں گیا ہے، ہمیں بتاؤ کیا بتانا چاہتے ہو؟

اس پر دسونا نے کہا۔'' آپ کو یاد ہوگا کہ ایک دفعہ ستارہ شناس کے بھیس میں ایک جوان جس کا نام یوناف تھا، ہمارے باپ کے پاس آیا تھا اور اس کے ساتھ بیوسا نام کی ایک خوبصورت اور پرکشش لڑکی بھی تھی جسے آپ نے حاصل کرنا چاہا تھا مگر آپ ناکام رہے اور اس شخص کے مقابلے سے عزازیل، عارب اور غیطہ بھی بھاگ کھڑے ہوئے تھے اس شخص کو میں نے شہر کے باہر دریائے گنگا کے کنارے سرائے میں دیکھا ہے اور اس کے ساتھ وہ لڑکی بھی ہے، اے میرے بھائی یہ بہترین موقع ہے کہ ہم اس شخص پر قابو پائیں اور اس سے اپنی ذلت اور رسوائی کا بدلہ لیں، میں یونہی گھومتا ہوا شہر سے باہر دریائے گنگا کے کنارے سرائے کی طرف چلا گیا۔ وہاں میں نے یوناف اور بیوسا کو اصطبل کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے دھوپ میں بیٹھے دیکھا تھا۔ میں اس کے سامنے نہیں گیا اور واپس چلا آیا کہ آپ کو اس کی اطلاع دوں۔ اس شخص سے انتقام لینے کا بہترین موقع ہے یہ کہہ کر دسونا چپ ہوگیا۔

دسونا کے اس انکشاف پر دریودھن کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کے آثار نمودار ہوئے پھر اس نے رادیو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اے رادیو! تمہارا اس معاملے میں کیا خیال ہے؟'' رادیو نے چھاتی تان کر کہا۔

''یوناف نام کے اس شخص نے اس روز اس محل میں ہماری بے عزتی کی تھی۔ لہٰذا اس سے ہم ضرور انتقام لے لیں۔ میرا مشورہ ہے کہ دریودھن تم یہیں رہو، میں اور دسونا پندرہ بیس مسلح جوانوں کو لے کر جاتے ہیں اور ان دونوں کو گرفتار کر کے تمہارے سامنے پیش کرتے ہوئے اور جو سزا تم ان دونوں کے لئے تجویز کروگے وہ یہاں اس شہر میں سب لوگوں کے سامنے عبرت خیزی کے لئے دی جائے گی۔'' رادیو کی یہ تجویز سن کر دریودھن خوش ہوتے ہوئے بولا۔

''اگر یہ بات ہے تو اپنی پسند کے مسلح جوان لے کر جاؤ اور ان دونوں کو گرفتار کر کے لاؤ۔''

رادیو اور دسونا پندرہ بیس جوانوں کو لے کر دریائے گنگا کی سرائے میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ یوناف اور بیوسا اصطبل کے سامنے ایک دیوار سے ٹیک لگائے دھوپ میں بیٹھے آپس میں محو گفتگو تھے۔ رادیو اور دسونا جب اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ ان کے سامنے آئے تو وہ چونک اٹھے، پھر یوناف نے رادیو اور دسونا سے پوچھا۔

''تم کون ہو اور ہم سے کیا چاہتے ہو؟ اس پر رادیو نے یوناف سے کہا۔

''اے یوناف! مجھے اور میرے ساتھ دریودھن کے بھائی دسونا کو غور سے دیکھو، تمہیں یاد ہوگا کہ تم ایک بار ہستناپور کے شاہی محل میں آئے تھے اور وہاں کے راجہ دھرت راشٹر کے سامنے اپنے آپ کو ایک نجومی اور ستارہ شناس ظاہر کیا تھا اور پانڈو برادران کے سلسلے میں تم نے وہاں کے راجہ پر خوف اور ہراس طاری کرنے کی کوشش کی تھی اور جب ہم نے تمہیں اس سے منع کیا تو ہمارے ساتھ تمہاری تکرار ہوگئی۔ اس وقت ہمارے ساتھ عزازیل، عارب اور غیطہ بھی تھے لیکن وہ تمہارا سامنا نہ کر سکے اور بھاگ گئے۔ اس روز تم ہماری بدترین بے عزتی اور ذلت کا باعث بنے۔ آج ہم تم سے اپنی اس بے عزتی اور ذلت کا انتقام لیں گے'' رادیو تھوڑی دیر کا پھر دوبارہ یوناف سے کہنے لگا۔

''سنو یوناف! ہم تمہیں اور بیوسا کو گرفتار کر کے ہستناپور لے جائیں گے اور دریودھن کے سامنے پیش کریں گے۔ وہاں ہم تم دونوں کو ذلت اور پستی کا کفن پہنائیں گے اور تمہاری حالت خوفناک اور سیاہ

رات کی طرح کرتے ہوئے تمہارے دل کی ساری آویزش نکال کر باہر کریں گے۔''

رادیو کی اس گفتگو پر یوناف خاموش رہا۔ اتنے میں رادیو غصے میں بھرپور آگے بڑھا اور زور سے اس نے تلوار کا دستہ یوناف کے شانہ پر مارتے ہوئے کہا۔ ''ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہیں یوں سوچ وبچار کا موقع دیں۔ اگر تم ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں ابھی اپنے ساتھیوں کو تم پر تلواریں برسانے کو کہوں گا اور تمہارا کام تمام کرکے یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا۔'' تلوار کا دستہ کھانے کے بعد یوناف نے بپھرے ہوئے چیتے اور کسی درندے کے سے کھا جانے والے انداز میں رادیو کی طرف دیکھا پھر اس نے کسی قدر نرم اور دبی ہوئی آواز میں رادیو سے کہا۔

''اے رادیو! میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔''

یوناف کا یہ جواب سن کر بیوسا اداس اور ملول ہو کر رہ گئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ظالم کے سامنے نہ جھکنے والا یوناف کسی پابہ زنجیر، قیدی اور اطاعت پیشہ غلام کی طرح گردن جھکائے رادیو کے ساتھ ہولیا تھا۔ بیوسا کے خزاں رسیدہ چہرے پر اداسی دیکھ کر رادیو نے بڑے کھردرے انداز میں بیوسا کو مخاطب کیا۔

''اے بیوسا! تم بھی چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو۔ یوناف کی نسبت ہم تمہاری ضرورت زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ تم جانتی ہو کہ ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر کا بیٹا دریودھن تمہیں پسند کر چکا ہے۔ لہٰذا اپنی زندگی کے باقی دن تم دریودھن کی بیوی کی حیثیت سے گزاروگی۔''

بیوسا نے رادیو کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی کے ساتھ آگے بڑھ کر یوناف کے پہلو میں چلنے لگی اور رادیو اور دسونا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ یوناف اور بیوسا کو بری طرح ہانکتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے ہستناپور کی طرف لے جارہے تھے۔

☆☆☆☆☆

سرائے اور ہستناپور کے درمیان ایک ویران جگہ پہنچ کر یوناف اچانک رک گیا۔ اس موقع پر اس کے چہرے کی حالت اداس ویرانوں اور سنسان جنگل جیسی ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تلخیوں اور تاریکیوں کے طوفان اور غم وغصہ کے غضبناک جھکڑ چل نکلے تھے، پھر اس نے ایک خاص انداز میں بیوسا کو آنکھ کا اشارہ کیا۔ بیوسا اس کا اشارہ سمجھ گئی اور فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتی ہوئی وہاں سے قدرے ہٹ کر کھڑی ہوگئی۔ اس موقع پر یوناف نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار نکالی۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور صرف لمحوں میں دسونا اور رادیو کے مسلح ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیا۔ یوناف کی اس کارگزاری کا نظارہ کرتے ہوئے بیوسا چڑھتی ہوئی ندی پر جوش دکھائی دینے لگی تھی جب کہ اس کے مسکراتے ہوئے جبیں پر جوش دکھائی دینے لگی تھی، جب کہ اس کے مسکراتے ہوئے سرخ ہونٹوں پر نغموں کا آلاپ اور طلسم رنگ بو کی کشش تھی۔ وہ اس موقع پر شناسائی کی ادا اور کرنوں کے ہجوم جیسی طمانیت محسوس کررہی تھی۔ یوناف، رادیو اور دسونا کی طرف چند قدم بڑھا اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے بے حسی اور بے پروائی سے بولا۔

''وہموں کے پروردہ اور مفلوج ومریض انسانو! میں سرائے میں ہی تمہارے پیاسے نفس کو غم وپریز اور فکر فردا میں بدل سکتا تھا، تم پراجل کے رازداں کی طرح حملہ آور ہو کر تمہاری سرکشی نکال سکتا تھا، پر میں وہاں قیام کئے ہوئے ہوں اور میں اپنی ذاتی معاملے کی وجہ سے سرائے کے پرسکون ماحول کو درہم برہم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس بنا پر میں وہاں سے چپ چاپ تمہارے ساتھ ہولیا تھا۔ ورنہ سرائے کے اصطبل ہی کے سامنے تمہارے ان سارے مسلح جوانوں کا خاتمہ کردیتا۔''

یوناف اچانک کہتے کہتے رک گیا تھا۔ اس کو اپنے قریب ہی جلے ہوئے گوبر کی راکھ کا ایک ڈھیر دکھائی دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ اس ڈھیر کو دیکھتا رہا، پھر اس نے رادیو اور دسونا کی طرف دیکھتے ہوئے غضبناک لہجے میں کہا۔ ''اے رادیو اور دسونا! تم دونوں اپنی تلواریں پھینکتے ہوئے دائیں طرف ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں پلک جھپکتے میں تم دونوں کی گردنیں بھی تمہارے ساتھیوں کی طرح کاٹ کر رکھ دوں گا۔''

رادیو اور دسونا کی حالت اس وقت پرانے برگد کی طرح اداس اور ویران دکھائی دے رہی تھی۔ لہٰذا یوناف کا یہ حکم پاتے ہی انہوں نے فوراً اپنی تلواریں پھینک دیں اور فوراً دائیں طرف ہٹ کر کھڑے ہوگئے۔ اس کے بعد یوناف حرکت میں آیا اور اس نے اپنے قریب ہی پڑے ہوئے راکھ کے ڈھیر سے کچھ راکھ اٹھائی اور باری باری وہ راکھ اس نے رادیو اور دسونا کے چہرے پر مل کر دونوں کے منہ کو کالا کردیا تھا، پھر اس نے ان

دونوں کومخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے دسونا اور رادیو! اب تم اسی حالت میں ہستنا پور کی طرف روانہ ہوجاؤ اور سنو اسی حالت میں دریودھن کے سامنے جانا اور اس سے کہنا کہ یوناف نے تمہارے سامنے مسلح جوانوں کا خاتمہ کرکے تمہاری یہ حالت کی ہے اور دریودھن پر یہ بھی واضح کردینا کہ آئندہ اگر اس نے میرے سامنے آنے یا مجھ سے انتقام لینے کی کوشش کی تو میں تم دونوں کے ساتھ دریودھن کا بھی خاتمہ کردوں گا۔ سنو! میں رات کی تاریکی میں کسی بھی وقت تم پر وارد ہوں گا اور پھر تمہیں خبر تک نہ ہوگی کہ کب تم دونوں پر موت طاری ہوگئی ہے، اس لئے بہتر ہے کہ تم آج کے بعد میرے مقابل آنے کی کوشش نہ کرنا۔'' یوناف کی گفتگو پر رادیو اور دسونا پر خوف طاری ہوگیا تھا، وہ دونوں تیزی سے حرکت میں آئے اور بھاگنے کے سے انداز میں شہر کی طرف روانہ ہوگئے تھے۔

ان کے جانے کے بعد بیوسا موجوں کے گیت، بارش کے سنگیت، حسن کے نغمے اور سعادت کے زمزمے کی طرح حرکت کرتے ہوئے یوناف کے قریب ہوئی اور بڑے پیار سے یوناف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے نغمہ خیز انداز اور نغمہ آگیں لہجے میں بولی۔ ''آپ نے کیا خوب میری اور اپنی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ جس وقت آپ سرائے میں چپ چاپ ان کے ساتھ ہولئے تھے اس وقت مجھے آپ کے ردعمل پر بے حد مایوسی اور دکھ محسوس ہوا تھا۔ میں خاموشی سے آپ کے ساتھ ہولی تھی کہ دیکھوں آپ ان کے مقابلے میں میرا اور اپنا دفاع کیسے کرتے ہیں۔''

بیوسا کی اس بات کے جواب میں یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اے بیوسا! اب وہ کبھی ہماری راہ کاٹنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آؤ اب واپس سرائے کی طرف چلیں۔ مجھے امید ہے کہ دریودھن اپنے ان ساتھیوں کی موت کے بعد حرکت میں نہیں آئے گا۔''

پھر وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے واپس سرائے کی طرف جارہے تھے۔

☆☆☆☆☆

دواتون کے جنگل میں پانڈو برادران نے اپنی جلاوطنی کے بارہ سال مکمل کرلئے تھے، اب ان کا آخری اور تیرہواں سال باقی رہ گیا تھا۔ بارہ سال کی تکمیل کے بعد ایک روز پانڈو برادران نے اپنے ہمراہ رہنے والے برہمنوں کو ایک جگہ جمع کیا پھر یدھشٹر نے ان سب کومخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''جیسا کہ تم سب جانتے ہو کہ کرو برادران کے ساتھ ہمارا یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ہمیں بارہ سال جلاوطنی کے گزارنے ہوں گے اور تیرہواں سال کچھ یوں چھپ کر بسر کرنا ہوگا کہ کسی پر ہماری اصلیت ظاہر نہ ہو۔ اے میرے چاہنے والو! ہم اپنے بارہ سال مکمل کرچکے ہیں اور اب ہماری جلاوطنی کا آخری اور تیرہواں سال شروع ہورہا ہے، تم لوگوں نے ہمارے ساتھ رہتے ہوئے جو تعاون کیا اور ہماری مدد کی، اس کے لئے میں تم سب کا شکر گزار ہوں۔ اب میں تم سے اپنے لئے اور اپنے بھائیوں اور بیوی کے لئے رخصت چاہتا ہوں، اس لئے کہ جلاوطنی کا یہ تیرہواں سال ہمیں کہیں چھپ کر گزارنا ہوگا تاکہ کوئی ہماری اصلیت سے آگاہ نہ ہوجائے۔ دریودھن جو ہمارا برا چاہتا ہے، وہ ضرور ہمارے پیچھے جاسوس لگائے گا اور ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اور چاہے گا کہ ہماری جلاوطنی میں اضافہ ہوجائے جب کہ میں ایسا نہیں چاہتا۔ میں اس تیرہویں سال کو جلاوطنی کا آخری سال بنانا چاہتا ہوں اور اس کے بعد میں کورو برادران سے اپنا راج پاٹ لے کر اپنے بھائیوں اور بیوی کے ساتھ پرسکون زندگی بسر کرنے کا خواہش مند ہوں اور جب ایسا ہوگیا تو اے برہمنو! تم سب ہمارے ساتھ ہمارے اندر پرساد میں رہو گے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد یدھشٹر رکا پھر وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''اب تم سب جاؤ اور اپنے روزمرہ کے کاموں میں لگ جاؤ، میں اور میرے بھائی اور میری بیوی تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کریں گے۔ یہ رمیا نامی برہمن جو ہمارے ساتھ ہمارے آسارام میں رہتا رہا ہے اور ہماری غیر موجودگی میں دروپدی کی حفاظت کرتا رہا ہے، ہمارے ساتھ یہاں سے کوچ کرے گا۔'' یدھشٹر کی گفتگو سن کر سارے سادھو اور برہمن وہاں سے چلے گئے تھے۔ صرف رمیا وہاں بیٹھا رہا تھا، ان سب لوگوں کے جانے کے بعد یدھشٹر نے اپنے بھائیوں کومخاطب کرتے ہوئے کہا۔

Tilismati Dunya
(Monthly) R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا

علم الاسرار -/75

اعداد کی دنیا -/55

سورہ مزمل کی عظمت وافادیت -/45

تعلقات اعداد -/40

اعداد بولتے ہیں -/120

علم الاعداد -/85

کرشمۂ اعداد -/45

اعداد کا جادو -/45

بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30

آیت الکرسی کی عظمت وافادیت -/20

سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت -/60

سورۂ واقعہ کی عظمت وافادیت -/50

سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت -/25

مجموعہ آیات قرآنی -/20

علم الحروف -/60

پتھروں کی خصوصیات -/55

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250

تحفۃ العاملین -/120

کشکول عملیات -/80

جانوروں کے طبی فائدے -/45

بچوں کے نام رکھنے کا فن -/85

اعمالِ ناسوتی -/20

اعمالِ حزب البحر -/20

اذانِ بت کدہ -/90

مختلف پھولوں کی خوشبو -/100

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند